رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۰۸

جلد ۵۔ نمبر ۴-۵-۶-   بابت ماہ دسمبر ۳۲ء وجنوری وفروری ۳۳ء

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

ماہنامہ

دارالاسلام

خاص نمبر



مرتبہ

"شعبہ اشاعت قرآن" ادارہ دارالاسلام

خانصاحب چودھری نیاز علی خاں پرنٹر وپبلشر نے دارالاسلام ٹرسٹ کے لیے ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع کراکر دارالاسلام متصل پٹھان کوٹ سے شائع کیا

قیمت فی پرچہ دس آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَۃُ الفَاتِحَۃ

یہ قرآن مجید کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔ اس لیے اس کا نام فاتحہ یا فاتحۃ الکتاب ہے۔ فاتحہ کے معنی کھولنے والی کے ہیں۔ مطالب کے لحاظ سے بھی یہ قرآن مجید کی کنجی ہے۔ مشہور نام اس کا "سورۃ الحمد" ہے۔ اور بھی کئی نام ہیں۔ اس کو سبع المثانی بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ سات آیتیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ اسے ہر مسلمان کم سے کم ۳۲ مرتبہ روزانہ نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کا نام اُمّ الکتاب بھی ہے۔ یعنی کل قرآن مجید کے لیے یہ سورۃ بطور اصل یا خلاصہ ہے۔ سارے قرآن مجید میں جس بات کی تفصیل ہے اس سورۃ میں اُس کا بیان اجمال میں موجود ہے۔ اگر ایک شخص قرآن مجید سے اور کچھ نہ پڑھ سکے تو صرف اسی سورۃ کے مطالب ذہن نشین کرلے۔ کوئی شخص کیسا ہی کم عقل اور کم علم ہو ان سات آیتوں کا یاد کرلینا اور ان کا سادہ مطلب سمجھ لینا اس کے لیے مشکل نہیں ہوسکتا۔ اسی سے اُسے دینِ حق اور نیک اعمال کی حقیقت معلوم ہو جائے گی یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے لیے اس سورۃ کا سیکھنا اور پڑھنا فرض ہوا۔ اس کے بغیر نماز ہو ہی نہیں سکتی۔ اس سورت کا پیرایہ دُعائیہ ہے۔ تاکہ انسان قرآن مجید کے اس مختصر اور سیدھے سادے خلاصے کو بہ آسانی ذہن نشین کرلے۔ اور ہمیشہ اپنی دعاؤں اور عبادتوں میں دُہراتا رہے۔ گویا یہ اس کی دینی زندگی کا دستور العمل، اس کے عقائد کا خلاصہ اور اُس کے روحانی تصورات کا نصب العین ہے۔

دینِ حق کا مقصد صرف یہی تین باتیں ہیں (۱) خدا تعالیٰ کی صفات کا صحیح تصور (۲) اعمال کی جزا کا اعتقاد۔ یعنی اس بات کا یقین کہ نیک عمل کا نتیجہ اچھائی ہے اور بدعمل کا برائی۔ اور یہ کہ انسان کی زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہوگی۔ بلکہ اصل اور مستقل زندگی اس کے بعد شروع ہوگی۔ جہاں انسان کا درجہ اس کی پہلی زندگی کے اعمال کے مطابق مقرر ہوگا۔ (۳) انسان کے لیے کامیابی اور خوبی کی راہ اور اس کی پہچان۔ سو اس سورت میں یہ سب باتیں بہت ہی جامع الفاظ میں بیان کی گئی ہیں۔ یعنی (۱) دنیا کا مالک اور حاکم حقیقی ربّ ہے۔ (۲) انسان کا عمل کیا ہو۔ (۳) تاکہ وہ بآسانی منزلِ مقصود پر پہنچ کر کامیابی اور انعاماتِ الٰہی کا مستحق ہو اور گمراہی اور عتابِ الٰہی سے بچا رہے۔

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ بندوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے۔ یہ انسان کی زندگی کا صحیح ترین دستور العمل ہے۔ یہ وہ آفتاب ہے جس کے طلوع نے دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں دُور کیں۔ اس کے اندر وہ طاقت پوشیدہ ہے جس نے پست کو بلند کیا۔ گلہ بانوں کو دنیا کی حکمرانی بخشی۔ اس کا علم لازمی ہے۔ یہ اپنے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے والوں کو دنیا کا ادب دینے والا بنا تا ہے۔ اور اپنے حکموں پر چلنے والوں کو دنیا کا حاکم کر دیتا ہے۔ یہ اس قادرِ مطلق کا کلام ہے جس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ مخلوق کے لیے جس چیز کی جس قدر زیادہ ضرورت ہے اُسی قدر وہ مفت اور عام ہے۔ جیسا کہ ہوا۔ پانی۔ آفتاب کی روشنی۔ پس قرآن جس کی ہدایت کے بغیر انسان کا پیدا کرنا بے کار ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ اُن سب سے زیادہ عام اور سہل الحصول ہو۔

اُمتِ مرحومہ پر قیامت تک یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس آخری پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچائے اور قرآنی احکام دنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ دُنیا کی کوئی طاقت بُرائیوں کو دور کر کے حقیقی امن وچین قائم نہیں کر سکتی۔ مسلمان خَیْرَ اُمَّۃٍ کے لقب سے نوازے گئے ہیں تاکہ دنیا کی دوسری قوموں کو اوامر و نواہی کا حکم کریں۔ اس لیے اگر انھوں نے اس فرض کی ادائیگی سے منہ موڑا تو سمجھو کہ خدا کے رشتہ کو توڑا اور دین و دنیا کی کامرانی اور اقبال مندی کو چھوڑا۔

مسلمانوں کا مستقبل قرآن کے علم و عمل کے ساتھ وابستہ ہے چونکہ آج کے بچے کل کو قوم کے نوجوان ہوں گے اور آج کی بچیاں کل کو مائیں بنیں گی اس لیے والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو خواہ کچھ اور دیں یا نہ دیں لیکن قرآن کا علم ضرور دیں۔ کیونکہ اس کے اندر سب کچھ ہے۔ اس کا دوسرا نام خدائی طاقت ہے۔ جس کے پاس ہوگا اس کے ساتھ خدائی طاقت ہوگی۔ پھر جس کے ساتھ خدائی طاقت ہو اس کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ علمائے کرام اور مشائخ عظام کا فرض ہے کہ اپنی اپنی تعلیمگاہوں اور محلہ محلہ کی مسجدوں میں درسِ قرآن قائم کریں۔ قوم کے اکابر کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی آئندہ نسل کو قرآن سے وابستہ کرنے پر کمربستہ ہو جائیں۔ تمام مدارس میں اسے رائج کریں۔ اور حکومتِ وقت پر زور دیں کہ قرآن مجید کی تعلیم کو مسلمان بچوں کے لیے لازم قرار دیا جائے۔ مدیرانِ اخبار و رسائل مستقل طور پر اس کام کو اپنے ذمہ لیں کہ قرآن مجید کی تعلیم عام ہو۔

ادارۂ **دار الاسلام** کی بنا علامہ سر محمد اقبالؒ کے ایماء پر اسی غرض سے رکھی گئی ہے کہ اسے تعلیم قرآن کی تحریک کا مرکز بنایا جائے۔ اس لیے جن حضرات کو اس کام سے دلچسپی ہو وہ اس کی طرف اپنا دستِ تعاون بڑھائیں اور اس تحریک کے نعرۂ جنگ :-

"قرآن پڑھو اور پڑھاؤ"

کو ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیں۔

۲- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اَل - رَحْمٰنِ - اَل - رَحِيْمِ -

" - بڑا مہربان - " - نہایت رحم والا -

۳- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ

جو جزا کے دن کا مالک ہے۔

مٰلِكِ - يَوْمِ - اَل - دِيْنِ -

مالک - دن - " - جزا -

حَمْدُ کے معنی ہیں اچھی صفتوں کی تعریف۔ انسان کے دل میں خدا کا خیال زیادہ تر خوف اور دہشت کا رہا ہے۔ وہ خدا سے ڈرتا تھا۔ قرآن مجید کی ابتدا اسی لیے حمد سے ہوئی ہے۔ حمد اُسی کی ہو سکتی ہے جو صاحب خوبی و جمال ہو۔ ایسی ذات ڈر کی بہ نسبت محبت کی زیادہ مستحق ہے۔ ہر قسم کی تعریفوں کے لائق جو اس کی تمام صفات کے اعتراف کے ساتھ انسانی دماغ میں آ سکتی ہیں۔ صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ انسان جب قُدرت کے کارخانہ پر نظر ڈالتا ہے تو دیکھتا ہے کہ خود اس کا وجود اور کائنات کی ہر شے جس کاریگر حقیقی کی بنائی ہوئی ہے اُس کی قدرت اور رحمت کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس سے اس کے دل و دماغ پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ بے اختیار پکار اُٹھتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اَللّٰه کا نام خدا کے لیے بطور اسم ذات کے استعمال میں آتا ہے۔ اس لیے تمام صفات پر حاوی ہو گیا ہے۔ جن کا خدا کے لیے تصور کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم خدا کا تصور اس کی کسی خاص صفت کے ساتھ کریں۔ مثلاً رب یا رحیم کہیں تو یہ تصوّر صرف ایک خاص صفت ہی میں محدود ہو گا۔ لیکن جب ہم اَللّٰه کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے مقصود ایک ایسی ہستی ہے جو ان تمام صفاتِ حسن و کمال سے متصف ہے جو اس کی نسبت بیان کی گئی ہیں اور جو اُس میں ہونی چاہییں۔

حمد کے بعد اللہ کی چار صفات۔ ربوبیّت۔ رحمانیّت۔ رحیمیّت اور مالکیّت بیان کی گئی ہیں۔ مگر چونکہ رحمانیت اور رحیمیت کا تعلق ایک ہی صفت کے دو پہلوؤں سے ہے اس لیے ان صفات کو ربوبیت۔ رحمت اور عدالت کی تین صفتوں سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ربوبیّت کے معنی کسی چیز کو رفتہ رفتہ کمال تک پہنچانے اور پالنے کے ہیں یعنی کسی چیز کو اس طرح نشوونما دینا کہ وہ حدِ کمال تک پہنچ جائے۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلانا اور کسی محتاج کی حاجت پوری کرنا سخاوت اور احسان ہو گا لیکن ربوبیّت نہ ہو گی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پرورش اور حاجت روائی کا مسلسل اہتمام ہو اور یہ ہو بھی محبت اور شفقت کے ساتھ۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح خداوند کریم نے اپنی قدرت سے

یہ سورت ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ نماز میں یہ سورت ہمیشہ سے پڑھی جاتی رہی ہے۔ اور اسلام میں نماز زمانۂ نزولِ وحی کے قریباً ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی۔ اِس وقت ہندوستان میں بے شمار مسلمان دن رات اس سورت کی تلاوت نمازوں میں کرتے ہیں۔ مگر ان میں سے کتنے ہیں جو اِن سات چھوٹے چھوٹے بولوں کا مطلب سمجھتے ہیں۔ جو شخص نماز کی سورتیں اور دعائیں حفظ کر سکتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ ان آیات کے معنی سیکھے اور اپنی مادری زبان میں ان کا مطلب سمجھے اور نماز پڑھنے میں ان کا خیال رکھے تاکہ عبادتِ الٰہی کا اصل مقصد حاصل ہو۔

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	اَعُوْذُ۔ بِ۔ اَللّٰہِ۔ مِنْ۔ اَل۔ شَیْطٰنِ۔ اَل۔ رَجِیْمِ
میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں	میں پناہ لیتا ہوں۔ کی۔ اللہ۔ سے۔ ۔ ۔ شیطان۔ ۔ ۔ مردود

قرآن مجید جب پڑھا جائے تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے۔ شیطانِ مردود سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کے بُرے خیال دل میں نہ آئیں۔ تاکہ قرآن مجید کے پڑھنے کا پوری طرح فائدہ حاصل ہو۔ قرآن مجید کو معنی اور مطلب کے ساتھ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا ہے اور ہر طرح سے شیطانِ مردود سے بچ جانا ہے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰہِ۔ اَل۔ رَحْمٰنِ۔ اَل۔ رَحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہئے۔ تاکہ اس کام میں برکت ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد شریکِ حال رہے۔

ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینے کی عادت کر لینے سے آدمی پھر کوئی بُرا کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے اُسی کام پر پکارا جا سکتا ہے جو اُسے پسند ہو۔ جب کوئی کام اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر نہ کیا جائیگا۔ تو بُرا کام خود بخود چھوٹ جائے گا اور آدمی جو کام کرے گا اچھا ہی کرے گا۔

اللہ کی صفات

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	اَل حَمْدُ۔ لِ۔ اَللّٰہِ۔ رَبِّ۔ اَل۔ عَالَمِیْنَ۔
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے سارے جہان کا	ساری تعریف۔ لیے۔ اللہ۔ پالنے والا۔ ۔ سارے جہان۔

ہے کہ وہ تمھاری جسمانی پرورش اور ہدایت کے لیے اس قدر انتظام کرے لیکن تمھاری روحانی پرورش اور ہدایت کے لیے اس کے پاس کوئی سامان نہ ہو۔ اس سے یہ بات آپ کی سمجھ میں بآسانی آجائے گی کہ ربوبیت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ نوعِ انسانی کی ہدایت کے لیے سلسلۂ تنزیل و وحی قائم ہو۔ ربوبیت کے ان بےمثل اعمال پر غور کرنے سے دل میں یہ خیال ضرور پیدا ہوگا کہ کیا انسان جو صنعتِ الٰہی کی بہترین مخلوق ہے اور جس کی جسمانی اور معنوی پرورش کے لیے خالقِ حقیقی نے اس قدر اہتمام کیا ہے کیونکر ممکن ہے کہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کے لیے ہی بنایا گیا ہو اور کوئی بلند تر مقصد اس کی خلقت کا نہ ہو۔ ایسے ربّ کا بہترین مربوب مہمل اور بےنتیجہ شے تو نہیں ہو سکتا۔ گویا ربوبیت کی شان معاد و آخرت کی بڑی دلیل ہے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ (مومنون ۶ع)	کیا تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمھیں بغیر کسی مقصد و نتیجہ کے پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں ہو

عَالَمِیْنَ۔ عالَم کی جمع ہے۔ مخلوقات کی الگ الگ جنس ایک عالم کہلاتا ہے۔ عالم انسان۔ عالم حیوانات۔ عالم حشرات الارض۔ عالم جراثیم۔ عالم نباتات۔ عالم ملائکہ۔ اور ایسی مخلوقات جن کا انسان کو علم ہی نہیں۔

اَلرَّحْمٰنِ اور **اَلرَّحِیْمِ**۔ دونوں الفاظ رحم سے ہیں۔ رحمت مہربانی کی ایسی رقت اور نرمی کو کہتے ہیں جو دل میں پیدا ہو کر کسی دوسری ہستی کے لیے احسان اور شفقت کے جذبہ کو جوش میں لائے۔ رحمٰن کامل درجہ کے غلبۂ صفت کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور رحیم تکرار اور اعادہ کے لیے۔ رحمٰن کا اطلاق سوائے اللہ کے کسی پر نہیں کیا جاتا۔ رحیم اللہ کے سوا دوسروں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کائناتِ ہستی میں جو کچھ بھی خوبی و کمال ہے وہ محض رحمتِ الٰہی کی صفت اور فعل کا ظہور ہے۔ خداوند کی شانِ ربوبیت کا کچھ بیان آپ سن چکے ہیں۔ مگر کائناتِ ہستی میں ایک چیز اس سے بھی زیادہ وسیع کارفرما ہے بلکہ خود ربوبیت بھی اسی کے فیضان کا ایک جزو ہے۔ مخلوق کی پرورش کا دارومدار ربوبیت پر ہے۔ مگر محض پرورشِ مخلوق کے علاوہ اس کارخانۂ دنیا کی تعمیر اور درستگی ایک زیادہ وسیع اور عام حقیقت کی مرہونِ منت ہے۔ وہ ہے رحمتِ الٰہی یعنی خالقِ کائنات کی صفتِ رحمانیت اور رحیمیت کا ظہور۔ کائناتِ ہستی کا بناؤ اور سنوار عناصر کی ترکیب اور ترکیب کے اعتدال کا نتیجہ ہے۔ اسی اعتدال سے سب کچھ بنتا ہے۔ اور جو بنتا ہے خوبی و کمال سے بنتا ہے۔ یہ اعتدال خالق کی رحمت سے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس لیے

کائنات ہستی کی ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے۔ اسی طرح اس کی ربوبیت نے ہر ایک مخلوق کی پرورش کا سر و سامان بھی کر دیا ہے۔ اور یہ سامان ایسی خوبی کے ساتھ کیا ہے کہ ہر وجود کو زندگی اور بقا کے لیے جو چاہیئے وہ سب کچھ مل رہا ہے۔ اور یہ اس طرح مل رہا ہے کہ ہر حالت کی رعایت کی گئی ہے۔ مثلاً زندگی کے لیے جن چیزوں کی سب سے زیادہ ضرورت تھی ان کی بخشائش سب سے زیادہ اور عام ہے۔ ہوا سب سے زیادہ ضروری تھی۔ ہوا کے دوسرے درجے پر پانی ہے۔ اس کے بعد وہ اشیا ہیں جن میں غذائیت ہو۔ سو ان تینوں کا خوان کرم بخشش اور سب میں بچھا ہوا ہے۔ اسی طرح کائنات کی ہر ایک چیز شان ربوبیت کی مظہر ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (جاثیہ۔ ع۲)	اور آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے سب کو اللہ نے تمھارے لیے مسخر کر دیا ہے۔

ربوبیت کا یہ عجیب نظام مخلوق کی ظاہری زندگی اور پرورش تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کے فیضان کی ایک بڑی صورت فطرت کی ہدایت ہے۔ ہر مخلوق کی طبیعت میں ایک ایسا اندرونی الہام موجود ہے جو اسے زندگی اور پرورش کی راہوں پر خود لگا دیتا ہے۔ انسان کا بچہ ہو یا حیوان کا، شکم مادر سے باہر آتے ہی خود بخود معلوم کر لیتا ہے کہ اس کی غذا ماں کے سینے میں ہے۔ اور جب پستان منہ میں لیتا ہے تو جانتا ہے کہ اسے زور زور سے چوسنا چاہیئے۔ فطرت کی یہ ہدایت ربوبیت کی ہدایت ہے۔ قرآن مجید نے خدا کی ہستی اور اس کی توحید و صفات پر جا بجا نظام ربوبیت سے استدلال کیا ہے۔ اس مضمون سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ اس بات پر کس قدر زور دیا ہے کہ انسان کے لیے حقیقت شناسی کی راہ یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت سے کام لے۔ اپنے وجود کے اندر اور اپنے وجود کے باہر جو کچھ بھی دیکھ سکتا ہے اور محسوس کر سکتا ہے اس میں غور و فکر کرے۔ اس کا نتیجہ یقیناً یہ ہوگا کہ انسان کے منہ سے بے اختیار نکل جائے گا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر چیز ایسی ہے کہ اُسے پرورش کی احتیاج ہے۔ اور اُسے پرورش مل رہی ہے۔ پس ضروری ہے کہ کوئی پرورش کرنے والا بھی موجود ہو۔ یقیناً وہ نہیں ہو سکتا جو خود پرورش کا محتاج ہو۔ ربوبیت کی یہ شان توحید الٰہی کی بڑی دلیل ہے۔ جو رب العالمین تمام کائنات ہستی کی پرورش کر رہا ہے اور جس کی ربوبیت کا نظارہ آپ کو چاروں طرف نظر آرہا ہے اُس کے سوا اور کون اس کا مستحق ہو سکتا ہے کہ بندگی اور نیاز کا سر اُس کے آگے جھکایا جائے۔

ذرا غور کیجیے جس پروردگارِ عالم کی ربوبیت اور رحمت کا یہ تمام فیضان ہر وقت دیکھ رہے ہو کیا ممکن

بلکہ تم یہ بھی بخوبی جانتے ہو کہ گیہوں کے بُرے بیج سے اچھا گیہوں ہرگز نہ پیدا ہوگا۔ پھر بتلاؤ کہ جب فطرت کا ذرا ذرا سے معاملہ میں یہی عمل ہے تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اچھے عمل کا اچھا اور بُرے عمل کا بُرا نتیجہ نہ پیدا کرے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ط (جاثیہ۔ ع۳)	جو لوگ برائیاں کرتے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں ان لوگوں میں کردیں گے جو ایمان رکھتے ہیں اور جن کے اعمال اچھے ہیں؟ دونوں برابر ہوجائیں؟ زندگی میں بھی اور موت میں بھی؟

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جزا و سزا کے لیے اَلدِّيْن کا لفظ اختیار کیا ہے۔ کیونکہ مکافات عمل کا مفہوم ظاہر کرنے کے لیے اس سے زیادہ موزوں اور کوئی لفظ نہیں ہو سکتا۔

مَالِكِ کے معنی ہیں اختیار والا۔ اس میں اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حاکم، جج اور بادشاہ سے اللہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ تینوں بغیر کسی معاوضہ یا غرض کے کسی گناہ کو معاف نہیں کرتے۔ نہ وہ آریوں کے خدا کی طرح قانون کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے۔ بلکہ وہ مالک و متصرف ہے، اپنی مِلک پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ قانون بھی اُسی نے بنایا ہے۔ یعنی وہ قانون کا بھی مالک ہے اور معافی کا بھی اختیار رکھتا ہے۔

يَوْمِ دن یا وقت۔ زیادہ زمانہ کو بھی یوم کہا جاتا ہے۔ مثلاً فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (معارج۔ ع۱) ایسے دن اور زمانہ میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (اعراف۔ ع۷) پیدا کیے آسمان اور زمین چھ دن میں۔ یہاں یوم سے عالم غیب کے دن رات مراد ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ ان کی مقدار کس قدر ہوگی۔ کیونکہ اُس وقت آفتاب ہی پیدا نہ ہوا تھا تو دن رات کہاں سے ہوتے۔

اَلدِّيْنِ کا لفظ مذہب اور قانون کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ مذہب کا بنیادی عقیدہ مکافاتِ عمل کا اعتقاد ہے۔ اور قانون کی بنیاد بھی اسی پر ہے۔ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں جہاں انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے پاس روک لیا تھا۔ تو اس کی وجہ جو بتائی تھی اس میں بادشاہِ مصر کے دین سے مقصود اس کا قانون ہے۔ ربوبیت اور رحمت کی صفات کے بعد خدا کی صفاتِ قہر و

ہے کہ "ضرورت" کا قانون موجود ہے۔ مگر یہ قانون کیوں موجود ہے۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ یہ "ضرورت" رحمت کی "ضرورت" ہے۔ جو کہ چاہتی ہے کہ جو کچھ ظہور میں آئے، بہتر اور نافع ہو۔

رحمانیت پروردگار عالم کے رحم کی وہ صفت ہے جو آغاز میں کام کرتی ہے۔ یعنی یہ رحم بلا بدل ہے۔ چنانچہ انسان کے لیے اس کے پیدا ہونے کے بیشتر ہی تمام چیزیں مہیا کر دی جاتی ہیں۔ یعنی انسان کے کسی فعل کے نتیجہ اور معاوضہ کے رنگ میں اس کا رحم ظاہر نہیں ہوا۔ اسی لیے یہ صفت کافر و مسلم سب کے لیے عام ہے۔

رحیمیّت اللہ کے رحم کی وہ صفت ہے جو آخرت یعنی انجام امور میں کام کرتی ہے جب انسان ایک کام کرتا ہے اور خدا کے مہیا کیے ہوئے اسباب اور اس کے مقرر کردہ قوانین سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا نتیجہ مرتب کرنے میں اللہ کی صفت رحیمیت کام کرتی ہے۔ کافر اور مشرک چونکہ حکومت کے باغی ہیں اس لیے وہ اپنے اچھے عملوں کا فائدہ کسی حد تک اسی دنیا میں پا لیتے ہیں۔ مگر مومن دنیا کے علاوہ آنے والی زندگی کی نعمتوں سے بھی اللہ کی صفتِ رحیمیت سے مستفید ہو گا۔ رحمانیت میں خدا کے دیے ہوئے سامانوں کی طرف اشارہ ہے اور رحیمیّت میں انسان کی سعی و کوشش کی طرف۔ گویا اس کی تعلیم فرمائی گئی ہے کہ اللہ کے انعامات اور احسانات سے وہی شخص پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے جو خدا کی دی ہوئی قوتوں، قابلیتوں اور اسباب سے کام لے کر ان کو ان امور میں صرف کرتا ہے جن کے لیے وہ عطا کی گئی ہیں۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ جزا و سزا کے دن کا حکمراں۔ دین کے معنی بدلہ اور مکافات کے ہیں۔ خواہ اچھائی کا بدلہ ہو خواہ برائی کا۔ یوم الدین سے قیامت کا دن مراد لیا جاتا ہے۔ کیونکہ کامل جزا و سزا اسی دن ملے گی۔ ویسے ہر وقت اور ہر آن بھی خدا کا مقررہ قانونِ جزا و سزا کام کر رہا ہے۔ اس لیے انسان کو کسی حال میں غافل نہ ہونا چاہیے۔ کائناتِ ہستی کے گوشہ گوشہ میں مکافات کا قانون جاری ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ پانی ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سنکھیا کھانے سے موت اور دودھ سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جب دنیا کی ہر ایک شے میں مکافات کا یہ عمل تمھاری آنکھوں کے سامنے ہے تو پھر اعمال کے مکافات پر کیوں نہ یقین نہ کیا جائے۔ تم گیہوں بوتے ہو اور تمھارے دل میں کبھی خدشہ نہیں گزرتا کہ گیہوں پیدا نہیں ہو گا۔ اور جَو۔ بو کر تم ہرگز گیہوں کی توقع نہیں رکھتے ہو۔

باقی تمام صفات انہی صفات کا پرتو ہیں۔ قہر و غضب کی کسی صفت کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ یہ درحقیقت رحمت و عدالت کی صفات کا ہی تتمہ اور تکملہ ہیں۔

بندہ کا خدا سے تعلق کیسا ہو

۴۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ | إِيَّا ۔ كَ ۔ نَعْبُدُ ۔ وَ ۔ إِيَّا ۔ كَ ۔ نَسْتَعِينُ۔

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ | خاص۔ تیری۔ ہم عبادت کرتے ہیں۔ اور۔ خاص۔ تجھ سے۔ ہم مدد چاہتے ہیں۔

یہ بندہ کی زبان سے اقرار کرایا گیا ہے کہ اس کا تعلق اپنے مالک سے کیسا ہونا چاہیے۔ یعنی بندے کو اپنی بندگی کے لیے خدا کو ہی مخصوص کر لینا چاہیے۔ اور ہر کام میں امداد کے لیے اُسی سے درخواست کرنی چاہیے۔ اطاعتِ کامل اور پوری فرماں برداری صرف ذاتِ الٰہی کے لیے ہی مخصوص ہے۔ ماسوائے اللہ کے کوئی چیز ایسی نہیں جس کے آگے انسان ایسا جُھک جائے کہ اس کا اپنا ارادہ کچھ نہ رہے۔ اس اقرار کے بعد مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ وہ جس قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ شریعتِ حقہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ عبادت کو صرف نماز اور روزے تک ہی محدود نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ مسلم کی زندگی کے ہر گوشے میں اطاعتِ الٰہی ملحوظ رہنی چاہیے۔ خدا کے سوائے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا چاہیے۔ اور نہ کسی کی مدد پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ فراہمی اسباب میں کمی نہ کرنی چاہیے۔ مگر نتیجہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہی سمجھنا چاہیے۔ اس آیت میں اس قانونِ قدرت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنی عبودیت کا اظہار اس طرح کرے کہ خدا کی دی ہوئی قوتوں، قابلیتوں اور اسباب کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں اس کے حکم کے مطابق صَرف کرے۔ تو پھر وہ خدا اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اظہارِ عبودیت بھی اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

بندہ کا خدا کے ساتھ صحیح تعلق ہونے کا نتیجہ کیا ہوگا

۵۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ | اِهْدِ ۔ نَا ۔ اَلْ ۔ صِرَاطَ ۔ اَلْ ۔ مُسْتَقِيمَ۔

بتلا ہم کو راستہ سیدھا۔ | بتلا ۔ ہم کو ۔ × ۔ راستہ ۔ × ۔ سیدھا۔

۶۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ | صِرَاطَ ۔ اَلَّذِينَ ۔ أَنْعَمْتَ ۔ عَلَى ۔ هِمْ

راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا۔ | راستہ ۔ اُن کا ۔ انعام فرمایا تو نے ۔ اوپر ۔ اُن کے

جلال کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی صفت بیان کی گئی ہے جس سے عدالتِ الٰہی کا تصوّر ہمارے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ یعنی اگر ایک طرف اس میں پرورش اور بخشش ہے تو دوسری طرف مواخذہ اور مکافات بھی ہے۔ مکافات کا یہ قانون خدا کے قہر و غضب کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ عین رحمت کا تقاضا ہے۔ اس کے بغیر کائنات میں عدل قائم نہ رہتا اور تمام کارخانۂ ہستی درہم برہم ہو جاتا۔ یہ کارخانہ اپنے بقا کے لیے جس طرح ربوبیّت اور رحمت کا محتاج ہے اسی طرح عدالت کا بھی محتاج ہے۔ ربوبیت پرورش کرتی ہے۔ رحمت خیر و فیض کا سرچشمہ ہے۔ اور عدالت نقصان و فساد سے محفوظ رکھتی ہے۔ عدل کے معنی ہیں برابر ہونا۔ کارخانۂ ہستی میں جس قدر بناؤ اور خوبی ہے وہ مخفی عناصر کی ترکیب کا اعتدال ہے۔ انسان کا حسن و جمال۔ پھول کی رنگینی۔ عمارت کی خوشنمائی۔ موسیقی کی دلآویزی اعتدال و تناسب کی ایک کیفیت ہے۔ نظامِ عالم کا قیام بھی اسی پر منحصر ہے۔ اسی سے نظامِ شمسی کا ہر کُرہ اپنی جگہ معلق ہے۔

عدالت کا یہ قانون جب کائناتِ خلقت کے ہر ایک گوشہ میں نافذ ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان کے اعمال و افکار اس سے باہر رہیں۔ یقیناً انسان کا وہی فکر و عمل مقبول ہو گا جو فطرت کے عدل و قسط پر مبنی ہو گا۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔ (آل عمران ع۹)	کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا دین چھوڑ کر کوئی دوسرا دین تلاش کریں حالانکہ آسمان اور زمین میں جو کوئی بھی ہے سو اُس کے حکم کی اطاعت کر رہے ہیں خوشی سے یا ناخوشی سے اور بالآخر سب اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں

قرآن مجید میں بُرائی کے جس قدر کاموں کا ذکر ہے اُن کے نام ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کے نزدیک بُرائی کی صفت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان میں عدل سے انحراف ہو۔ مثلاً ظُلم یعنی بے محل بات۔ طُغیان یعنی حد سے گزر جانا۔ اسراف۔ یعنی مناسب مقدار سے زیادہ خرچ کرنا۔ تبذیر۔ یعنی بے موقع خرچ کرنا۔ فساد۔ یعنی کسی چیز کی حالتِ اعتدال سے نکل جانا۔ اعتدا اور عدوان۔ یعنی حد سے گزر جانا۔

اس سورت میں خداوند کریم کی صرف تین صفتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ ربوبیت۔ رحمت اور عدالت۔

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ (النساء۔ ع)	جماعت نبیوں۔ صدیقوں۔ شہداء اور نیک عمل انسانوں کی ہے اور (جن لوگوں کے ساتھی یعنی ہم مذہب ایسے لوگ ہوں تو) کیا اچھی اُس کی رفاقت ہے۔

نبیوں سے مراد خدا کی سچائی کے تمام پیغمبر ہیں، جو نوع انسانی کی ہدایت کے لیے پیدا ہوئے۔ صدیق سے مراد ایسے انسان ہیں جو کامل معنی میں سچے ہوں۔ شہید کے معنی گواہ کے ہیں یعنی ایسے انسان جو اپنے قول و صداقت کا اعلان کرنے والے ہوں یا وہ لوگ جنھوں نے راہ حق میں اپنی جانیں دیں۔ صالحین سے مراد وہ انسان ہیں جو نیک عملی کی راہ میں استقامت رکھیں اور برائی کی راہوں سے بچے رہیں۔ یہ لوگ انعام یافتہ انسان ہیں اور انہی کی راہ صراطِ مستقیم ہے۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی طلب زندگی کی تمام راہوں میں درستگی و صحت کی راہ چلنے کی طلب ہے۔ سعی و عمل کے ہر گوشہ میں انعام یافتہ گروہ وہی ہو سکتا ہے جس کی راہ صراطِ مستقیم ہو۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۔ یعنی اُن لوگوں کی راہ نہ بتلا جن پر غضب کیا گیا۔ اور نہ گمراہوں کی راہ۔ پہلی آیت میں صراطِ مستقیم کی پہچان اس کے مثبت پہلو سے واضح کی گئی تھی۔ اس آیت میں اس کا ضد و مخالف پہلو بھی واضح کر دیا ہے۔ مغضوب علیہ گروہ منعم علیہ کی بالکل ضد ہے۔ کیونکہ انعام کی ضد غضب ہے اور فطرتِ کائنات کا قانون یہ ہے کہ راست باز انسانوں کے حصے میں انعام آتا ہے۔ نافرمانوں کے حصے میں غضب۔ گمراہ وہ ہیں جنھوں نے راہ حق کی پوری تحقیقات نہ کی اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ اور مغضوب وہ ہیں جنھوں نے سیدھی راہ پائی اور اس کی نعمتیں بھی پائیں لیکن پھر اس سے منحرف ہو گئے۔ اور نعمت کی راہ چھوڑ کر محرومی اور شقاوت کی راہ اختیار کی۔ مغضوب علیہ کی محرومی حصولِ معرفت کے بعد انکار کا نتیجہ ہے۔ اور گمراہ کی محرومی جہل کا نتیجہ۔ پہلے نے پا کر روگردانی کی۔ اس لیے محروم رہا۔ دوسرا پا ہی نہ سکا اس لیے محروم رہا۔ محروم دونوں ہوئے مگر یہ ظاہر ہے کہ پہلے کی محرومی زیادہ مجرمانہ ہے۔ کیونکہ اُس نے نعمت حاصل کر کے پھر اُس سے روگردانی کی اِس لیے اُسے مغضوب کیا گیا۔ آج کل کے نام کے مسلمان اس نکتہ پر غور کریں۔

جہاں تک مذہبی صداقت کا تعلق ہے دونوں طرح کی محرومیوں کی مثال قوموں کی تاریخ میں موجود ہیں۔ کتنی قومیں ہیں جن کے قدم صراطِ مستقیم پر استوار ہو گئے تھے اور فلاح و سعادت کی تمام نعمتیں اُن کے لیے مہیا تھیں۔ مگر انھوں نے روگردانی کی۔ اور راہِ حق پا کر اس سے منحرف ہو گئے۔ نتیجہ

ع۷	۷۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝	غَيْرِ۔ اَلْ۔ مَغْضُوْبِ۔ عَلَىٰ۔ هِمْ۔ وَلَا۔ اَلْ۔ ضَآلِّيْنَ۔
نہ راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔	نہ۔ ×۔ غصہ کیا گیا۔ اوپر۔ اُن کے۔ اور۔ نہ۔ ×۔ راہ بھولنے والے

اِس صحیح تعلق کے اظہار کے بعد جو بندے کو خدا کے ساتھ ہے۔ بندہ پروردگارِ عالم سے درخواست کرتا ہے کہ ہم کو سیدھا راستہ بتا۔ دُعا کے پیرایہ میں اللہ تعالیٰ اپنا قانون بتاتے ہیں کہ جب بندہ کی عبادت خالص اللہ کے لیے ہی ہوگی تو خدا یقیناً اُس کی مدد کرے گا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بندہ کو سیدھا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ اسلام میں عبادت کو بھی جماعتی رنگ دیا گیا ہے۔ اسی لیے دعا میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا۔

صِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ ایسی راہ جو سیدھی ہو۔ کسی طرح کا پیچ وخم نہ ہو۔ مراد اس سے دین کا راستہ ہے۔ یہ دعا شریعتِ اسلامیہ یعنی فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق کی خواہش ہے۔ کیونکہ ہر وہ چیز جو فطرت کے خلاف ہو سیدھا راستہ نہیں ہو سکتی۔ شریعتِ اسلامیہ بالکل مطابق فطرت کے ہے۔ فطرتِ الٰہی کی راہ کائناتِ ہستی کے ہر گوشہ میں ایک ہی ہے۔ وہ نہ تو ایک سے زیادہ ہو سکتی ہے نہ باہمدیگر مختلف۔ نوعِ انسانی کے لیے دینِ الٰہی ایک ہی ہے یعنی دینِ توحید جس میں ایمان اور عملِ صالح کا قانون رائج ہے۔ یہی "اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ" ہے۔ یعنی سیدھا اور درست دین جس میں کسی طرح کی کجی اور خامی نہیں۔ یہی "دِيْنٌ حَنِيْفٌ" ہے جس کی دعوت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دی تھی۔ اسی کا نام "اَلْاِسْلَامُ" ہے یعنی خدا کے ٹھیرائے ہوئے قوانین کی فرماں برداری۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا۔ (روم۔ ع۴)	دین کی راہ میں ہر طرف سے مُنہ پھیر کر صرف ایک خدا ہی کی طرف رُخ کرو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے صراطِ مستقیم کی پہچان یہ بتلائی ہے کہ یہ ان لوگوں کی راہ ہے جن پر خدا کا انعام ہوا۔ یہ انعام یافتہ انسان کون ہیں جن کی راہ سیدھی ہوئی۔ قرآن مجید نے جابجا واضح کیا ہے کہ خدا کے تمام رسول اور راست باز انسان جو دنیا کے مختلف زمانوں میں گزر چکے ہیں انعام یافتہ انسان ہیں۔ اور انہی کی راہ صراطِ مستقیم ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ	اور جس کسی نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ وہ اُن لوگوں کا ساتھی ہے جن پر اللہ نے انعام کیا اور یہ انعام یافتہ

ایک دُعا ہے۔ فرض کرو ایک انسان کے دل وزبان سے شب و روز یہی دُعا نکلتی رہتی ہے اس صورت میں اس کے فکر و اعتقاد کا کیا حال ہو گا۔

وہ خدا کی حمد و ثنا کا گیت گاتا ہے لیکن اس خدا کی حمد نہیں جو نسلوں، قوموں اور مختلف مذہبوں کا خدا ہے۔ بلکہ ربّ العالمین کی حمد جو تمام کائناتِ خلقت کا پروردگار ہے۔ اور جس کی رحمت تمام نوعِ انسانی کے لیے یکساں ہے۔ پھر وہ اُسے اس کی تمام صفتوں کے ساتھ پکارنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کی تمام صفتوں میں سے صرف رحمت اور عدالت ہی کی صفتیں اُسے یاد آتی ہیں۔ گویا خدا کی ہستی کا ظہور اس کے لیے سراسر رحمت و عدالت کا ظہور ہے۔ اور جو کچھ بھی اس کی نسبت جانتا ہے وہ رحمت اور عدالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر وہ اپنا سرِ نیاز جھکاتا ہے اور اس کی عبودیت کا اقرار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے صرف تیری ہی ایک ذات ہے جس کے آگے بندگی و نیاز کا سر جھک سکتا ہے۔ اور صرف تو ہی ہے جو ہماری ساری حاجتوں میں مددگاری کا سہارا ہے۔ وہ اپنی عبادت اور استعانت دونوں کو صرف ایک ہی ذات کے ساتھ وابستہ کر دیتا ہے۔ اور اس طرح دنیا کی ساری قوتوں اور ہر طرح کی انسانی حکومتوں سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ اب کسی چوکھٹ پر اس کا سر جُھک نہیں سکتا۔ اب کسی قوت سے وہ ہراساں نہیں ہو سکتا۔ اب کسی کے آگے اس کا دستِ طلب دراز نہیں ہو سکتا۔

پھر وہ خدا سے سیدھی راہ چلنے کی توفیق طلب کرتا ہے۔ یہی ایک مُدّعا ہے جس کا وہ سوالی ہوتا ہے۔ لیکن کونسی سیدھی راہ۔ وہ راہ جو دنیا کے تمام پیغمبروں اور راست باز انسانوں کی متفقہ راہ ہے۔ خواہ کسی عہد اور کسی قوم میں ہوئے ہوں۔ اسی طرح وہ محرومی اور گمراہی کی راہوں سے پناہ مانگتا ہے اور ان راہوں سے بچنا چاہتا ہے جو دنیا کے تمام محروم اور گُمراہ انسانوں کی راہیں رہ چکی ہیں۔ غور کرو ایسا مذہبی تصوّر انسان کے ذہن اور سوچ کے لیے کس طرح کا سانچہ مہیّا کرتا ہے۔ جس انسان کا دل و دماغ ایسے سانچے میں ڈھل نکلے گا وہ کس قسم کا انسان ہو گا۔ وہ یقیناً ربّ العالمین کا سچّا بندہ ہو گا۔ کسی نسل و قوم کا انسان نہیں ہو گا۔ بلکہ عالمگیر انسانیت کا انسان ہو گا۔ اور دعوتِ قرآنی کی اصل روح یہی ہے۔

یہ نکلا کہ وہی قوم جو کل تک دنیا کی انعام یافتہ جماعت تھی سب سے زیادہ محروم و نامراد جماعت ہوگئی۔ اسی طرح کتنی ہی جماعتیں ہیں جن کے سامنے فلاح وسعادت کی راہ کھول دی گئی۔ لیکن انھوں نے معرفت کی جگہ جہل اور روشنی کی جگہ تاریکی پسند کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ راہِ حق نہ پا سکے اور نامرادی ومحرومی کی وادیوں میں گم ہوگئے۔ حدیث میں اَلْمَغْضُوْبِ کی مثال یہودی اور اَلضَّآلِّیْنَ کی مثال نصاریٰ بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ان دونوں جماعتوں کی تاریخ میں محرومی کی دونوں حالتوں کا کامل نمونہ نظر آتا ہے۔ یہودیوں کی قومی تاریخ مغضوبیت کے لیے اور عیسائیوں کی تاریخ گمراہی کے لیے عبرت اور تذکیر کا بہترین سرمایہ ہے۔ قرآن مجید ایک طرف تو انعام یافتہ جماعتوں کی کامرانیوں کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ دوسری طرف مغضوب اور گمراہ جماعتوں کی محرومیوں کی سرگزشتیں بار بار سناتا ہے۔ پھر جا بجا ان سے عبرت وبصیرت کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ جن پر اقوام وجماعات کا عروج و زوال موقوف ہے۔ وہ کھول کھول کر بتاتا ہے کہ انعام یافتہ جماعتوں کی سعادت وکامرانی ان ان اعمال کا انعام تھی۔ اور مغضوب وگمراہ جماعتوں کی شقاوت ومحرومی ان ان بدعملیوں کی پاداش تھی۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ (آل عمران - ۶۵)	تم سے پہلے بھی (خدا کے) احکام وقوانین کے نتائج گزر چکے ہیں پس ملکوں کی سیر کرو دیکھو ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جنھوں نے (اللہ کے احکام وقوانین کو) جھٹلایا تھا۔
فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا۔ (فاطر - ۶۵)	پھر یہ لوگ کس بات کی راہ تک رہے ہیں کیا اس سنت کی جو اگلے لوگوں کے لیے رہ چکی ہے تو یاد رکھو تم اللہ کی سنت کو بدلتا ہوا نہیں پاؤگے اور نہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی سنت کے احکام پھیر دیے جائیں۔

اس آیت کو اَلَّذِيْنَ کی صفت قرار دے کر اس کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے کہ" راہ اُن لوگوں کی جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے"۔ دونوں صورتوں میں مقصود ایک ہی ہے۔

اٰمِيْنَ۔ قبول فرما۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت یا سننے کے بعد آمین کہنا مسنون ہے۔

اب اس سورت کے مطالب پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالیے۔ اور دیکھیے کہ اس کی سات آیتوں کے اندر مذہبی عقائد اور تصور کی جو روح پوشیدہ ہے وہ کس طرح کی ذہنیت پیدا کرتی ہے۔ یہ سورت

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

یہ کتاب ایسی ہے کہ جس میں کوئی شبہ نہیں۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

راہ بتلانے والی ہے خدا سے ڈرنے والوں کو۔

ذَالِكَ۔ اَلْ۔ كِتٰبُ۔ لَا۔ رَيْبَ۔ فِيْ۔ هِ۔

وہ۔ ×۔ کتاب۔ نہیں۔ شک شبہ۔ بیچ۔ اس

هُدًى۔ لِ۔ اَلْ۔ مُتَّقِيْنَ۔

رہنمائی۔ واسطے۔ ×۔ پرہیزگار۔ ڈرنے والے۔

الٓمٓ۔ حروفِ مقطعات کہلاتے ہیں۔ ان حروف کے معنوں سے عام لوگوں کو اطلاع نہیں دی گئی۔ ان کے نہ جاننے سے کوئی ہرج دین میں واقع نہیں ہوتا۔ اس لیے ہم کو ان کی تفتیش کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید نے شروع میں ہی یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کے منجانب اللہ ہونے میں کچھ شک نہیں۔ یعنی اس کے کلام الٰہی ہونے اور اس کے تمام مضامین کے واقعی ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ اگر کوئی نافہم اس میں شبہ رکھتا ہو تو یہ اُس کے فہم کا قصور ہے۔ یقینی بات کسی کے شبہ کرنے سے بھی حقیقت میں یقینی ہی رہتی ہے۔ یہ کتاب اُن لوگوں کو ہدایت کرتی ہے جو اللہ کی مخالفت سے بچنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ جس کو خوفِ خدا نہ ہو وہ ہدایت کا طالب ہی نہیں ہوتا۔ جس بیمار کو اپنی بیماری کا پتہ ہوگا اور صحت کی خواہش ہوگی وہی طبیب کے پاس جائیگا۔ اور اس کے علاج سے صحت حاصل کرے گا۔ متقی سے مراد وہ شخص ہے جو پرہیزگار رہنا چاہتا ہے اور اسے خدا کی خفگی کا ڈر ہے۔

قبولیتِ حق کے لحاظ سے انسانوں کی پہلی قسم یعنی متقیوں کا حال

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

جو یقین کرتے ہیں بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

نماز کو اور جو روزی ہم نے اُن کو دی ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور وہ لوگ ایسے ہیں جو ایمان لاتے ہیں اُس پر جو تیری طرف نازل ہوا

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ

اور اُس پر بھی جو تجھ سے پہلے نازل ہوا۔ اور آخرت پر بھی

اَلَّذِيْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ بِ۔ اَلْ۔ غَيْبِ۔ وَ۔ يُقِيْمُوْنَ۔

جو۔ ایمان لاتے ہیں۔ پر۔ ×۔ غیب۔ اور۔ قائم کرتے ہیں۔

اَلْ۔ صَلٰوةَ۔ وَ۔ مِنْ۔ مَا۔ رَزَقْنَا۔ هُمْ۔ يُنْفِقُوْنَ۔

×۔ نماز۔ اور۔ میں سے۔ جو۔ ہم نے رزق دیا۔ اُن کو۔ خرچ کرتے ہیں۔

وَ۔ اَلَّذِيْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ بِ۔ مَا۔ اُنْزِلَ۔ اِلٰى۔ كَ

اور۔ جو۔ ایمان لاتے ہیں۔ پر۔ اس۔ اُتارا گیا۔ طرف۔ تیری۔

وَ۔ مَا۔ اُنْزِلَ۔ مِنْ۔ قَبْلِ۔ كَ۔ وَ۔ بِ۔ اَلْ۔ اٰخِرَةِ۔

اور۔ وہ۔ اُتارا گیا۔ سے۔ پہلے۔ تیرے۔ اور۔ پر۔ ×۔ آخرت

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ

یہ سورۃ مدنی ہے۔ یعنی مدینہ شریف میں اُتری۔ اس کا نام بقرہ (گائے) اس لیے ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کی ایک قربانی گائے کا ذکر ہے۔ جس کا حال پہلے ہی پارہ میں ہے۔ اس کی ۲۸۶ آیتیں ہیں۔ اور ۴۰ رکوع ہیں۔ شروع اسلام میں لوگ نماز میں قرآن شریف پڑھتے پڑھتے کچھ آیتوں کے بعد رکوع کرتے تھے۔ ایسی آیات کے اختتام پر حرف (ع) کا نشان کر دیا گیا۔ سورت یا پارہ کے ان حصہ آیات کو رکوع کہا جاتا ہے۔ جیسے دوسری کتابوں میں باب اور فصل ہوتے ہیں قرآن مجید میں سورت اور رکوع ہیں۔ انگریزی کتب میں ان کو Chapter اور Section کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں سورتوں کی ترتیب یعنی ایک سورت کو دوسری سورت سے پہلے رکھنا اور دوسری سورت کو اس کے بعد لانا یہ سب کچھ رسول کریم صلعم کے حکم سے ہوا ہے۔ اور آپ کو یہ حکم خدا کی طرف سے حضرت جبرئیلؑ کی معرفت پہنچا۔ بعض سورتوں کو جو نزول میں پہلے تھیں دوسری سورتوں سے جو نزول میں اُن کے بعد ہیں پیچھے رکھنا اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔ سورۂ عَلَق مکہ شریف میں سورۂ فاتحہ سے پہلے اُتری۔ مگر اس کو سورۃ فاتحہ کے بعد رکھا گیا۔ مقام نزول کے بارے میں بعض سورتیں ایسی ہیں کہ ان کا نام تو رسول اللہ صلعم نے مدنی رکھا ہے حالانکہ اُن میں کچھ آیتیں ایسی بھی ہیں جو مکہ شریف میں اُتری تھیں۔ اسی طرح سے بعض سورتوں کا نام آپ نے مکی رکھا ہے۔ حالانکہ ان میں کچھ آیتیں مدنی بھی پائی جاتی ہیں۔ کثرت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

سورۂ فاتحہ میں بندے کی طرف سے پروردگار عالم کی درگاہ میں راہ ہدایت کی درخواست کی گئی تھی۔ اس میں اس درخواست کی منظوری ہے کہ لو یہ کتاب ہدایت ہے اس پر چلو۔ اس سورت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حیاتِ جاودانی اور نشاطِ روحانی کے تمام اصول واضح کر دیے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔	ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ×۔ بڑا مہربان۔ ×۔ نہایت رحم والا

قرآن مجید کا دعوائے صداقت

۱۔ الٓمّٓ	ا۔ ل۔ م
الف۔ لام۔ میم۔	الف۔ لام۔ میم۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ایمان نہ لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ

مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز

اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

لَا ۔ يُؤْمِنُوْنَ ۔

نہیں ۔ ایمان لائیں گے ۔

خَتَمَ ۔ اَللّٰهُ ۔ عَلٰى ۔ قُلُوْبِ ۔ هِمْ ۔ وَ ۔ عَلٰى ۔ سَمْعِ ۔ هِمْ ۔

مہر کردی ۔ اللہ ۔ پر ۔ دل (جمع) ان کے ۔ اور ۔ پر ۔ شنوائی ۔ اُن کی

وَ ۔ عَلٰى ۔ اَبْصَارِ ۔ هِمْ ۔ غِشَاوَةٌ ۔

اور ۔ پر ۔ آنکھوں ۔ ان کی ۔ پردہ ۔

وَ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ عَذَابٌ ۔ عَظِيْمٌ ۔

اور ۔ کو ۔ ان ۔ عذاب ۔ بڑا ۔

پہلے ان لوگوں (متقیوں) کا بیان ہوچکا ہے جو زبان اور دل سے قرآن اور دین کو مانتے ہیں۔ یہاں ان لوگوں کا بیان ہے جو قبولیتِ حق کی استعداد کے لحاظ سے پہلی قسم کی ضد ہے۔ یعنی جو نہ زبان سے مانتے ہیں نہ دل سے ایسے لوگ قرآن کی اصطلاح میں کافر کہلاتے ہیں۔ اس آیت میں سب کافروں کا بیان نہیں ہے۔ کیونکہ کافر تو بہت سے ایمان لے آئے ہیں۔ بلکہ خاص اُن کافروں کا ذکر ہے جن کا خاتمہ کفر پر ہونا ہے۔ ایسے لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ سے نڈر ہوجانے کے باعث ان کے دل حق بات کو سمجھنے اور اُن کے کان سچی بات کو متوجہ ہوکر سننے کی صلاحیت ہی کھوچکے ہیں۔ ان کے لیے ہدایت کی تمام صدائیں بے کار ہیں۔ تم اے پیغمبر انھیں انکارِ حق کے نتائج سے ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ہرگز ماننے والے نہیں۔ انھوں نے روشنی کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔ اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو آنکھیں بند کرلیتا ہے اس کے لیے تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ اور اس صورتِ حال کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور آنکھوں پر غفلت اور جہالت کا پردہ پڑگیا۔ سو جن لوگوں کا یہ حال ہو وہ کبھی ہدایت نہیں پاسکتے۔ کامیابی کی بجائے ان کے لیے دونوں زندگی میں بڑا عذاب ہے۔

بعض لوگ ناواقفی سے یہ کہدیا کرتے ہیں کہ جب خدا نے مہر لگا دی تو پھر انسان کو سزا کیسی۔ ان کو جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ تو بندوں پر ظلم نہیں کرتا اور نہ وہ ایسا بے انصاف ہے کہ بغیر کسی جرم اور قصور کے بندوں کو عذاب میں گرفتار کرے۔ بلکہ وہ پہلے اپنے رسولوں کی معرفت اپنے حکم اُن کو پہنچاتا ہے اور بار بار سمجھاتا ہے۔ جب وہ آخر کار نہیں مانتے تو خدا تعالیٰ ایسوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ مجرم

هُمْ يُوقِنُونَ ۝

وہ یقین رکھتے ہیں۔

هُمْ ۔ يُوقِنُونَ ۔

وہ ۔ یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

وہی لوگ ہیں ہدایت پر پروردگار کی طرف سے

أُولَٰئِكَ ۔ عَلَىٰ ۔ هُدًى ۔ مِنْ ۔ رَبِّ ۔ هِمْ ۔

وہی ۔ پر ۔ ہدایت ۔ سے ۔ خدا ۔ اپنے

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اور وہی ہیں پورے کامیاب۔

وَ ۔ أُولَٰئِكَ ۔ هُمْ ۔ الْ ۔ مُفْلِحُونَ ۔

اور ۔ وہ ۔ ہی ۔ × کامیاب ۔

اللہ کی ہدایت آنے پر انسانوں کے تین گروہ ہوگئے۔ پہلی قسم وہ جنھوں نے اس ہدایت کو قبول کیا۔ اور متقی کہلائے۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ (۱) جو چیزیں اُن کے حواس وعقل سے پوشیدہ ہیں، صرف اللہ اور رسول کے فرمانے سے ان کو صحیح اور یقینی سمجھتے ہیں۔ (۲) نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور اس کی شرائط اور ارکان کو پورا پورا بجا لاتے ہیں۔ (۳) اور جو کچھ اللہ نے اُن کو دیا ہے اُسے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ (سب طاعتوں کی اصل تین ہیں۔ ایک وہ جو دل سے تعلق رکھتی ہیں۔ دوسری بدن سے۔ تیسری مال سے۔ اس آیت میں تینوں کا بیان ترتیب وار کیا گیا ہے۔) (۴) ان لوگوں کا ایمان قرآن پر بھی ہے اور اُن تمام سچائیوں پر بھی جو پیغمبر اسلام سے پہلے پیغمبروں پر نازل ہو چکی ہیں۔ ایمان سچا سمجھنے کو کہتے ہیں۔ اور عمل کرنا دوسری بات ہے۔ جو تعلیم اللہ نے پہلے نبیوں پر نازل کی سب کو سچا سمجھنا شرط ایمان ہے۔ رہ گیا عمل سو وہ صرف قرآن پر ہوگا۔ کیونکہ یہی آخری قانونِ الٰہی ہے۔ (۵) ان لوگوں کو آخرت کی زندگی کا بھی یقین ہے۔ یقیناً یہی لوگ خدا کے ٹھیرائے ہوئے سیدھے راستے پر ہیں۔ اور یہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہیں۔ یہ ہیں پانچ صفات متقی انسان کی اور یہی فلاح کے پانچ اصول ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کا فطری نتیجہ اس ہدایت کا پانا ہے۔ اور اس پر قیام فلاح کی روشن دلیل ہے۔

انسانوں کی دوسری قسم یعنی منکرین حق یا کافروں کا حال

۶۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ

بے شک جو لوگ کافر ہو چکے ہیں برابر ہے

إِنَّ ۔ الَّذِينَ ۔ كَفَرُوا ۔ سَوَاءٌ ۔ عَلَىٰ ۔ هِمْ ۔

تحقیق ۔ جنھوں نے ۔ کفر کیا ۔ برابر ہے ۔ پر ۔ اُن

ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

اُن کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے

ءَ ۔ أَنذَرْتَ ۔ هُمْ ۔ أَمْ ۔ لَمْ ۔ تُنذِرْ ۔ هُمْ ۔

خواہ ۔ تو ڈرائے ۔ ان کو ۔ یا ۔ نہ ۔ ڈرائے تو ۔ اُن کو ۔

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔

وَ۔ مَا۔ يَشْعُرُوْنَ۔

اور۔ نہیں۔ شعور رکھتے۔

۱۰۔ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ لا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ

ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ اور بھی بڑھا دی اللہ نے

فِیْ۔ قُلُوْبِ۔ هِمْ۔ مَرَضٌ۔ فَ۔ زَادَ۔ هُمُ۔ اللّٰهُ۔

میں۔ دل (جمع)۔ ان کے۔ مرض۔ پس۔ بڑھا دیا۔ ان کو۔ اللہ۔

مَرَضًا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ لا

ان کی بیماری۔ اور اُن کے لیے سزا دردناک ہے۔

مَرَضًا۔ وَ۔ لَ۔ هُمْ۔ عَذَابٌ۔ اَلِيْمٌ۔

مرض۔ اور۔ لیے۔ اُن کے۔ سزا۔ دردناک۔

بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں۔

بِ۔ مَا۔ كَانُوْا۔ يَكْذِبُوْنَ۔

سے۔ اس۔ تھے۔ جھوٹ کہتے۔

ان دو قسم کے انسانوں کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے۔ وہ ایمان کا دعویٰ کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو دھوکا دیں۔ حالانکہ وہ دوسروں کو کیا دھوکا دیں گے وہ خود ہی دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگرچہ جہالت اور سرکشی کی وجہ سے وہ اس کی سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن ان کے دلوں میں انکار کا روگ چھپا ہوا تھا۔ پس اللہ نے دن بدن اسلام کو ترقی دے کر ان کے دلوں میں حسد۔ اندیشہ اور غلیان کی وجہ سے ان کا روگ اور زیادہ کر دیا۔ ایسے لوگوں کے لیے بھی کامیابی کی بجائے سخت سزا ہے۔ اس لیے کہ وہ جھوٹی نمائش سے کام چلانا چاہتے تھے۔ آج کل کے مسلمانوں کو اپنی حالت کا اندازہ ان لوگوں کے احوال سے کر کے اپنے قلوب کو ٹٹولنا چاہیے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ حال ان منافقوں کا ہے جو ابتدائے اسلام میں نزول وحی کے وقت ہو گزرے ہیں۔ قرآن مجید کی صداقتیں ابدالآباد کے لیے ہیں۔ اس وقت بھی مسلمانوں کی زیادہ تعداد انہی لوگوں کے شمار میں ہے۔ اگر ایک وقت عبداللہ بن اُبی عرب میں ظاہر ہوتا ہے تو دوسرے وقت جعفر اور صادق ہندوستان میں جنم لیتے ہیں۔ دور حاضر کا مسلمان اگر اپنے ایمان و عمل کا احتساب کرے تو اُسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ نفاق کی حقیقت سمجھنے کے لیے وہ خود اپنے اوپر نگاہ کرے۔ اس کی پوری زندگی جس سانچہ میں ڈھلی ہے وہ نفاق کا کامل ترین نمونہ ہے۔ مزید بیان ان لوگوں کا آگے آتا ہے۔

۱۔ یہ لوگ مفسد ہیں مگر اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں

۱۱۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ لا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد مت کرو ملک میں

وَ۔ اِذَا۔ قِيْلَ۔ لَ۔ هُمْ۔ لَا۔ تُفْسِدُوْا۔ فِی۔ اَلْ۔ اَرْضِ۔

اور۔ جب۔ کہا جاتا ہے۔ کو۔ وہ سب۔ نہ۔ فساد کرو تم۔ میں۔ ×۔ زمین۔

ہوکر گرفتارِ سزا ہوجاتے ہیں۔

اس آیت سے یہ غرض نہیں کہ ان لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے اور احکام سُنانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو رسولِ مقبول صلعم کا خاص منصبی کام تھا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ اُن کے ایمان لانے کی فکر نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خبر کے خلاف واقع ہونا محال ہے تو اب ایمان نہ لانے میں اُن کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ یہ فرمانا تو ایسا ہے جیسے کوئی طبیب کسی مریضِ مبتلائے دق کی نسبت کہے کہ یہ اب اچھا نہ ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ وہ مریض اس طبیب کے کہنے سے مدقوق نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ سمجھنا چاہیے کہ کافر کا ناقابلِ ایمان ہونا اللہ تعالیٰ کی اس خبر دینے سے نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ خبر دینا اس کافر کے ناقابلِ ایمان ہونے کی وجہ سے واقع ہوا ہے۔ ناقابلِ ایمان ہونے کی صفت خود اس کی شرارت وعناد اور مخالفتِ حق کے سبب پیدا ہوئی۔ جیسا کہ مشاہدہ میں آتا ہے کہ جب آدمی کسی کی مخالفت پر کمربستہ ہوجاتا ہے اور ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے تو اس کی استعداد مصالحت اور موافقت کی گھٹتی جاتی ہے۔

انسانوں کی تیسری قسم جو دینداری کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اُن کے دل ایمان سے خالی ہیں یعنی منافقوں کا حال

۸۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے

بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اللہ پر اور آخری دن (قیامت) پر

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ

حالانکہ وہ بالکل ایمان والے نہیں۔

۹۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور اُن لوگوں سے جو ایمان لاچکے ہیں

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

اور درِاصل کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو۔

وَ۔ مِنَ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔ مَنْ۔ يَقُوْلُ۔ اٰمَنَّا۔

اور۔ سے۔ ×۔ لوگ۔ جو۔ کہتے ہیں۔ ہم ایمان لائے

بِ۔ اَللّٰهِ۔ وَ۔ بِ۔ اَلْ۔ يَوْمِ۔ اَلْ۔ اٰخِرِ۔

پر۔ اللہ۔ اور۔ پر۔ ×۔ دن۔ ×۔ آخر۔

وَ۔ مَا۔ هُمْ۔ بِ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔

اور۔ نہیں۔ وہ۔ ×۔ ایمان والے۔

يُخٰدِعُوْنَ۔ اَللّٰهَ۔ وَ۔ اَلَّذِيْنَ۔ اٰمَنُوْا۔

دغابازی کرتے ہیں۔ اللہ۔ اور۔ وہ جو۔ ایمان لائے

وَ۔ مَا۔ يَخْدَعُوْنَ۔ اِلَّا۔ اَنْفُسَ۔ هُمْ۔

اور۔ نہیں۔ دغا دیتے ہیں۔ مگر۔ جانیں۔ اپنی۔

وقف لازم

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا
اور جب تنہائی میں پہنچتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں
اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝
بیشک ہم تمھاری ساتھ ہیں۔ ہم صرف ہنسی کرتے ہیں۔

۱۵۔ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ
اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے اور ڈھیل دیتا ہے ان کو
فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝
کہ وہ اپنی سرکشی میں بہکے چلے جا رہے ہیں۔

۱۶۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے مول لی گمراہی
بِالْهُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
ہدایت کے بدلے۔ سو فائدہ مند نہ ہوئی ان کی یہ تجارت
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ۝
اور نہ ہوئے وہ راہ پانے والے۔

وَ ۔ اِذَا ۔ خَلَوْا ۔ اِلٰی ۔ شَیٰطِیْنِ ۔ هِمْ ۔ قَالُوْا ۔
اور ۔ جب ۔ اکیلے ہوتے ہیں ۔ پاس ۔ شریر سردار ۔ اپنے ۔ کہتے ہیں ۔
اِنَّا ۔ مَعَ ۔ كُمْ ۔ اِنَّمَا ۔ نَحْنُ ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔
تحقیق ہم ۔ ساتھ ۔ تمھارے ۔ تحقیق ۔ ہم ۔ ہنسی کرنے والے ۔
اَللّٰهُ ۔ یَسْتَهْزِئُ ۔ بِ ۔ هِمْ ۔ وَ ۔ یَمُدُّ ۔ هُمْ ۔
اللہ ۔ ہنسی کرتا ہے ۔ سے ۔ اُن ۔ اور ۔ ڈھیل دیتا ہے ۔ ان کو ۔
فِیْ ۔ طُغْیَانِ ۔ هِمْ ۔ یَعْمَهُوْنَ ۔
میں ۔ سرکشی ۔ اُن کی ۔ بہکتے ہیں ۔
اُولٰٓئِكَ ۔ الَّذِیْنَ ۔ اِشْتَرَوُا ۔ اَلْ ۔ ضَلٰلَةَ ۔
وہ لوگ ۔ جو ۔ مول لی اُنھوں نے ۔ × ۔ گمراہی ۔
بِ ۔ اَلْ ۔ هُدٰی ۔ فَ ۔ مَا ۔ رَبِحَتْ ۔ تِجَارَةُ ۔ هُمْ ۔
ساتھ ۔ × ۔ ہدایت ۔ بس ۔ نہ ۔ نفع دیا ۔ تجارت ۔ اُن کی ۔
وَ ۔ مَا ۔ كَانُوْا ۔ مُهْتَدِیْنَ ۔
اور ۔ نہ ۔ ہوئے ۔ راہ پانے والے ۔

جب یہ لوگ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جب اپنی شیطان منڈلی میں اکیلے بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو مسلمانوں سے براہِ تمسخر کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں ورنہ ہم دل سے تو تمھارے ہی ساتھ ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ کیا تمسخر کریں گے۔ تمسخر تو درحقیقت ان کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خدا نے اُن کی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے۔ اور وہ اپنی گمراہی میں بہکے چلے جا رہے ہیں۔ جب جرم سنگین ہو جائے گا تو پکڑے جائیں گے۔ ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی ہے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت اچھا سودا کیا ہے۔ افسوس یہ سودا ان کو بہت مہنگا پڑے گا۔ کیونکہ اِدھر ایمان سے خالی رہے اُدھر اُن کے شریر سرداروں پر ان کے نفاق کا حال کھلے گا تو وہ بھی دھتکار دیں گے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔

۳۔ منافقوں کی محرومی کی ایک مثال

۱۷۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ
ان کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی

مَثَلُ ۔ هُمْ ۔ كَ ۔ مَثَلِ ۔ الَّذِیْ ۔ اِسْتَوْقَدَ ۔ نَارًا ۔
مثال ۔ ان کی ۔ جیسے ۔ مثال ۔ اُس شخص کی ۔ سلگائی اُس نے ۔ آگ ۔

قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○
توکہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

قَالُوْا ۔ اِنَّمَا ۔ نَحْنُ ۔ مُصْلِحُوْنَ ۔
کہتے ہیں۔ تحقیق ۔ ہم ۔ اصلاح کرنے والے۔

۱۲۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
جان لو وہی ہیں خرابی کرنے والے

اَلَآ ۔ اِنَّ ۔ هُمْ ۔ هُمْ ۔ اَلْ ۔ مُفْسِدُوْنَ ۔
جان لو۔ تحقیق ۔ وہ۔ ہی ۔ × ۔ خرابی کرنے والے۔

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○
لیکن نہیں سمجھتے

وَ ۔ لٰكِنْ ۔ لَا ۔ يَشْعُرُوْنَ ۔
اور۔ لیکن۔ نہیں ۔ سمجھتے ۔

۱۳۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایسا ہی ایمان لاؤ جیسا اور لوگ ایمان لائے ہیں

وَ ۔ اِذَا ۔ قِيْلَ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ اٰمِنُوْا ۔ كَ ۔ مَا ۔ اٰمَنَ ۔ اَلْ ۔ نَّاسُ
اور جب۔ کہا جاتا ہے۔ کو۔ اُن۔ ایمان لاؤ۔ جیسے ۔ کہ۔ ایمان لائے ۔ × ۔ لوگ۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ
تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح ایمان لائے بیوقوف

قَالُوْا ۔ اَ ۔ نُؤْمِنُ ۔ كَمَا ۔ اٰمَنَ ۔ اَلْ ۔ سُفَهَآءُ ۔
کہتے ہیں۔ کیا ۔ ہم ایمان لائیں۔ جیسے کہ ۔ ایمان لائے ۔ × ۔ بے وقوف۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ○
جان لو وہی ہیں بیوقوف۔ مگر نہیں جانتے۔

اَلَآ ۔ اِنَّ ۔ هُمْ ۔ هُمْ ۔ اَلْ ۔ سُفَهَآءُ ۔ وَ ۔ لٰكِنْ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔
جان لو۔ تحقیق۔ وہ۔ ہی۔ × ۔ بیوقوف۔ اور۔ لیکن نہیں ۔ جانتے ہیں۔

جب اُن لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم اپنی منافقانہ کارروائیوں سے ملک میں خرابی نہ پھیلاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ تمام لوگ صلح صفائی سے رہیں۔ اور نئے دین کی وجہ سے جو مخالفت پیدا ہو گئی ہے وہ نہ بڑھے۔ (اس زمانہ میں بھی دنیا طلب ہوا پرست لوگ ایسا ہی کہتے ہیں) مگر درحقیقت ان کی یہ دورنگی ہی خرابی اور فساد کا باعث ہے۔ اصلاح تو صرف دینِ حق کے غالب ہونے سے ہی ہو سکتی ہے۔ دین کے معاملہ میں کسی کی موافقت اور مخالفت کی پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان کی راہ اختیار کرو جس طرح ایمان دار مسلمانوں نے اختیار کی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ان بے وقوفوں نے دنیا کے نفع و نقصان کی پرواہ نہ کر کے نئے دین کو قبول کیا ہے۔ تو کیا ہم بھی اسی طرح بے وقوف بن کر ان کا ساتھ دیں۔ غرضیکہ یہ لوگ راست بازی کو بیوقوفی اور نفاق کو دانشمندی سمجھتے ہیں۔ درحقیقت یہ خود بے وقوف ہیں۔ لیکن اپنے جہل اور غرور کی وجہ سے اپنی حالت کا شعور نہیں رکھتے

۲۔ حق کی تحقیر اور ایمان کا مسخر ان لوگوں کا شیوہ ہے

۱۴۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ
اور جب ملاقات کرتے ہیں مسلمانوں سے تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں

وَ ۔ اِذَا ۔ لَقُوْا ۔ الَّذِيْنَ ۔ اٰمَنُوْا ۔ قَالُوْا ۔ اٰمَنَّا ۔
اور جب۔ ملاقات کریں۔ جو لوگ۔ ایمان لائے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ہم ایمان لے آئے ہیں

كُلَّمَآ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ
جب ان پر بجلی چمکتی ہے تو اس کی روشنی میں چلنے لگتے ہیں اور جب
اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ
اُن پر اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اور اگر چاہے
اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ
اللہ تو لے جائے ان کی شنوائی اور آنکھیں۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؑ
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

كُلَّمَا۔ اَضَاءَ۔ لَ۔ هُمْ۔ مَشَوْا۔ فِی۔ هِ۔ وَ۔ اِذَا۔
جب۔ اس نے روشنی دی۔ واسطے۔ اُن کے۔ چلے وہ۔ میں۔ اس۔ اور جب
اَظْلَمَ۔ عَلٰی۔ هِمْ۔ قَامُوْا۔ وَ۔ لَوْ۔ شَاءَ۔
اندھیرا کیا۔ اوپر۔ اُن کے۔ کھڑے ہو گئے۔ اور۔ اگر۔ چاہتا۔
اللّٰهُ۔ لَ۔ ذَهَبَ۔ بِ۔ سَمْعِ۔ هِمْ۔ وَ۔ اَبْصَارِ۔ هِمْ۔
اللہ۔ البتہ۔ لے جائے۔ کو۔ شنوائی۔ ان کی۔ اور۔ آنکھیں۔ انکی۔
اِنَّ۔ اَللّٰهَ۔ عَلٰی۔ كُلِّ۔ شَیْءٍ۔ قَدِیْرٌ۔
بیشک۔ اللہ۔ پر۔ ہر۔ چیز۔ قدرت رکھتا ہے۔

دوسری مثال منافقوں کی اُن لوگوں کی سی ہے کہ اُن پر آسمان سے زور کی بارش ہو رہی ہو اور اس کے ساتھ کئی قسم کی خوفزدہ کرنے والی باتیں ہوں۔ جیسے کالی گھٹاؤں کی تاریکی۔ بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمک کڑک سے ڈر کر جان کے خوف سے وہ کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں۔ حالانکہ کان میں اُنگلیاں دینا اُن کو بجلی کی مار سے بچا نہیں سکتا۔ بجلی کی چمک سے اُن کی آنکھیں چُندھیا رہی ہیں۔ جب ذرا سی دیر کے لیے روشنی ہوتی ہے تو چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ یہی حال منافقوں کا ہے۔ جب اسلام کے غلبے میں نور کی جھلک دیکھتے ہیں۔ تو ادھر بڑھنے لگتے ہیں۔ مگر جب دیکھتے ہیں کہ مسلمان دین کی راہ میں کیسی کیسی مصیبتیں اُٹھاتے ہیں اور شریعت کی کس قدر پابندی کرتے ہیں۔ تو اپنی خود غرضی کی وجہ سے عجب کشمکش اور خوف و پریشانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور مکاری اور چالبازی سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ اللہ کی گرفت سے کہاں بچ سکتے ہیں۔ اس نے تو کافروں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بارش کے ساتھ چمک۔ گرج اور اندھیری جیسی ہولناک چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ لوگ جنھوں نے اپنے آپ کو رحمتِ الٰہی کا حقدار ثابت کر دیا ہے۔ وہ تو ان ہولناک چیزوں کو برداشت کر کے بارانِ رحمت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ مگر نامرادوں کے حصہ میں صرف خوف و خطر اور پریشانی ہی آتی ہے۔

توحیدِ الٰہی کی تلقین

۲۱۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ
اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ
جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے

يَا اَيُّهَا۔ اَلْ۔ نَاس۔ اُعْبُدُوْا۔ رَبَّ۔ كُمْ۔
اے۔ ۔ ۔ لوگو (جمع)۔ تم بندگی کرو۔ رب۔ تمھارا۔
اَلَّذِیْ۔ خَلَقَ۔ كُمْ۔ وَ۔ اَلَّذِیْنَ۔ مِنْ۔
جو۔ پیدا کیا۔ تم۔ اور۔ ان کو۔ سے۔

رکوع ۲

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

پھر جب روشن کر دیا اُس آگ نے اُس کے آس پاس تو زائل کر دی اللہ نے اُنکی روشنی

وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ○

اور چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھتے۔

۱۸۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○

بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے۔

فَ۔ لَمَّا۔ اَضَاءَتْ۔ مَا۔ حَوْلَ۔ هٗ۔ ذَهَبَ۔ اللّٰهُ۔ بِ۔ نُوْرِ۔ هِمْ

پھر۔ جب۔ روشن کر دیا۔ وہ۔ گرد۔ اُس کے۔ لے گیا۔ اللہ۔ ×۔ اُجالا۔ اُن کا۔

وَ۔ تَرَكَ۔ هُمْ۔ فِىْ۔ ظُلُمٰتٍ۔ لَا۔ يُبْصِرُوْنَ۔

اور۔ چھوڑ گیا۔ اُن کو۔ میں۔ اندھیروں۔ نہیں۔ دیکھتے۔

صُمٌّ۔ بُكْمٌ۔ عُمْىٌ۔ فَ۔ هُمْ۔ لَا۔ يَرْجِعُوْنَ۔

بہرے۔ گونگے۔ اندھے ہیں۔ سو۔ وہ۔ نہیں۔ لوٹیں گے۔

ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی رات کی تاریکی میں بھٹک رہا تھا۔ اس نے روشنی کے لیے آگ سلگائی۔ لیکن جب اُس کے شعلوں نے اُس شخص کے گرداگرد سب چیزوں کو روشن کر دیا تو قدرتِ الٰہی سے ایسا ہوا کہ اچانک شعلے بجھ گئے اور روشنی جاتی رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس شخص نے آگ جلائی تھی وہ بھی اور جو آگ کو دیکھ کر وہاں آ جمع ہوئے تھے وہ بھی اندھے ہو کر رہ گئے۔ سو یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ ان کو دینِ الٰہی کی روشنی حاصل ہوئی تھی۔ مگر انھوں نے اس سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور گمراہی میں پڑ کر سراسیمہ و سرگرداں ہو گئے۔ کانوں سے بہرے۔ مُنہ سے گونگے۔ اور آنکھوں سے اندھے۔ جن لوگوں کی محرومی کا یہ حال ہو اُن کے روشنی میں لوٹ آنے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے۔

۴۔ منافقوں کی محرومی کی دوسری مثال

۱۹۔ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ

یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے بارش ہو۔ اُس میں اندھیرا ہو

وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

اور گرج اور چمک۔ ٹھونسے لیتے ہیں اپنی انگلیاں

فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ

اپنے کانوں میں اس کڑک کے سبب موت کے ڈر سے۔

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○

اور اللہ احاطہ میں لیے ہوئے ہے کافروں کو۔

۲۰۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ

قریب ہے کہ بجلی اُچک لے اُن کی بینائی۔

اَوْ۔ كَ۔ صَيِّبٍ۔ مِنَ۔ اَلْ۔ سَمَاءِ۔ فِىْ۔ هِ۔ ظُلُمٰتٌ۔

یا۔ جیسے۔ بارش۔ سے۔ ×۔ آسمان۔ میں۔ اس۔ اندھیرا۔

وَ۔ رَعْدٌ۔ وَ۔ بَرْقٌ۔ يَجْعَلُوْنَ۔ اَصَابِعَ۔ هُمْ۔

اور۔ گرج۔ اور۔ چمک۔ وہ ڈالتے ہیں۔ انگلیاں۔ اپنی

فِىْ۔ اٰذَانِ۔ هِمْ۔ مِنَ۔ اَلْ۔ صَوَاعِقِ۔ حَذَرَ۔ اَلْ۔ مَوْتِ۔

میں۔ کان (جمع)۔ اپنے۔ سے۔ ×۔ بجلی کی کڑک۔ ڈر۔ ×۔ موت

وَ۔ اللّٰهُ۔ مُحِيْطٌ۔ بِ۔ اَلْ۔ كٰفِرِيْنَ۔

اور۔ اللہ۔ احاطہ کیے ہوئے۔ ساتھ۔ ×۔ کافر (جمع)

يَكَادُ۔ اَلْ۔ بَرْقُ۔ يَخْطَفُ۔ اَبْصَارَ۔ هُمْ۔

قریب ہے۔ ×۔ بجلی کی چمک۔ اُچک لے۔ بینائیاں۔ اُن کی۔

رسالت کی دلیل منکروں کو دھمکی اور مومنوں کو خوش خبری

۲۳- وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
اور اگر تم کو کچھ شک ہے اس کلام کی نسبت جو اتارا ہم نے
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص
اپنے بندے پر تو پھر لے آؤ ایک سورت اس جیسی
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اور بلالو اپنے حمائتیوں کو سوائے
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اللہ کے اگر تم سچے ہو۔
۲۴- فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ
تو بچو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی
وَالْحِجَارَةُ ج اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝
اور پتھر ہیں۔ اور جو کافروں کے واسطے تیار کی گئی ہے۔
۲۵- وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور خوشخبری سنا دیجئے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے
اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
کہ ان کے واسطے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے
الْاَنْهٰرُ ط كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ
نہریں بہتی ہیں۔ جب ان کو وہاں کا کوئی بھی
ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ
کھانے کو ملے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو

وَ۔ اِنْ۔ كُنْتُمْ۔ فِيْ۔ رَيْبٍ۔ مِنْ۔ مَا۔ نَزَّلْنَا۔ عَلٰى۔
اور۔ اگر۔ تم ہو۔ میں۔ شک۔ سے۔ جو۔ اتارا ہم نے۔ اوپر۔
عَبْدِ۔ نَا۔ فَ۔ اِئْتُوْا۔ بِ۔ سُوْرَةٍ۔ مِنْ۔ مِثْلِ۔ هٖ
بندہ۔ اپنے۔ پس۔ لاؤ تم۔ ×۔ سورت۔ سے۔ مانند۔ اس کے۔
وَ۔ اُدْعُوْا۔ شُهَدَاءَ۔ كُمْ۔ مِنْ۔ دُوْنِ۔
اور۔ بلا لو۔ گواہ حمائتی۔ تم۔ سے۔ سوائے۔
اَللّٰهِ۔ اِنْ۔ كُنْتُمْ۔ صٰدِقِيْنَ۔
اللہ۔ اگر۔ تم ہو۔ سچے۔
فَ۔ اِنْ۔ لَمْ۔ تَفْعَلُوْا۔ وَلَنْ۔ تَفْعَلُوْا۔
پھر۔ اگر۔ نہ۔ کیا تم نے۔ اور۔ ہرگز نہ۔ کر سکو گے۔
فَ۔ اِتَّقُوْا۔ اَلْ۔ نَارَ۔ اَلَّتِيْ۔ وَقُوْدُ۔ هَا۔ اَلْ۔ نَاسُ۔
پس۔ بچو تم۔ ×۔ آگ۔ (مؤنث)۔ ایندھن۔ اس کا۔ ×۔ آدمی۔
وَ۔ اَلْ۔ حِجَارَةُ۔ اُعِدَّتْ۔ لِ۔ اَلْ۔ كٰفِرِيْنَ۔
اور۔ ×۔ پتھر (جمع)۔ تیار کی گئی۔ واسطے۔ ×۔ کافر (جمع)
وَ۔ بَشِّرْ۔ اَلَّذِيْنَ۔ اٰمَنُوْا۔ وَ۔ عَمِلُوْا۔ اَلْ۔ صّٰلِحٰتِ۔
اور۔ تو خوشخبری دے۔ جو لوگ۔ ایمان لائے۔ اور۔ کام کیے۔ ×۔ اچھے۔
اَنَّ۔ لَ۔ هُمْ۔ جَنّٰتٍ۔ تَجْرِيْ۔ مِنْ۔ تَحْتِ۔ هَا۔
یہ کہ۔ واسطے۔ اُن کے۔ باغ۔ بہتی ہیں۔ سے۔ نیچے۔ اُن کے۔
اَلْ۔ اَنْهٰرُ۔ كُلَّمَا۔ رُزِقُوْا۔ مِنْ۔ هَا۔ مِنْ۔
×۔ نہریں۔ جب کبھی۔ رزق دیے جائیں گے۔ سے۔ ان۔ سے۔
ثَمَرَةٍ۔ رِزْقًا۔ قَالُوْا۔ هٰذَا۔ اَلَّذِيْ۔
پھل۔ رزق۔ کہیں گے۔ یہ۔ وہی۔

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

پہلے تھے تاکہ تم اس کی نافرمانی سے بچو۔

۲۲۔ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

وہ جس نے تمھارے واسطے زمین کو فرش بنایا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءًۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

اور آسمان کو چھت اور اُتارا آسمان سے

مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

پانی پھر نکالے اُس سے میوے

رِزْقًا لَّكُمْۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

تمھارے کھانے کیلیے۔ سو نہ ٹھیراؤ اللہ کے مقابل

وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور تم جانتے ہو سمجھتے ہو۔

قَبْلِ ۔ كُمْ ۔ لَعَلَّ ۔ كُمْ ۔ تَتَّقُوْنَ ۔

پہلے ۔ تم ۔ تاکہ ۔ تم ۔ تم سب بچو ۔

اَلَّذِىْ جَعَلَ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ اَلْ ۔ اَرْضَ ۔ فِرَاشًا ۔

جو ۔ بنایا ۔ واسطے تمھارے ۔ × ۔ زمین ۔ فرش ۔

وَ ۔ اَلْ ۔ سَمَآءَ ۔ بِنَآءً ۔ وَ ۔ اَنْزَلَ ۔ مِنْ ۔ اَلْ ۔ سَمَآءِ ۔

اور ۔ × ۔ آسمان ۔ چھت ۔ اور ۔ اتارا ۔ سے ۔ × ۔ آسمان ۔

مَآءً ۔ فَ ۔ اَخْرَجَ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ مِنْ ۔ اَلْ ۔ ثَمَرٰتِ ۔

پانی ۔ پھر ۔ نکالا ۔ سے ۔ اُس ۔ سے ۔ × ۔ پھل (جمع)

رِزْقًا ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ فَ ۔ لَا ۔ تَجْعَلُوْا ۔ لِ ۔ اَللّٰهِ ۔ اَنْدَادًا ۔

رزق ۔ واسطے تم ۔ پھر ۔ نہ ۔ بناؤ تم ۔ واسطے اللہ ۔ شریک (جمع)

وَ ۔ اَنْتُمْ ۔ تَعْلَمُوْنَ ۔

اور ۔ تم ۔ جانتے ہو ۔

اوپر تین قسم کے لوگوں یعنی مومن ۔ کافر اور منافق کا بیان ہو چکا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا مخاطب کرکے وہ کام بتاتے ہیں کہ جس کے سمجھانے کے لیے یہ پاک کتاب اُتری ہے۔ اس کے دو اصول ہیں۔ توحید اور تصدیق رسالت۔ یہاں توحید کی تلقین یوں کی گئی ہے کہ اے بنی نوع انسان تم اسی پروردگار کی بندگی کرو جو تمھارا اور تم سے پہلوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ جس نے تمھاری ضروریات مہیا کرنے کے لیے زمین۔ آسمان اور پانی بنائے اور پھر ان تینوں کے ذریعہ سے طرح طرح کی لذیذ و مقوی خوراک اور میوے پیدا کیے ہیں۔ اور تمھیں یہ سب باتیں بخوبی معلوم ہیں۔ تو پھر ایسا نہ کرو کہ اس پاک ذات کے ساتھ کوئی شریک اور اس کا ہم پایہ بنا لو۔

توحید کی اس تعلیم کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ کیونکہ یہی دین کی اصل ہے۔ اس کو درست کرلیں گے تو قرآن مجید کی باقی تعلیم سے فائدہ ہوگا ورنہ نہیں۔ یہاں تین باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ عبادت خاص اللہ کا حق ہے۔ دوم یہ کہ وہی تمھارا اور تم سے پہلوں کا خالق ہے۔ سوم یہ کہ صرف اسی کی خالص عبادت سے پرہیزگاری حاصل ہوسکتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا نام جپنا ، مشکل کے وقت پکارنا ۔ اس کی نذر ماننا۔ ایسی تعظیم کرنا جو صرف اللہ کے لیے مقرر ہے سب ناجائز باتیں ہیں۔ ان سے بچنا چاہیے۔

اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
کہ یہ مثال موقع کی ہے اُن کے رب کیطرف سے۔ اور وہ لوگ جو
كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
کافر ہیں سو کہتے ہیں کہ اس حقیر مثال سے اللہ کا کیا مطلب
بِھٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ
تھا۔ گمراہ کرتا ہے اللہ اس مثال کی وجہ سے بہتوں کو اور
يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ
ہدایت کرتا ہے بہتوں کو۔ اور گمراہ نہیں کرتا اس مثل سے
اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ
مگر بدکاروں کو۔

۲۷۔ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
جو توڑتے ہیں اس معاہدہ کو جو اللہ کے ساتھ
مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ
کر چکے تھے۔ اور قطع کرتے ہیں ان تعلقات کو
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
جن کو اللہ تعالیٰ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے اور
يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ
ملک میں فساد کرتے ہیں۔
اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
یہی لوگ ہیں خسارہ میں پڑنے والے۔

اَنَّ ۔ ہٗ ۔ اَلْ ۔ حَقُّ ۔ مِنْ ۔ رَبِّ ۔ ھِمْ ۔ وَ ۔ اَمَّا ۔ اَلَّذِيْنَ ۔
کہ ۔ وہ ۔ × ۔ سچ ۔ سے ۔ رب ۔ ان کے ۔ اور لیکن ۔ جو لوگ ۔
كَفَرُوْا ۔ فَ ۔ يَقُوْلُوْنَ ۔ مَاذَا ۔ اَرَادَ ۔ اَللّٰهُ ۔
کافر ہوئے ۔ سو ۔ کہتے ہیں ۔ کیا ۔ چاہا ۔ اللہ ۔
بِ ۔ ھٰذَا ۔ مَثَلًا ۔ يُضِلُّ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ كَثِيْرًا ۔ وَ ۔
سے ۔ اس ۔ مثال ۔ گمراہ کرتا ہے ۔ سے ۔ اس ۔ بہتوں کو ۔ اور
يَهْدِىْ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ كَثِيْرًا ۔ وَ ۔ مَا ۔ يُضِلُّ ۔ بِ ۔ هٖ ۔
ہدایت کرتا ہے ۔ سے ۔ اس ۔ بہتوں کو ۔ اور نہیں ۔ گمراہ کرتا ۔ سے ۔ اس ۔
اِلَّا ۔ اَلْ ۔ فَاسِقِيْنَ ۔
مگر ۔ × ۔ نافرمانی کرنے والے ۔
اَلَّذِيْنَ ۔ يَنْقُضُوْنَ ۔ عَهْدَ ۔ اَللّٰهِ ۔
جو ۔ توڑتے ہیں ۔ معاہدہ ۔ اللہ کا ۔
مِنْ ۔ بَعْدِ ۔ مِيْثَاقِ ۔ هٖ ۔ وَ ۔ يَقْطَعُوْنَ ۔ مَا ۔
سے ۔ بعد ۔ مضبوط کرنا ۔ اس کا ۔ اور ۔ کاٹتے ہیں ۔ جو ۔
اَمَرَ ۔ اَللّٰهُ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ اَنْ ۔ يُوْصَلَ ۔ وَ ۔
حکم دیا ۔ اللہ ۔ کا ۔ اس ۔ یہ کہ ۔ جوڑا جائے ۔ اور ۔
يُفْسِدُوْنَ ۔ فِىْ ۔ اَلْ ۔ اَرْضِ ۔
فساد پھیلاتے ہیں ۔ میں ۔ × ۔ زمین ۔
اُولٰۗىِٕكَ ۔ ھُمْ ۔ اَلْ ۔ خٰسِرُوْنَ ۔
یہی ہیں ۔ وہ لوگ ۔ × ۔ نقصان اٹھانے والے ۔

جب منکرین چھوٹی سی سورت بھی اس کلام الٰہی جیسی نہ لا سکے تو انھوں نے ایک اور دلیل سے اسے کلام بشری ثابت کرنے کی کوشش کی۔ وہ یہ کہ اگر یہ کلام خداوند عالم جیسی بزرگ ہستی کا ہوتا تو اس میں مچھر اور مکڑی جیسی ذلیل چیزوں کا ذکر نہ ہوتا۔ اس کا یہاں یہ جواب دیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرتا ہے تو اس

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ
جو ہم کو اس سے پہلے ملا تھا۔ اور ملتی جلتی چیزیں
مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ
اُن کے سامنے آئیں گی۔ اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ
مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
بیویاں ہونگی اور اس بہشت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

رُزِقْنَا ۔ مِنْ ۔ قَبْلُ ۔ وَ ۔ اُتُوْا ۔ بِ ۔ هٖ ۔
رزق دیے گئے ہم ۔ سے ۔ پہلے ۔ اور ۔ دیے جائیں ۔ ۔ ۔ وہ ۔
مُتَشَابِهًا ۔ وَ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ فِيْ ۔ هَا ۔ اَزْوَاجٌ ۔
ملتے جلتے ۔ اور ۔ واسطے ۔ اُنکے ۔ میں ۔ اُن ۔ بیویاں ۔
مُطَهَّرَةٌ ۔ وَ ۔ هُمْ ۔ فِيْ ۔ هَا ۔ خٰلِدُوْنَ ۔
پاکیزہ ۔ اور ۔ وہ ۔ میں ۔ اُس ۔ ہمیشہ رہنے والے ۔

رسالت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمھیں اس کلام کی سچائی میں شک ہے اور تمھارا خیال یہ ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے نہیں اور محض انسانی دماغ کی بناوٹ ہے تو اس کا فیصلہ بہت آسان ہے۔ تم بھی عربی زبان داں ہو۔ تم میں بہت نامی شاعر۔ ادیب۔ اور فصحار و بلغار موجود ہیں۔ زیادہ نہیں اس کی ایک سُورت کم سے کم تین چار آیتوں کی ہی بنا لاؤ۔ اور اس کام میں اللہ کے سوائے تمھارے جتنے معبود ہیں ان سے بھی مدد مانگ لو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور یقیناً نہیں کر سکوگے تو چاہیے کہ سچائی کے انکار سے باز آؤ۔ اور دوزخ کی آگ سے ڈرو۔ یہ دعویٰ قرآن مجید کا اب بھی موجود ہو جس کا جی چاہے میدان میں آئے۔ ورنہ اللہ کی وعید سے ڈرے اور اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے بچائے۔

اس آیت میں منکروں کے لیے وعید تھی۔ آگے ماننے والوں کو بہشت کی خوش خبری دی ہے۔ اور اس کی نعمتیں بیان کی ہیں جنت کے میوے دنیا کے میووں سے شکل میں ملتے جلتے ہوں گے۔ بہشتی انھیں دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو وہی ہیں جو ہم اس سے پہلے کھا چکے ہیں۔ اور چیزیں بھی باہم کر ملتی جلتی اُن کے سامنے آئیں گی۔ مگر دنیا کی چیزوں اور بہشت کی چیزوں کی لذت میں زمین آسمان کا فرق ہوگا۔

ضرب الامثال کی تحقیق

۲۶۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ
بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ بیان کر دے
مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ
کوئی مثال خواہ مچھر کی ہو خواہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہو۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ
سو جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں وہ یقین کریں گے

اِنَّ ۔ اللّٰهَ ۔ لَا ۔ يَسْتَحْيٖ ۔ اَنْ ۔ يَضْرِبَ ۔
بیشک ۔ اللہ ۔ نہیں ۔ شرماتا ۔ یہ کر ۔ وہ بیان کرے ۔
مَثَلًا ۔ مَا ۔ بَعُوْضَةً ۔ فَ ۔ مَا ۔ فَوْقَ ۔ هَا ۔
مثال ۔ کوئی ۔ مچھر ۔ خواہ ۔ جو ۔ اوپر ۔ اس کے ۔
فَ ۔ اَمَّا ۔ الَّذِيْنَ ۔ اٰمَنُوْا ۔ فَ ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔
پس ۔ لیکن ۔ جو لوگ ۔ ایمان لائے ۔ سو ۔ جان لیتے ہیں ۔

جَمِیۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ
ہے۔ پھر اس نے قصد کیا آسمان کی طرف
فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ
سو ٹھیک کر دیا اُن کو سات آسمان ۔ اور خدا تعالیٰ
بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۲۹
ہر ایک چیز سے خبردار ہے۔

جَمِیۡعًا ۔ ثُمَّ ۔ اِسۡتَوٰی ۔ اِلَی ۔ اَلۡ ۔ سَمَاءِ ۔
تمام ۔ پھر ۔ اس نے قصد کیا ۔ طرف ۔ × ۔ آسمان ۔
فَ ۔ سَوّٰی ۔ هُنَّ ۔ سَبۡعَ ۔ سَمٰوٰتٍ ۔ وَ ۔ هُوَ ۔
پھر ۔ درست بنا دیا ۔ اُن کو ۔ سات ۔ آسمان ۔ اور ۔ وہ ۔
بِ ۔ كُلِّ ۔ شَیۡءٍ ۔ عَلِیۡمٌ ۔
ساتھ ۔ ہر ۔ چیز ۔ جاننے والا ۔

انسان کو چاہیے کہ اپنی پیدائش ۔ زندگی اور موت پر غور کرے کہ کس طرح ان کا دارومدار خالق حقیقی کے دستِ قدرت میں ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرے کہ کس طرح انسان کو زمین و آسمان سے قسم قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔ اوّل سے آخر تک انسان ہر حالت اور ہر حاجت میں خدا کی رحمت کا محتاج ہے ۔ اس پر بھی کفر کرنا اور نافرمانی سے کام لینا کس قدر تعجب کی بات ہے ۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی پہلی زندگی یعنی عدم سے وجود میں آنے پر غور کر کے موت کے بعد دوسری زندگی یعنی آخرت کی زندگی کا یقین کرے اور سمجھے کہ اس کی ہر حالت کی خبر خدا تعالیٰ کو ہے اور ایک روز اس کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے ۔

انسان کا زمین میں خدا کا نائب مقرر ہونا

۳۰۔ وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیۡ
اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں
جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً ؕ
زمین میں اپنا نائب مقرر کرنے والا ہوں ۔
قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ
(تو) انھوں نے کہا کیا تو زمین میں اُس انسان کو پیدا کریگا جو اس میں
فِیۡهَا وَیَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ
فساد کرے گا اور خون بہائے گا ۔ اور ہم تیری
نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ
تعریف بیان کرتے ہیں اور تیری ذاتِ پاک کو یاد کرتے ہیں ۔

وَ ۔ اِذۡ ۔ قَالَ ۔ رَبُّ ۔ كَ ۔ لِ ۔ اَلۡ ۔ مَلٰئِكَةِ ۔ اِنِّیۡ ۔
اور ۔ جب ۔ کہا ۔ رب ۔ تیرے ۔ کو ۔ × ۔ فرشتوں ۔ کہ میں ۔
جَاعِلٌ ۔ فِیۡ ۔ اَلۡ ۔ اَرۡضِ ۔ خَلِیۡفَةً ۔
مقرر کرنیوالا ہوں ۔ میں ۔ × ۔ زمین ۔ نائب ۔
قَالُوۡا ۔ اَ ۔ تَجۡعَلُ ۔ فِیۡ ۔ هَا ۔ مَنۡ ۔ یُفۡسِدُ ۔
انھوں نے کہا ۔ کیا ۔ تو مقرر کریگا ۔ میں ۔ اُس ۔ اُس کو ۔ جو فساد کرے گا ۔
فِیۡ ۔ هَا ۔ وَ ۔ یَسۡفِكُ ۔ اَلۡ ۔ دِمَاءَ ۔ وَ ۔ نَحۡنُ ۔
میں ۔ اُس ۔ اور ۔ بہائے گا ۔ × ۔ خون (جمع) ۔ اور ۔ ہم ۔
نُسَبِّحُ ۔ بِ ۔ حَمۡدِ ۔ كَ ۔ وَ ۔ نُقَدِّسُ ۔ لِ ۔ كَ
خوبیاں بیان کرتے ہیں ۔ ساتھ ۔ تعریف ۔ تیری ۔ اور ۔ پاکی بیان کرتے ہیں ۔ واسطے ۔ تیرے ۔

میں کوئی شرم یا عار کی بات نہیں کہ کسی حقیقت کے سمجھانے کے لیے حقیر سے حقیر چیز کی مثال دی جائے۔ کسی چیز کی بیدگمزوری اور بودا پن کی مثال کے لیے مچھر اور مکڑی سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ ایماندار لوگ ایسی مثال سن کر نصیحت میں غور کرتے ہیں۔ اسے سمجھتے ہیں اور اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے انکار حق کی راہ اختیار کی ہے وہ اپنی کج فہمی سے ہدایت نہیں پا سکتے۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ وہ انہی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہو گئے ہیں۔ فاسقوں کے کام آیت ۲۷ میں بتائے گئے ہیں۔ عہد سے وہ اقرار مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے روز تمام بنی نوع انسان سے اپنے رب ہونے کا لیا تھا جس کا ذکر سورۂ اعراف کے رکوع ۲۱ میں ہے۔ ایک اور عہد کا ذکر سورۂ آل عمران کے رکوع ۹ میں ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے پیدائش کے روز ان کی امتوں سمیت اقرار کروایا تھا۔ کہ جب کوئی رسول (مراد اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) ایسا آوے جو اس کتاب کی تصدیق کرتا ہو جو تمھارے پاس ہو تو اس پر ایمان لائیں اور دین میں اس کی مدد کریں۔ اس بات کو سب نے قبول کیا۔ اس لیے جو اللہ کے اس عہد کو توڑتے ہیں وہی نافرمان ہیں۔ جاننا چاہیے کہ دنیا میں صرف پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے پیغمبر آئے ہیں جو تمام ادیان سابقہ کی اصل کو حق مانتے ہیں اور ہر ایک قوم میں خدا کے پیغمبروں کا آنا تسلیم کرتے ہیں۔ نافرمانوں کا دوسرا کام یہ ہے کہ وہ آپس کے میل ملاپ اور تعلق کو کاٹتے ہیں جس کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔ ہر ایک سے اس کے حق کے مطابق احسان اور بھلائی کرنا۔ اس میں رشتہ دار۔ ہم مذہب۔ اہل ملک۔ نوع انسان کے تمام افراد خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں سب آ گئے۔ نافرمانوں کی ایسی حرکتوں سے ملک میں فساد برپا ہوتا ہے۔

آخرت کی زندگی

۲۸۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ

کیونکر ناشکری کرتے ہو اللہ کی حالانکہ تم بے جان

اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

تھے سو اس نے تم کو جاندار کیا۔ پھر وہ تمکو مارے گا پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

زندہ کرے گا تم کو پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۹۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمھارے واسطے سب کچھ جو زمین میں

كَيْفَ ۔ تَكْفُرُوْنَ ۔ بِ ۔ اللّٰهِ ۔ وَ ۔ كُنْتُمْ ۔

کیونکر ۔ ناشکری کرتے ہو ۔ ساتھ ۔ اللہ ۔ اور ۔ تم تھے ۔

اَمْوَاتًا ۔ فَ ۔ اَحْيَا ۔ كُمْ ۔ ثُمَّ ۔ يُمِيْتُ ۔ كُمْ ۔ ثُمَّ ۔

مردہ ۔ پھر ۔ اس نے زندہ کیا ۔ تم کو ۔ پھر ۔ وہ مارے گا ۔ تم کو ۔ پھر ۔

يُحْيِيْ ۔ كُمْ ۔ ثُمَّ ۔ اِلَىٰ ۔ هِ ۔ تُرْجَعُوْنَ ۔

وہ زندہ کریگا ۔ تم کو ۔ پھر ۔ طرف ۔ اس کے ۔ تم لوٹائے جاؤ گے ۔

هُوَ ۔ الَّذِيْ ۔ خَلَقَ ۔ لِ ۔ كُمْ ۔ مَا ۔ فِيْ ۔ الْ ۔ اَرْضِ ۔

وہ ۔ جس نے ۔ پیدا کیا ۔ واسطے تمھارے ۔ جو ۔ میں ۔ ۔ زمین ۔

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ
زمینوں کے پوشیدہ حالات خوب جانتا ہوں
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
اور جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝
تم چھپاتے ہو۔

غَيْبَ ۔ اَلْ ۔ سَمٰوٰتِ ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ اَرْضِ ۔
پوشیدہ باتیں ۔ × ۔ آسمان (جمع) اور ۔ × ۔ زمین ۔
وَ ۔ اَعْلَمُ ۔ مَا ۔ تُبْدُوْنَ ۔ وَ ۔ مَا ۔
اور ۔ جانتا ہوں ۔ جو کچھ ۔ تم ظاہر کرتے ہو ۔ اور ۔ جو ۔
كُنْتُمْ ۔ تَكْتُمُوْنَ ۔
تم ہو ۔ چھپاتے ہو ۔

۲۔ ابلیس کی سرکشی

۳۴۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا ۔
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ
اس نے انکار کیا اور غرور کیا اور وہ
الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافر ہو گیا ۔

وَ ۔ اِذْ ۔ قُلْنَا ۔ لِ ۔ اَلْ ۔ مَلٰٓئِكَةِ ۔ اُسْجُدُوْا ۔
اور ۔ جب ۔ ہم نے کہا ۔ کو ۔ × ۔ فرشتے ۔ تم سجدہ کرو
لِ ۔ اٰدَمَ ۔ فَ ۔ سَجَدُوْا ۔ اِلَّآ ۔ اِبْلِيْسَ ۔
کو ۔ آدم ۔ پس ۔ انھوں نے سجدہ کیا ۔ مگر (سوائے) ۔ ابلیس ۔
اَبٰى ۔ وَ ۔ اِسْتَكْبَرَ ۔ وَ ۔ كَانَ ۔ مِنَ ۔
اس نے انکار کیا ۔ اور ۔ اس نے غرور کیا ۔ اور ۔ ہو گیا ۔ سے ۔
اَلْ ۔ كٰفِرِيْنَ ۔
× ۔ کافر (جمع)

۳۔ آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوع

۳۵۔ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ
اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں
زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا
جنت میں رہا کرو اور تم جہاں سے چاہو
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا
بافراغت کھاؤ اور اس درخت کے
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
قریب نہ جانا کہ تم ظالموں میں

وَ ۔ قُلْنَا ۔ يَا ۔ اٰدَمُ ۔ اُسْكُنْ ۔ اَنْتَ ۔ وَ ۔
اور ۔ ہم نے کہا ۔ اے ۔ آدم ۔ تو رہ ۔ تو ۔ اور ۔
زَوْجُ ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ جَنَّةَ ۔ وَ ۔ كُلَا ۔ مِنْ ۔ هَا ۔
بیوی ۔ تیری ۔ × ۔ جنت ۔ اور تم دونوں کھاؤ ۔ سے ۔ اس ۔
رَغَدًا ۔ حَيْثُ ۔ شِئْتُمَا ۔ وَ ۔ لَا ۔ تَقْرَبَا ۔
بافراغت ۔ جہاں سے ۔ تم دونوں چاہو ۔ اور ۔ نہ ۔ قریب جاؤ ۔
هٰذِهِ ۔ اَلْ ۔ شَجَرَةَ ۔ فَ ۔ تَكُوْنَا ۔
اس ۔ × ۔ درخت ۔ پس ۔ ہو جاؤ گے ۔

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

کہا میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

قَالَ ۔ اِنِّیْ ۔ اَعْلَمُ ۔ مَا ۔ لَا ۔ تَعْلَمُوْنَ ۔

کہا ۔ تحقیق میں ۔ جانتا ہوں ۔ جو ۔ نہیں ۔ تم جانتے ہو ۔

۱۔ صلاحیت خلافت کے لیے آدم کو ہر چیز کا علم دیا گیا

۳۱۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے

وَ ۔ عَلَّمَ ۔ اٰدَمَ ۔ الْ ۔ اَسْمَآءَ ۔ كُلَّ ۔ هَا ۔

اور ۔ اُس نے سکھائے ۔ آدم کو ۔ × ۔ نام (جمع) ۔ تمام ۔ وہ ۔

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ

پھر اُن (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور کہا

ثُمَّ ۔ عَرَضَ ۔ هُمْ ۔ عَلَى ۔ الْ ۔ مَلٰٓئِكَةِ ۔ فَ ۔ قَالَ ۔

پھر ۔ پیش کیا ۔ اُن کو ۔ اوپر ۔ × ۔ فرشتے (جمع) ۔ پھر ۔ کہا ۔

اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ

مجھے ان کے نام بتلاؤ۔

اَنْۢبِـُٔوْا ۔ نِیْ ۔ بِ ۔ اَسْمَآءِ ۔ هٰٓؤُلَآءِ ۔

بتاؤ ۔ مجھ کو ۔ × ۔ نام (جمع) ۔ اُن کے ۔

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

اگر ہو تم سچے

اِنْ ۔ كُنْتُمْ ۔ صٰدِقِیْنَ ۔

اگر ۔ ہو تم ۔ سچے ۔

۳۲۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

انھوں نے کہا تو پاک ہے۔ جتنا علم تونے ہمیں بخشا

قَالُوْا ۔ سُبْحَانَ ۔ كَ ۔ لَا ۔ عِلْمَ ۔ لَنَا ۔

انھوں نے کہا ۔ پاک ہے ۔ تو ۔ نہیں ۔ علم ۔ ہم کو ۔

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ یقیناً تو ہی

اِلَّا ۔ مَا ۔ عَلَّمْتَ ۔ نَا ۔ اِنَّ ۔ كَ ۔ اَنْتَ ۔

مگر ۔ جو ۔ تونے سکھایا ۔ ہمکو ۔ یقیناً ۔ تو ۔ تو ہی ۔

الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ○

جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

الْ ۔ عَلِیْمُ ۔ الْ ۔ حَكِیْمُ ۔

× ۔ جاننے والا ۔ × ۔ حکمت والا ۔

۳۳۔ قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ

خدا نے کہا اے آدم ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دے۔

قَالَ ۔ یَا ۔ اٰدَمُ ۔ اَنْۢبِئْ ۔ هُمْ ۔ بِ ۔ اَسْمَآءِ ۔ هِمْ ۔

اُس نے کہا ۔ اے ۔ آدم ۔ تو بتا دے ۔ ان کو ۔ × ۔ نام (جمع) ۔ ان کے ۔

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ

جب آدم نے اُن کو اُن چیزوں کے نام بتا دیے تو خدا نے کہا

فَ ۔ لَمَّا ۔ اَنْۢبَاَ ۔ هُمْ ۔ بِ ۔ اَسْمَآءِ ۔ هِمْ ۔ قَالَ ۔

پس ۔ جب ۔ بتلا دیے اُس نے ۔ اُنکو ۔ × ۔ نام (جمع) ۔ ان کے ۔ اس نے کہا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ

کیا میں نے تم کو نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور

اَ ۔ لَمْ ۔ اَقُلْ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ اِنِّیْ ۔ اَعْلَمُ ۔

کیا ۔ نہیں ۔ میں نے کہا ہے ۔ تم ۔ کہ میں ۔ جانتا ہوں ۔

يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ

تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے (اس کی پیروی کرنا)

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

جس نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ○

وہ غمگین ہوں گے۔

۳۹۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

جھٹلایا وہی لوگ آگ والے (دوزخی) ہیں۔ وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ○ۧ

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَأْتِيَنَّ ۔ كُمْ ۔ مِنِّي ۔ هُدًى ۔ فَ ۔ مَنْ ۔ تَبِعَ

آئے ۔ تمھارے پاس میری طرف سے ۔ ہدایت ۔ پس ۔ جو جس نے ۔ پیروی کی ۔

هُدَايَ ۔ فَ ۔ لَا ۔ خَوْفٌ ۔ عَلَى ۔ هِمْ ۔ وَ ۔ لَا ۔

میری ہدایت ۔ پس نہیں ۔ ڈر ۔ پر ۔ اُن ۔ اور ۔ نہ ۔

هُمْ ۔ يَحْزَنُونَ ۔

وہ ۔ غمگین ہوں گے ۔

وَ ۔ الَّذِينَ ۔ كَفَرُوا ۔ وَ ۔ كَذَّبُوا ۔ بِ ۔ آيَاتِنَا ۔

اور ۔ جنھوں نے ۔ انکار کیا انھوں نے ۔ اور جھٹلایا انھوں نے ۔ کو ۔ ہماری آیتوں ۔

أُولَٰئِكَ ۔ أَصْحَابُ ۔ الْ ۔ نَارِ ۔ هُمْ ۔

وہی ہیں ۔ ساتھی (والے) ۔ ۔ آگ (دوزخ) ۔ وہ ۔

فِيهَا ۔ خَالِدُونَ ۔

اس میں ۔ وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اُس نے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ انسان کے لیے پیدا کیا ہے۔ اب یہاں آدمؑ کی پیدائش کا قصہ بیان کر کے بتایا ہے کہ کس طرح بنی نوع انسان دنیا میں خدا کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اس ارادے کی اطلاع جب فرشتوں کو دی۔ تو وہ حیران ہوئے کہ ہم جیسے مطیع اور فرماں برداروں کو چھوڑ کر جو ہر وقت خدا کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ انسان جیسی شریر مخلوق کو یہ منصب کیوں دیا جاتا ہے (انسان کی خصلت کا علم خدا نے ان کو دیدیا ہوگا) فرشتوں نے اپنے خیال کا اظہار دریافتِ حقیقت کے لیے کیا نہ کہ بطور اعتراض کیا۔ تو اللہ نے فرمایا۔ انسان کے پیدا کرنے میں جو حکمت ہے وہ ہم ہی خوب جانتے ہیں۔ تمھیں معلوم نہیں ورنہ تم اس کی خلافت اور فضیلت میں شبہ نہ کرتے۔

۱۔ پھر جب آدمؑ کو تعلیم الٰہی سے دنیا کی ہر چیز کی حقیقت اور خاصیت معلوم ہوگئی اور وہ اپنے علمی کمال کے باعث دنیا کی حکومت کے لائق ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ان اشیاء کی ماہیت دریافت کی۔ تو وہ اس کے بتلانے سے عاجز رہے۔ مگر آدمؑ نے اپنی فطری صلاحیت اور تعلیم الٰہی کے باعث فوراً سب کچھ بتا دیا۔

۲۔ اس پر آدمؑ کی برتری کا اعتراف کرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ سب فرشتے آدمؑ کو سجدہ کریں جیسا کہ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○
(داخل) ہو جاؤ۔

مِنْ ۔ اَلْ ۔ ظٰلِمِيْنَ ۔
سے ۔ × ۔ ظالم (جمع)

۴۔ آدم کی لغزش، قصور کا اقرار اور توبہ کا قبول ہونا

۳۶۔ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا
پھر شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا۔

فَ ۔ اَزَلَّ ۔ هُمَا ۔ اَلْ ۔ شَيْطٰنُ ۔ عَنْ ۔ هَا ۔
پس ۔ لغزش دی ۔ اُن کو ۔ × ۔ شیطان نے ۔ سے ۔ اُس ۔

فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص وَ
اور جس (راحت و آرام) میں وہ تھے اس سے اُن کو نکلوا دیا ۔ اور

فَ ۔ اَخْرَجَ ۔ هُمَا ۔ مِنْ ۔ مَا ۔ كَانَا ۔ فِيْ ۔ هِ ۔ وَ ۔
پس ۔ نکال دیا ۔ اُن کو ۔ سے ۔ جو (جہاں) ۔ وہ تھے ۔ میں ۔ اُس ۔ اور ۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
ہم نے کہا تم اُترو ۔ تم ایک دوسرے کے

قُلْنَا ۔ اِهْبِطُوْا ۔ بَعْضُ ۔ كُمْ ۔ لِ ۔ بَعْضٍ ۔
ہم نے کہا ۔ تم اُترو ۔ ایک ۔ تمہارا ۔ کا ۔ دوسرے ۔

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ
دشمن ہو اور تمہارے لیے زمین میں ایک مقررہ وقت تک

عَدُوٌّ ۔ وَ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ فِيْ ۔ اَلْ ۔ اَرْضِ ۔ مُسْتَقَرٌّ ۔
دشمن ۔ اور ۔ واسطے تمہارے ۔ میں ۔ × ۔ زمین ۔ ٹھہرنا ۔

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○
ٹھکانا ہے اور سامانِ زندگی (برتنا) ہے۔

وَ ۔ مَتَاعٌ ۔ اِلٰى ۔ حِيْنٍ ۔
اور ۔ سامانِ زندگی ۔ تک ۔ وقتِ مقررہ ۔

۳۷۔ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
پھر آدم نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں۔

فَ ۔ تَلَقّٰى ۔ اٰدَمُ ۔ مِنْ ۔ رَبِّ ۔ هٖ ۔ كَلِمٰتٍ ۔
پس ۔ حاصل کیے ۔ آدم نے ۔ سے ۔ رب ۔ اپنے ۔ کچھ کلمے ۔

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
پھر اللہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ یقیناً وہ توبہ قبول کرنیوالا

فَ ۔ تَابَ ۔ عَلٰى ۔ هِ ۔ اِنَّ ۔ هٗ ۔ هُوَ ۔ اَلْ ۔ تَوَّابُ ۔
پھر ۔ متوجہ ہوا ۔ طرف ۔ اس کے ۔ بیشک ۔ وہ ۔ وہی ۔ × ۔ توبہ قبول کرنیوالا ۔

الرَّحِيْمُ ○
(اور) مہربان ہے۔

اَلْ ۔ رَحِيْمُ ۔
× ۔ مہربان ۔

۵۔ وحی خداوندی کی ہدایت اور انسان کی کامیابی اور نامرادی کا قانون

۳۸۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا
ہم نے کہا تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ پھر جب بھی

قُلْنَا ۔ اِهْبِطُوْا ۔ مِنْ ۔ هَا ۔ جَمِيْعًا ۔ فَ ۔ اِمَّا ۔
ہم نے کہا ۔ تم اُترو ۔ سے ۔ اس ۔ سب کے سب ۔ پس ۔ جب کبھی ۔

اور ہادیانِ دین شریعتِ الٰہی کی تبلیغ کریں۔ تو اس وقت انسان کے لیے دو راہیں ہوں گی۔ یعنی جو کوئی اس ہدایت کی پیروی کرے گا اس کے لیے کامیابی اور سعادت ہو گی۔ اور وہ غم اور خوف سے دوچار نہ ہو گا۔ مگر جو کوئی اس سے انکار کرے گا اور پیغامِ الٰہی کو جھٹلائے گا اس کا انجام ہلاکت اور دائمی عذاب ہو گا۔

بنی اسرائیل سے خطاب

حضرت آدمؑ کے اس دنیا میں آباد ہونے کے ساتھ ہی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی تھی، وحی الٰہی کی ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا۔ چنانچہ اس ضمن میں پچھلے چار رکوعوں میں عام انسانوں سے خطاب تھا جس میں توحید، نبوت اور معاد کی حقیقت سمجھائی گئی ہے۔ اطاعت و سرکشی کے نتائج اور سعادت و شقاوت کے ہمہ گیر اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اب یہاں سے خطاب ایک خاص قوم۔ بنی اسرائیل۔ کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ جو کتاب اللہ کے سب سے بڑے حامل سمجھے جاتے تھے۔ اس سے ان کی اصلاح کے علاوہ تذکیر کے سلسلہ میں ان کے احوال بطور مثال پیش کیے گئے ہیں۔ جن سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ جو قوم خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت سے منہ موڑتی ہے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس توضیح کے لیے اس قوم کو منتخب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صرف یہی ایک قوم ہے جو مسلسل چار ہزار برس سے تمام اقوامِ عالم کے سامنے ایک زندہ نمونۂ عبرت بنی ہوئی ہے۔ ان کا قصہ قرآن مجید میں بار بار مختلف عنوانوں سے آٹھ سورتوں میں آیا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کے پوتے۔ حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے حضرت یعقوبؑ کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔ اس لیے یہ قوم ان کے نام سے منسوب ہو کر بنی اسرائیل کہلائی۔ یہ کوئی ڈیڑھ سو سال کنعان میں رہ کر حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر چلے گئے تھے۔ وہاں تقریباً چار سو برس رہ کر حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ارضِ مقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ اور حضرت یوشعؑ کے ماتحت سرزمین شام و فلسطین کو فتح کر کے وہاں آباد ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے کئی سو سال قبل بنی اسرائیل کے کئی قبائل عرب میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ان میں سے تین قبیلے (بنو نظیر، بنو قریظہ، بنو قینقاع) بعثتِ نبوی کے وقت مدینہ منورہ میں آباد تھے۔ کچھ خیبر میں بھی آباد تھے اور وہاں ان کی حکومت تھی۔

بنی اسرائیل کا بعد میں مذہبی نام یہودی ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے دوسرے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی اولاد (بنی اسمٰعیل) شروع سے ہی ملکِ عرب میں آباد ہوئے تھے اور ان کی نسل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

قرآن اور دینِ حق کی دعوت

۴۰۔ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ

اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو

يَا ۔ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ اُذْكُرُوْا ۔ نِعْمَتِيَ ۔
اے ۔ بنی اسرائیل ۔ یاد کرو ۔ میری نعمت ۔

بادشاہ اپنا ولی عہد مقرر کر کے ارکان حکومت سے نذر پیش کراتے ہیں۔ تاکہ کسی کو اس کی اطاعت سے انکار کی گنجائش نہ رہے۔ سب نے سجدہ کر دیا۔ مگر ایک ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ جو اس انکار کے باعث کفر اور بدی کا مظہر قرار پایا۔ اس واقعہ سے عبادت پر علم کی فضیلت ثابت ہوئی۔ عبادت میں فرشتے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ مگر چونکہ علم میں انسان سے کم تھے۔ اس لیے خلافت کا مرتبہ انسان کو ملا۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں خلافتِ الٰہی کا حق علم سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف عبادت سے۔

۳۔ آدمؑ کے سر پر دستارِ خلافت بندھ چکی۔ اور ملائکہ نے نذرانۂ سجود پیش کر دیا۔ تو خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آدمؑ اور اس کی بیوی کو حکم دیا کہ وہ جنت میں رہیں۔ وہاں انھیں ہر قسم کی راحت اور طرح طرح کی نعمتیں میسّر ہوں گی۔ بہشت کے ہر درخت کے پھل کا مزا چکھیں۔ مگر اس فراوانی اور راحت و آرام کے ساتھ ضبط اور برداشت پیدا کرنے کے لیے یہ پابندی بھی ہوگی کہ وہ ایک مخصوص درخت کے پاس بھی نہ پھٹکیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا تو پھر ان کا شمار حد سے بڑھ جانے والوں میں ہوگا۔ اور وہ اپنی نافرمانی کے نتائج بھگتیں گے۔ یہ شجرِ ممنوع کیا تھا۔ مفسرین نے اس کے کئی معنی کیے ہیں۔ یہ خواہ کچھ ہی ہو۔ غرض اس ممانعت کی اطاعتِ الٰہی کی تربیت اور امتحان تھا تاکہ انسان تشریعِ الٰہیہ کی بے چون و چرا اطاعت کا عادی ہو۔

۴۔ آدمؑ جنت میں مقیم تھے۔ اور مزے کی زندگی گزار رہے تھے۔ مگر مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ان کی خدا داد مخفی قوتوں کو بروئے کار لانے کے لیے انھیں کشمکشِ حیات میں مبتلا کیا جائے۔ کیونکہ زندگی نام ہی عمل اور جد و جہد کا ہے۔ اور عمل کی تحریک اُسی وقت ہوتی ہے کہ جب بقا و قیام کے لیے مخالف قوتوں کے ساتھ مقابلہ درپیش ہو۔ اس کا سامان شیطان کی سرکشی سے پیدا ہو چکا تھا۔ اس بدبخت نے اپنے زوال کے غصّے میں آدمؑ کے ساتھ دشمنی اختیار کی۔ اور اپنی وسوسہ اندازی سے آدمؑ اور ان کی بیوی کے قدم اطاعتِ الٰہی کی راہ سے ڈگمگا دیئے۔ جس کی وجہ سے انھیں راحت و سکون کی زندگی سے نکلنا پڑا۔ اور بہشت کی بجائے ان کا ڈیرہ اس زمین پر آ لگا۔ مگر پھر ایسا ہوا کہ اللہ کی رحمت سے آدمؑ کو کچھ کلماتِ توبہ ایسے معلوم ہو گئے کہ جن کے لیے اس کی بارگاہ میں قبولیت تھی۔ اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔ کیونکہ اس کی ذات ہے ہی توبہ قبول کرنے والی اور اپنے بندوں پر مہربان۔

۵۔ آدمؑ کی توبہ تو قبول ہو گئی۔ مگر اپنی نافرمانی کی وجہ سے جس زندگی سے وہ نکل چکا تھا وہ دوبارہ نہیں مل سکتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا ان کو یہ حکم ہوا کہ جو زندگی ان کے لیے مقرر ہو چکی تھی اب وہ اس میں داخل ہوں۔ اور اس کے بعد انسانی سعادت اور شقاوت کا یہ قانون قرار پایا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر راہِ حق کھولی جائے۔

اور یہ نبی وہی پیغام لے کر آئے ہیں جو اس سے پہلے تمھارے نبیوں اور تمھارے صحیفوں کے ذریعہ پہنچ چکا ہے۔ یعنی یہ تو وہی دین ہے جو تمھارے اپنے پیغمبر لائے تھے۔

کتب سابقہ کی بشارتیں دیکھ کر بنی اسرائیل نبیٔ آخر الزماں کی صفتیں بیان کرتے تھے اور ان کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ مگر جب وہ تشریف لائے تو دنیوی اغراض اور قومی تکبر وحسد کی بنا پر حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کرکے حق کو چھپانے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ مجھ سے ڈرو اور ایسی حرکت سے باز آؤ۔

اصلاح نفس۔ انقلاب حال اور قیام جماعت کا ذریعہ۔ نماز زکاۃ اور صبر

۴۳۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دیا کرو

وَ۔ اَقِیْمُوْا۔ اَلْ۔ صَلٰوۃَ۔ وَ۔ اٰتُوْا۔ اَلْ۔ زَکٰوۃَ۔

اور۔ قائم کرو۔ ×۔ نماز۔ اور۔ دو تم۔ ×۔ زکاۃ

وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝

اور نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

وَ۔ اِرْکَعُوْا۔ مَعَ۔ اَلْ۔ رٰکِعِیْنَ۔

اور۔ جھکتے رہو۔ ساتھ۔ ×۔ جھکنے والے۔

۴۴۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

کیا تم لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور

اَ۔ تَاْمُرُوْنَ۔ اَلْ۔ نَاسَ۔ بِ۔ اَلْ۔ بِرِّ۔ وَ۔

کیا۔ حکم کرتے ہو۔ ×۔ لوگ (جمع) ساتھ۔ ×۔ نیکی۔ اور۔

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ

اپنے تئیں بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم

تَنْسَوْنَ۔ اَنْفُسَ۔ کُمْ۔ وَ۔ اَنْتُمْ۔

بھول جاتے ہو۔ جانیں۔ تمھاری۔ اور۔ تم۔

تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کتاب بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔

تَتْلُوْنَ۔ اَلْ۔ کِتٰبَ۔ اَ۔ فَ۔ لَا۔ تَعْقِلُوْنَ۔

پڑھتے ہو۔ ×۔ کتاب۔ کیا۔ پس۔ نہیں۔ سمجھتے ہو تم۔

۴۵۔ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ

اور صبر اور نماز سے مدد لیا کرو

وَ۔ اِسْتَعِیْنُوْا۔ بِ۔ اَلْ۔ صَبْرِ۔ وَ۔ اَلْ۔ صَلٰوۃِ۔

اور۔ مدد لیا کرو۔ ساتھ۔ ×۔ صبر۔ اور۔ ×۔ نماز۔

وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۝

اور بیشک نماز گراں ہے۔ مگر (ان پر نہیں) جو عاجزی کرنے والے ہیں۔

وَ۔ اِنَّ۔ ھَا۔ لَ۔ کَبِیْرَۃٌ۔ اِلَّا۔ عَلَی۔ اَلْ۔ خٰشِعِیْنَ۔

اور۔ بیشک۔ وہ (مونث)۔ البتہ۔ گراں۔ مگر۔ اوپر۔ ×۔ عاجزی کرنیوالے۔

۴۶۔ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا

اور جن کو خیال ہے کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنیوالے

اَلَّذِیْنَ۔ یَظُنُّوْنَ۔ اَنَّ۔ ھُمْ۔ مُلٰقُوْا۔

جو۔ یقین کرتے ہیں۔ بیشک۔ وہ سب (مذکر)۔ ملنے والے۔

رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

ہیں اور ان کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

رَبِّ۔ ھِمْ۔ وَ۔ اَنَّ۔ ھُمْ۔ اِلٰی۔ ہِ۔ رٰجِعُوْنَ۔

رب۔ ان کا۔ اور۔ بیشک۔ وہ سب۔ طرف۔ اس۔ لوٹنے والے۔

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا
جو میں نے تم کو عطا کی تھی اور تم میرے عہد کو
بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ
پورا کرو میں بھی تمھارے عہد کو پورا کروں گا
وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝
اور مجھی سے ڈرتے رہو۔
۴۱۔ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا
اور مان لو اس کتاب (قرآن) کو جو میں نے اتاری ہے۔ سچ بتانیوالی
مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ص
اس کتاب (تورات) کو جو تمھارے پاس ہے اور اس کے منکر اول نہ ہو
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ز
اور میری آیتوں میں (تحریف کرکے) تھوڑی سی قیمت حاصل نہ کرو
وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝
اور مجھی سے خوف رکھو۔
۴۲۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اور سچ کو جان بوجھ کر مت چھپاؤ۔

اَلَّتِیْ ۔ اَنْعَمْتُ ۔ عَلٰی ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ اَوْفُوْا ۔
جو(مونث) ۔ انعام کی میں نے ۔ اوپر ۔ تم ۔ اور ۔ پورا کرو تم ۔
بِ ۔ عَهْدِ ۔ یْ ۔ اُوْفِ ۔ بِ ۔ عَهْدِ ۔ كُمْ ۔
ساتھ ۔ میرا عہد ۔ پورا کروں گا میں ۔ ساتھ ۔ عہد ۔ تمھارا ۔
وَ ۔ اِیَّا ۔ یَ ۔ فَ ۔ ارْهَبُوْنِ ۔
اور ۔ خاص ۔ مجھ سے ۔ پس ۔ تم ڈرتے رہو ۔ مجھ سے ۔
وَ ۔ اٰمِنُوْا ۔ بِ ۔ مَا ۔ اَنْزَلْتُ ۔ مُصَدِّقًا ۔ لِ ۔ مَا ۔
اور ۔ ایمان لاؤ ۔ ساتھ ۔ چیز ۔ اتاری میں نے ۔ سچ بتانے والی ۔ واسطے ۔ چیز ۔
مَعَ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ لَا ۔ تَكُوْنُوْا ۔ اَوَّلَ ۔ كَافِرٍ ۔ بِ ۔ هٖ ۔
ساتھ تمھارے ۔ اور ۔ نہ ۔ ہو جاؤ تم ۔ پہلے ۔ منکر ۔ ساتھ ۔ وہ چیز ۔
وَ ۔ لَا ۔ تَشْتَرُوْا ۔ بِ ۔ اٰیٰتِ ۔ یْ ۔ ثَمَنًا ۔ قَلِیْلًا ۔
اور ۔ نہ ۔ خریدو ۔ ساتھ ۔ آیتیں ۔ میری ۔ قیمت ۔ تھوڑی ۔
وَ ۔ اِیَّا ۔ یَ ۔ فَ ۔ اتَّقُوْا ۔ نِ ۔
اور ۔ خاص مجھ سے ۔ پس ۔ خوف کرو ۔ مجھ سے ۔
وَ ۔ لَا ۔ تَلْبِسُوا ۔ الْ ۔ حَقَّ ۔ بِ ۔ الْ ۔ بَاطِلِ ۔
اور ۔ نہ ۔ ملاؤ تم ۔ × ۔ سچ ۔ ساتھ ۔ × ۔ جھوٹ ۔
وَ ۔ تَكْتُمُوا ۔ الْ ۔ حَقَّ ۔ وَ ۔ اَنْتُمْ ۔ تَعْلَمُوْنَ ۔
اور ۔ چھپاؤ تم ۔ × ۔ سچ ۔ اور ۔ تم ۔ جانتے ہو ۔

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہیں۔ ان کے دل میں دنیا کی ہوس جم چکی تھی۔ اس لیے اپنے احسان یاد دلا کر ان کے دل کو نرم کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے پیغمبروں کے ذریعہ ان سے ہدایتِ الٰہی قبول کرنے اور اس پر کاربند ہونے کا جو عہد لیا گیا تھا وہ یاد دلایا ہے۔ اور اس عہد کے پورا ہونے پر اپنے عہد کے پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو کہ ہدایتِ الٰہی پر کاربند ہونے والوں کے لیے سعادت و کامرانی کا عہد تھا۔ اب انھیں اس صداقت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے جس کو لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں اور انھیں بتایا ہے کہ یہ قرآن

وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

اور نہ کہیں سے مدد مل سکے گی۔

وَ - لَا - هُمْ - يُنْصَرُوْنَ -

اور - نہ - وہ سب - مدد دیئے جائیں گے

ایک وقت میں بنی اسرائیل اللہ کے دیے ہوئے علم حق کی وجہ سے اقوام عالم میں خاص فضیلت رکھتے تھے اس لیے انھیں اپنے شاندار ماضی پر بہت ناز تھا اور وہ اس خیالِ خام میں مبتلا ہو گئے تھے کہ وہ اپنے بزرگوں کے طفیل بخشے جائیں گے۔ اسی خیال نے ان کو دین سے غافل کر دیا تھا۔ اس لیے قرآن کی دعوت کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات جو وقتاً فوقتاً ان پر ہوتے رہے تھے یاد دلا کر متنبہ فرمایا کہ دعوتِ حق کو اگر اسی طرح ٹھکراتے رہے تو بالآخر ایک وقت آئے گا کہ جب نہ کوئی دوست مہربان کام آئے گا۔ اور نہ کسی کی سفارش سودمند ہوگی۔ نہ کسی قسم کا معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ یار مددگار زور سے چھڑا سکیں گے۔ اس لیے بھلائی اسی میں ہے کہ وہ رسولِ آخر الزماں کی پیروی اختیار کریں۔

پہلا واقعہ بنی اسرائیل کا فراعنۂ مصر کی غلامی سے نجات پانا

۴۹۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

اور جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے رہائی دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

جو تم پر سخت عذاب کرتے تھے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمھاری عورتوں کو

نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمھارے پروردگار

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○

کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

۵۰۔ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

اور جب ہم نے تمھارے لیے دریا کو پھاڑ دیا

وَ - اِذْ - نَجَّيْنَا - كُمْ - مِنْ - اٰلِ - فِرْعَوْنَ -

اور - جب - ہم نے نجات دی - تم - سے - لوگ - فرعون -

يَسُوْمُوْنَ - كُمْ - سُوْٓءَ - اَلْ - عَذَابِ -

وہ چکھاتے تھے - تم - برا - × - عذاب -

يُذَبِّحُوْنَ - اَبْنَآءَ - كُمْ - وَ - يَسْتَحْيُوْنَ -

ذبح کرتے تھے - بیٹے - تمھارے - اور - زندہ رکھتے تھے -

نِسَآءَ - كُمْ - وَ - فِيْ - ذٰلِكُمْ - بَلَآءٌ -

عورتیں - تمھاری - اور - ہیں - اس - آزمائش -

مِنْ - رَبِّ - كُمْ - عَظِيْمٌ -

سے - پروردگار - تمھارا - بڑی -

وَ - اِذْ - فَرَقْنَا - بِكُمْ - اَلْ - بَحْرَ -

اور - جب - ہم نے پھاڑ دیا - تمھارے لیے - × - دریا -

پہلے ایمان کی دعوت دی۔ اب عمل کی تلقین کی جاتی ہے۔ نماز اور زکوٰۃ ہر زمانہ میں دینِ اسلام کے اہم ترین ارکان رہے ہیں۔ بنی اسرائیل کو بھی ان کے نبی اس کی تاکید کرتے رہے تھے۔ مگر وہ نماز سے غفلت کرنے لگے۔ اور زکوٰۃ دینے کے بجائے سود خواری شروع کردی۔ کسی قوم کے زوال کی بڑی نشانی یہ ہے کہ باتیں رہ جاتی ہیں اور عمل مفقود ہوجاتا ہے۔ قومی قائد اور رہنما منبر اور سٹیج سے لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہ حال یہود کا تھا۔ اور آج کل یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ اس حالِ بد کا اگر کوئی علاج ہے تو وہ صبر اور نماز ہے۔ کیونکہ نفس کی برائیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوگئی ہوں۔ صبر اور نماز کی طاقت انھیں مغلوب کرے گی۔ صبر نام ہے مضبوطی کے ساتھ سچائی پر قائم رہنے کا اور صلوٰۃ اللہ کے حضور میں اس کی امداد اور رہنمائی کے لیے دعا کرنے کا۔ صبر و صلوٰۃ کی اصل رُوح لقائے الٰہی کے جذبہ صادق سے پیدا ہوتی ہے۔ عاشقانِ حق محبوبِ حقیقی کی طلب میں کسی مشقت اور تکلیف کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ وصالِ حق کی خواہش میں ان تکالیف میں لطف محسوس کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور ان کی تاریخ کے اہم واقعات

۴۷۔ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ

اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو

الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَنِّیۡ

جو میں نے تم پر انعام کی اور یہ کہ میں نے

فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

تمھیں دنیا کی قوموں پر فضیلت دی

۴۸۔ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی

عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا

کام نہ آئے گا۔ اور نہ کسی کی سفارش قبول

شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ

کی جائے گی اور نہ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائیگا

یَا۔ بَنِیۡ۔ اِسۡرَآءِیۡلَ۔ اُذۡکُرُوۡا۔ نِعۡمَتِیَ۔

اے۔ بنی اسرائیل۔ یاد کرو۔ میری نعمت۔

اَلَّتِیۡ۔ اَنۡعَمۡتُ۔ عَلٰی۔ کُمۡ۔ وَ۔ اَنِّیۡ۔

جو۔ میں نے انعام کیا۔ اوپر۔ تمھارے۔ اور۔ بیشک میں۔

فَضَّلۡتُ۔ کُمۡ۔ عَلٰی۔ اَلۡ۔ عٰلَمِیۡنَ۔

فضیلت دی میں نے۔ تم کو۔ اوپر۔ ×۔ سارے جہان۔

وَ۔ اِتَّقُوۡا۔ یَوۡمًا۔ لَا۔ تَجۡزِیۡ۔ نَفۡسٌ۔

اور۔ بچو تم۔ دن۔ نہ۔ کام آئے گا۔ جان۔

عَنۡ۔ نَفۡسٍ۔ شَیۡئًا۔ وَ۔ لَا۔ یُقۡبَلُ۔ مِنۡ۔ هَا۔

کے۔ جان۔ چیز۔ اور۔ نہ۔ قبول کیا جائےگا۔ سے۔ اس۔

شَفَاعَةٌ۔ وَ۔ لَا۔ یُؤۡخَذُ۔ مِنۡ۔ هَا۔ عَدۡلٌ۔

سفارش۔ اور۔ نہ۔ لیا جائیگا۔ سے۔ اس۔ بدلہ۔

مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

(معبود) بنا لیا اور تم ظلم کر رہے تھے ۔

۵۲۔ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ

پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا

ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

تاکہ تم شکر گزار بنو ۔

۵۳۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور حق کو ناحق سے جدا

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

کرنے والے احکام دیئے تاکہ تم سیدھی راہ پاؤ ۔

۵۴۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ

تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے

الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ

پس اب اپنے خالق کے حضور توبہ کرو ۔

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو ۔ اس میں اللہ کے ہاں

لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

تمہارے لیے بہتری ہے ۔ پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی ۔

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

مِنْ ۔ بَعْدِ ۔ هٖ ۔ وَ ۔ اَنْتُمْ ۔ ظٰلِمُوْنَ ۔

سے ۔ پیچھے ۔ اس کے ۔ اور ۔ تم ۔ ظلم کرنے والے ۔

ثُمَّ ۔ عَفَوْنَا ۔ عَنْ ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ بَعْدِ ۔

پھر ۔ ہم نے معاف کیا ۔ سے ۔ تم ۔ سے ۔ پیچھے ۔

ذٰلِكَ ۔ لَعَلَّ ۔ كُمْ ۔ تَشْكُرُوْنَ ۔

وہ ۔ تاکہ ۔ تم ۔ تم شکر کرو ۔

وَ ۔ اِذْ ۔ اٰتَيْنَا ۔ مُوْسٰى ۔ اَلْ ۔ كِتٰبَ ۔

اور ۔ جب ۔ ہم نے دی ۔ موسیٰ ۔ × ۔ کتاب

وَ ۔ اَلْ ۔ فُرْقَانَ ۔ لَعَلَّ ۔ كُمْ ۔ تَهْتَدُوْنَ ۔

اور ۔ × ۔ فرق کرنے والا ۔ تاکہ ۔ تم ۔ راہ پاؤ ۔

وَ ۔ اِذْ ۔ قَالَ ۔ مُوْسٰى ۔ لِ ۔ قَوْمِ ۔ هٖ ۔ يَا ۔ قَوْمِ ۔

اور ۔ جب ۔ اس نے کہا ۔ موسیٰ ۔ واسطے ۔ قوم ۔ اس ۔ اے ۔ قوم ۔

اِنَّ ۔ كُمْ ۔ ظَلَمْتُمْ ۔ اَنْفُسَ ۔ كُمْ ۔ بِ ۔ اِتِّخَاذِ ۔ كُمْ ۔

تحقیق ۔ تم ۔ تم نے ظلم کیا ۔ جانیں ۔ تمہاری ۔ ساتھ ۔ پکڑنا ۔ تمہارا ۔

اَلْ ۔ عِجْلَ ۔ فَ ۔ تُوْبُوْا ۔ اِلٰى ۔ بَارِئِ ۔ كُمْ ۔

× ۔ بچھڑا ۔ پس ۔ توبہ کرو ۔ طرف ۔ خالق ۔ تمہارا ۔

فَ ۔ اُقْتُلُوْا ۔ اَنْفُسَ ۔ كُمْ ۔ ذٰلِكُمْ ۔ خَيْرٌ ۔

پس ۔ قتل کرو ۔ جانیں ۔ تمہاری ۔ یہ ۔ بہتر ۔

لَ ۔ كُمْ ۔ عِنْدَ ۔ بَارِئِ ۔ كُمْ ۔ فَ ۔ تَابَ ۔ عَلٰى ۔ كُمْ ۔

واسطے ۔ تمہارے ۔ نزدیک ۔ خالق ۔ تمہارا ۔ پس ۔ توبہ قبول کی ۔ اوپر ۔ تمہارے ۔

اِنَّ ۔ هٗ ۔ هُوَ ۔ اَلْ ۔ تَوَّابُ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمُ ۔

تحقیق ۔ وہ ۔ وہی ۔ × ۔ توبہ قبول کرنیوالا ۔ × ۔ رحم کرنے والا ۔

فرعون سے نجات پانے کے بعد جب یہ قوم جزیرہ نمائے سینا میں پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو چالیس شب

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝
اور تم دیکھ ہی رہے تھے۔

فَ۔ اَنْجَيْنَا۔ كُمْ۔ وَ۔ اَغْرَقْنَا۔ اٰلَ۔ فِرْعَوْنَ۔
پس۔ ہم نے نجات دی۔ تم کو۔ اور۔ ہم نے غرق کر دیا۔ قوم۔ فرعون۔
وَ۔ اَنْتُمْ۔ تَنْظُرُوْنَ۔
اور۔ تم۔ دیکھ رہے تھے۔

یہاں سے مسلسل بنی اسرائیل کی تاریخ کے مشہور واقعات کا ذکر شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک واقعہ میں اپنی نعمتوں کی یاد دلا کر ان کے دل میں دینِ حق کی رغبت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پہلا واقعہ اس قوم کی تاریخ کا عظیم ترین واقعہ ہے۔ مصر میں جو اقتدار اور حکومت ان کو حضرت یوسفؑ کے زمانہ سے حاصل تھی۔ جب یہ اس سے محروم ہوئے تو قبطیوں نے ان کو بوجہ غیر ملکی ہونے کے ہمیشہ کے لیے کچل دینا چاہا۔ چنانچہ اس زمانہ کے فرعونِ مصر نے جس کے عہدِ حکومت میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے بنی اسرائیل پر انتہائی مظالم توڑنے شروع کیے۔ یہاں تک کہ ان کی نرینہ اولاد ہلاک کر دی جاتی تھی اور لڑکیاں رہنے دیتے تھے۔ تاکہ آہستہ آہستہ اس قوم کا خاتمہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کو جب ان کی حالت پر رحم آیا تو حضرت موسیٰؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ان کی مخلصی کے لیے مبعوث فرمایا۔ پھر جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر شام کی طرف لیجا رہے تھے تو فرعون نے ان کی گرفتاری کے لیے اپنے لشکر سمیت ان کا تعاقب کیا۔ اور انھیں بحیرۂ قلزم کے کنارہ پر جا لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں بنی اسرائیل کے لیے خشک راستہ پیدا ہو گیا اور موسیٰؑ ان کو اس پر سے لے کر پار نکل گئے۔ مگر جب فرعون اور اس کا لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے دریا میں داخل ہوئے تو پانی کی لہروں نے ان کو آلیا اور سب غرق ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے بچ کر مصر سے نکل گئے۔

دوسرا واقعہ بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی

۵۱۔ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ
اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس رات کا
لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
وعدہ کیا تو تم نے اس کے پیچھے بچھڑے کو

وَ۔ اِذْ۔ وٰعَدْنَا۔ مُوْسٰى۔ اَرْبَعِيْنَ۔
اور۔ جب۔ ہم نے وعدہ کیا۔ موسیٰؑ۔ چالیس۔
لَيْلَةً۔ ثُمَّ۔ اِتَّخَذْتُمْ۔ اَلْ عِجْلَ۔
رات۔ پھر۔ پکڑا تم نے۔ ×۔ بچھڑا۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
تاکہ تم احسان مانو۔

لَعَلَّ ۔ كُمْ ۔ تَشْكُرُوْنَ ۔
شاید ۔ تم ۔ شکر کرو ۔

حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور سے آکر بنی اسرائیل کو خدا کی کتاب توریت پیش کی۔ مگر انھوں نے وحی الٰہی پر یقین نہ کیا اور کہا "جب تک ہم خدا کو کھُلے طور پر تم سے کلام کرتا ہوا نہ دیکھ لیں گے ہم نہیں مانیں گے"۔ موسیٰؑ اس کی تصدیق کے لیے ستر آدمی ساتھ لے کر کوہِ طور پر گئے۔ انھوں نے وہاں خدا کا کلام سُنا۔ پھر بھی یقین نہ کیا۔ اور کہا "ہمیں آنکھوں سے خدا دکھا دو"۔ اس گستاخی کے سبب اُن پر بجلی گری اور وہ سب ہلاک ہوگئے۔ پھر موسیٰؑ کی دُعا سے اللہ نے اُن کو زندہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر چاہیے تو یہ تھا کہ وہ شکر گذار بندے بنتے۔ مگر اس کے برعکس ان کی سرکشی میں پھر بھی فرق نہ آیا۔

چوتھا واقعہ صحرائے سینا کی بے آب وگیاہ سرزمین میں زندگی کی ضروریات کا مُہیا ہو جانا مگر بنی اسرائیل کا کفرانِ نعمت کرنا

۵۷۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ
اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیے رکھا اور
اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط
تمہارے لیے من و سلویٰ اُتارا۔
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ط
کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ پیو۔
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اور انھوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ وہ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○
اپنا ہی نقصان کرتے رہے

وَ ۔ ظَلَّلْنَا ۔ عَلَى ۔ كُمْ ۔ اَلْ ۔ غَمَامَ ۔ وَ ۔
اور ۔ ہم نے سایہ کیا ۔ اوپر ۔ تمھارے ۔ × ۔ بادل ۔ اور
اَنْزَلْنَا ۔ عَلَى ۔ كُمْ ۔ اَلْ ۔ مَنَّ ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ سَلْوٰى ۔
ہم نے نازل کیا ۔ اوپر ۔ تمھارے ۔ × ۔ من ۔ اور ۔ × ۔ سلویٰ ۔
كُلُوْا ۔ مِنْ ۔ طَيِّبٰتِ ۔ مَا ۔ رَزَقْنَا ۔ كُمْ ۔
کھاؤ ۔ سے ۔ پاک چیزیں ۔ جو ۔ ہم نے عطا کیں ۔ تم کو ۔
وَ ۔ مَا ۔ ظَلَمُوْا ۔ نَا ۔ وَ ۔ لٰكِنْ ۔ كَانُوْا ۔
اور ۔ نہیں ۔ انھوں نے ظلم کیا ۔ ہم ۔ اور ۔ لیکن ۔ وہ تھے ۔
اَنْفُسَ ۔ هُمْ ۔ يَظْلِمُوْنَ ۔
جانیں ۔ اُن کی ۔ ظلم کرتے ۔

جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل کو مصر کی جابر حکومت سے رہائی ملی تو وہ موسیٰؑ کے ساتھ شام کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں صحرائے سینا کے خشک بیابان میں گذر ہوا تو وہاں نہ پینے کو پانی تھا، نہ کھانے کو کچھ خوراک۔ دھوپ

روز کے لیے کوہ طور پر طلب فرمایا۔ تاکہ وہاں اس قوم کے لیے جو اب آزاد ہو چکی تھی۔ شریعت کا قانون اور عملی زندگی کے لیے ہدایات عطا کرے۔ ان کی غیر حاضری میں بنی اسرائیل کے بعض منافقین کی شرارت سے کچھ لوگوں نے سونے چاندی کا ایک بچھڑا بنا کر اس کی پوجا شروع کر دی۔ مصر میں گائے بیل کی پرستش کا عام رواج تھا۔ بنی اسرائیل اپنے زوال کے بعد جب رفتہ رفتہ قبطیوں کے غلام بن گئے تو اپنی غلامانہ ذہنیت کے باعث ان کے دل میں بھی گائے کی عظمت کا خیال پیدا ہو گیا۔ حتیٰ کہ آزادی کے بعد بھی یہ دور نہ ہوا۔

جب موسیٰ "الکتاب" یعنی توراۃ کا عطیہ لے کر پہاڑ سے اُترے تو اپنے لوگوں کو بچھڑے کی پرستش میں لگے ہوئے دیکھ کر پکار اُٹھے کہ اے میری قوم تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے ہاتھوں اپنے کو تباہ کر دیا ہے۔ لہٰذا تم لوگ اپنے خالق کے حضور توبہ کرو۔ اور اپنے اس مشرکانہ فعل کی پاداش میں اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یعنی ان لوگوں کو قتل کی سزا دی گئی۔ یہاں قوم سے مراد وہی لوگ ہیں جنھوں نے گوسالہ پرستی کی تھی۔ یا اس کے رائج کرنے میں حصہ لیا تھا۔ اس سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ یعنی ان کی یہی سزا کافی سمجھی گئی۔ اور آخرت کے عذاب سے بچ گئے۔ اس واقعہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر احسان کیا۔ ایسے بڑے ظلم کی وجہ سے ساری قوم کو نہیں پکڑا۔ بلکہ مجرمانہ ذہنیت کے افراد کا قلع قمع کر کے پوری قوم کی نجات اور سلامتی کا سامان کر دیا۔

تیسرا واقعہ۔ بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ ان کے دلوں میں وحی الٰہی پر کامل یقین نہ تھا

۵۵۔ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ
اور جب تم نے کہا اے موسیٰ جب تک ہم خدا کو سامنے نہ
لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً
دیکھ لیں تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ
تو تم کو بجلی نے آلیا اور تم
تَنْظُرُوْنَ ۝
دیکھ رہے تھے۔

۵۶۔ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو اُٹھا کھڑا کیا

وَ ۔ اِذْ ۔ قُلْتُمْ ۔ يٰا ۔ مُوْسٰى ۔ لَنْ ۔ نُّؤْمِنَ ۔	اور ۔ جب ۔ تم نے کہا ۔ اے ۔ موسیٰ ۔ ہرگز نہ ۔ ہم ایمان لائیں گے ۔
لَ ۔ كَ ۔ حَتّٰى ۔ نَرَى ۔ اللّٰهَ ۔ جَهْرَةً ۔	واسطے ۔ تیرے ۔ یہاں تک کہ ۔ ہم دیکھ لیں ۔ اللہ ۔ سامنے ۔
فَ ۔ اَخَذَتْ ۔ كُمُ ۔ الْ ۔ صّٰعِقَةُ ۔ وَ ۔ اَنْتُمْ ۔	پس ۔ پکڑ لیا (آلیا) ۔ تم کو ۔ × ۔ بجلی کی گرج ۔ اور ۔ تم ۔
تَنْظُرُوْنَ ۔	دیکھ رہے تھے ۔
ثُمَّ ۔ بَعَثْنَا ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ بَعْدِ ۔ مَوْتِ ۔ كُمْ ۔	پھر ۔ ہم نے اٹھایا ۔ تم کو ۔ سے ۔ بعد ۔ موت ۔ تمھاری

ع ۱۳ / ۶

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُوْنَ ۝

اس وجہ سے کہ وہ عدول حکمی کرتے رہتے تھے۔

اَلْ ۔ سَمَآءِ ۔ بِ ۔ مَا ۔ كَانُوْا ۔ يَفْسُقُوْنَ ۔

× ۔ آسمان ۔ بسبب ۔ اس کے ۔ وہ تھے ۔ نافرمانی کرتے تھے ۔

جب بنی اسرائیل کو کئی سال اسی جنگل میں گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک شہر کو فتح کر کے اس میں داخل ہو جانے کا حکم دیا اور کہا کہ یہاں انھیں کھانے پینے کی ہر ایک چیز اُن کے حسب منشا ملے گی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ایک مدت تک جنگلوں میں بے سروسامانی کے ساتھ مارے مارے پھرنے کے بعد اُن پر فتح و کامرانی کا دروازہ کھلا ہے تو جب شہر کے دروازے میں قدم رکھو تو کلمۂ استغفار کہنا اور عاجزی کے ساتھ بخشش مانگتے ہوئے اندر داخل ہونا۔ اس سے ہم تمھارے پچھلے گناہ بخش دیں گے اور نیک عمل بندوں کے لیے ثواب بڑھا دیں گے۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت یوشعؑ نبی کے زمانہ کا ہے جنھوں نے عمالقہ نامی ایک سرکش قوم کے خلاف جہاد کر کے اُن کے شہر اریحا پر قبضہ کر لیا تھا جو ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ہے۔ مگر پھر ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل نے خدا کی بتائی ہوئی بات یعنی عجز اور عبودیت کی بجائے غفلت اور نافرمانی اپنا شعار بنایا جس کی وجہ سے اُن پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ کہتے ہیں کہ شہر میں طاعون کی وبا پھیلی جس سے ستر ہزار آدمی مر گئے۔

چھٹا واقعہ۔ صحرائے سینا میں پانی کے چشموں کا ظاہر ہونا مگر بنی اسرائیل کا فتنہ و فساد پھیلانا

۶۰۔ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ

تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ

اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کے رزق سے

وَ ۔ اِذْ ۔ اِسْتَسْقٰى ۔ مُوْسٰى ۔ لِ ۔ قَوْمِ ۔ هٖ ۔

اور جب ۔ پانی مانگا ۔ موسیٰؑ ۔ واسطے ۔ قوم ۔ اپنی ۔

فَ ۔ قُلْنَا ۔ اِضْرِبْ ۔ بِ ۔ عَصَا ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ حَجَرَ ۔

پس ۔ ہم نے کہا ۔ مار ۔ کو ۔ لاٹھی ۔ اپنی ۔ × ۔ پتھر ۔

فَ ۔ اِنْفَجَرَتْ ۔ مِنْ ۔ هُ ۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ ۔

پس ۔ پھوٹ نکلے ۔ سے ۔ اس ۔ بارہ ۔

عَيْنًا ۔ قَدْ ۔ عَلِمَ ۔ كُلُّ ۔ اُنَاسٍ ۔ مَشْرَبَ ۔ هُمْ ۔

چشمہ ۔ تحقیق ۔ جان لیا ۔ ہر ایک ۔ آدمی (جمع) ۔ گھاٹ ۔ اپنا ۔

كُلُوْا ۔ وَ ۔ اِشْرَبُوْا ۔ مِنْ ۔ رِزْقِ ۔ اَللّٰهِ ۔

کھاؤ ۔ اور ۔ پیو ۔ سے ۔ رزق ۔ اللہ ۔

کی شدت اور غذا کے نہ ملنے سے بنی اسرائیل ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تو اللہ نے اُن کے حال پر رحم کیا۔ اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے اُن پر بادلوں کا سایہ رہنے لگا۔ کھانے کے لیے "من وسلوٰی" کی غذا فراہم کر دی۔ فرمایا کہ یہ لطیف ولذیذ غذا کھاؤ اور اس پر ہی اکتفا کرو۔ مَنّ ایک درخت کا شیرہ ہے جو گوند کی طرح جم جاتا ہے۔ ترنجبین کے مشابہ خوش ذائقہ اور مقوی ہوتا ہے۔ فلسطین میں اس کا حلوہ پکاتے ہیں۔ سَلوٰی بٹیر کی قسم کا ایک پرندہ ہے جو طور کے نواح میں بکثرت ہوتا ہے۔ اللہ کی اس رحمت کے باوجود بنی اسرائیل اپنی شرارتوں اور بدعملیوں سے باز نہ آئے۔ جن کی پاداش میں وہ اس اعلیٰ کھانے سے محروم ہوگئے۔ اور اس طرح انھوں نے اپنا ہی نقصان کیا۔

پانچواں واقعہ۔ بنی اسرائیل کو فتح وکامرانی نصیب ہوئی تو غفلت اور غرور میں مبتلا ہوگئے

۵۸۔ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ

اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ

فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَ

اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ پیو اور

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا

دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ

حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَ

"بخشدے" تو ہم تمھارے گناہ معاف کر دیں گے اور

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ○

نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے

۵۹۔ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا

سو بدل ڈالا اُن ظالموں نے ایک اور کلمہ جو

غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا

خلاف تھا اس کلمہ کے جو ان کو بتایا گیا تھا پس ہم نے

عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ

اُن ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا

وَ۔ إِذْ۔ قُلْنَا۔ ادْخُلُوا۔ هَٰذِهِ۔ الْ۔ قَرْيَةَ۔

اور۔ جب۔ ہم نے کہا۔ داخل ہو جاؤ۔ اِس۔ ×۔ بستی۔

فَ۔ كُلُوا۔ مِنْ۔ هَا۔ حَيْثُ۔ شِئْتُمْ۔ رَغَدًا۔ وَ۔

پس۔ کھاؤ۔ سے۔ اس۔ جہاں سے۔ چاہو۔ بافراغت۔ اور۔

ادْخُلُوا۔ الْ۔ بَابَ۔ سُجَّدًا۔ وَ۔ قُولُوا۔

داخل ہو جاؤ۔ ×۔ دروازہ۔ سجدہ کرتے ہوئے۔ اور۔ کہو۔

حِطَّةٌ۔ نَغْفِرْ۔ لَ۔ كُمْ۔ خَطَايَا۔ كُمْ۔ وَ۔

بخشدے۔ ہم بخشدیں گے۔ واسطے۔ تمھارے۔ گناہ (جمع)۔ تمھارے۔ اور۔

سَ۔ نَزِيدُ۔ الْ۔ مُحْسِنِينَ۔

عنقریب۔ ہم زیادہ دیں گے۔ ×۔ احسان کرنے والے۔

فَ۔ بَدَّلَ۔ الَّذِينَ۔ ظَلَمُوا۔ قَوْلًا۔

پس۔ بدلدیا۔ جنھوں نے۔ ظلم کیا۔ بات (کلمہ)

غَيْرَ۔ الَّذِي۔ قِيلَ۔ لَ۔ هُمْ۔ فَ۔ أَنْزَلْنَا۔

خلاف۔ وہ جو کہ۔ کہا گیا۔ واسطے۔ اُن کے۔ پس۔ ہم نے نازل کیا۔

عَلَى۔ الَّذِينَ۔ ظَلَمُوا۔ رِجْزًا۔ مِنَ۔

اوپر۔ وہ جنھوں نے۔ ظلم کیا۔ عذاب۔ سے۔

مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ
جا اُترو وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا۔
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ
اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈالدی گئی
الْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اور وہ خدا کے غضب میں گرفتار
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
ہوگئے۔ یہ اس لیے کہ وہ خدا کی آیتوں کا انکار
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
کرتے تھے اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے۔
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۠
وہ حد سے بڑھے جاتے تھے۔

مِصْرًا ۔ فَ ۔ اِنَّ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ مَا ۔ سَاَلْتُمْ ۔
شہر ۔ پس ۔ یقیناً ۔ واسطے ۔ تمھارے ۔ جو ۔ تم نے مانگا ۔
وَ ۔ ضُرِبَتْ ۔ عَلَیٰ ۔ هِمُ ۔ اَلْ ۔ ذِلَّةُ ۔ وَ ۔
اور ۔ ماری گئی ۔ پر ۔ اُن ۔ × ۔ خواری ۔ اور
اَلْ ۔ مَسْكَنَةُ ۔ وَ ۔ بَآءُوْا ۔ بِ ۔ غَضَبٍ ۔ مِنَ
× ۔ مسکینی ۔ اور ۔ وہ پھرے ۔ ساتھ ۔ غضب ۔ سے ۔
اَللّٰهِ ۔ ذٰلِكَ ۔ بِ ۔ اَنَّ ۔ هُمْ ۔ كَانُوْا ۔ يَكْفُرُوْنَ ۔
اللہ ۔ یہ ۔ لیے ۔ اِس ۔ وہ ۔ وہ تھے ۔ وہ کفر کرتے ۔
بِ ۔ اٰيٰتِ ۔ اَللّٰهِ ۔ وَ ۔ يَقْتُلُوْنَ ۔ اَلْ ۔ نَبِيّٖنَ ۔
ساتھ ۔ آیتیں ۔ اللہ ۔ اور ۔ وہ قتل کرتے ۔ × ۔ نبی (جمع)
بِ ۔ غَيْرِ ۔ اَلْ حَقِّ ۔ ذٰلِكَ ۔ بِ ۔ مَا ۔ عَصَوْا ۔
× ۔ نا ۔ × ۔ حق ۔ یہ ۔ بسبب ۔ اس کے ۔ انھوں نے نافرمانی کی
وَ ۔ كَانُوْا ۔ يَعْتَدُوْنَ ۔
اور ۔ وہ تھے ۔ وہ حد سے گذرتے ۔

یہ واقعہ بھی اسی جنگل کا ہے۔ دراصل محکومی اور غلامی کی زندگی میں بلند مقاصد کے حصول کا جوش وخروش اور عزم نہیں رہتا ہے۔ مصر کی غلامانہ زندگی میں بنی اسرائیل کو جو حقیر راحتیں میسر تھیں وہ انھی کی آرزو میں آزادی و عظمت کی راہ سے مُنہ موڑ رہے تھے۔ جنگل میں من وسلویٰ کھاتے کھاتے جب جی اکتا گیا تو انھوں نے حضرت موسیٰ سے گیہوں۔ ککڑی۔ پیاز اور مسور وغیرہ کی فرمائش کی۔ وہ یہ چیزیں مصر میں کھایا کرتے تھے۔ آخر آپ نے فرمایا کہ کسی شہر میں اُتر پڑو۔ وہاں کاشتکاری اور محنت مزدوری کرو۔ تمھاری یہ خواہش وہاں پوری ہوگی۔ افسوس! تم غذا کی لذت کی خاطر قومی آزادی کے مقصدِ عظیم سے دست بردار ہوتے ہو۔ جن چیزوں کی تم خواہش کرتے ہو یہ غلامی کی ذلت اور نامرادی کے ساتھ ملیں گی۔ بنی اسرائیل کی ایسی ناشکریوں کے باعث ان پر جسمانی ذلت ڈالی گئی۔ کہ اُن کی سلطنت و حکومت جاتی رہی۔ اور ان کی ایمانی عزت بھی کھو گئی۔ کہ خدا کے نافرمان اور بے دین بن گئے۔ خدا کے غضب اور قہر میں گرفتار ہوگئے۔ اُن کی یہ بُری حالت اس لیے ہوئی کہ انھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا۔ اور بعض پیغمبروں کو ناحق قتل کیا۔

وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○
اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

وَ۔ لَا۔ تَعْثَوْا۔ فِی۔ اَلْ۔ اَرْضِ۔ مُفْسِدِیْنَ۔
اور۔ نہ۔ پھرو۔ میں۔ ×۔ زمین۔ فساد کرنے والے۔

صحرائے سینا میں جب پانی نہ ملنے سے بنی اسرائیل کو تکلیف ہوئی تو حضرت موسیٰؑ نے پانی کے لیے دُعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم اپنی لاٹھی پہاڑ پر مارو۔ اس طرح پہاڑ میں سے پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے ہر ایک نے ایک چشمہ پر قبضہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی معرفت فرمایا کہ ہماری دی ہوئی روزی "من وسلویٰ" کھاؤ اور چشموں کا ٹھنڈا پانی پیو۔ مگر یاد رکھو اس کے بعد فتنہ وفساد نہ پھیلانا یعنی ضروریاتِ معیشت کے لیے لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔

ساتواں واقعہ۔ بنی اسرائیل کی پست ہمتی۔ آزادی وعظمت کے مقابلہ میں حقیر راحتوں کی آرزو

۶۱۔ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ
اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک طرح کے
عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے آپ ہمارے واسطے اپنے پروردگار
رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
سے دعا کریں کہ وہ ہمارے واسطے ایسی چیزیں پیدا کرے جو
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا
زمین سے اُگتی ہیں یعنی ساگ اور ککڑیاں
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط
اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ
موسیٰ نے کہا کیا تم عوض میں لینا چاہتے ہو ادنیٰ درجہ کی چیزیں
اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ط اِهْبِطُوْا
ایسی چیز کے بدلہ میں جو اعلیٰ درجہ کی ہے۔ تو تم کسی شہر میں

وَ۔ اِذْ۔ قُلْتُمْ۔ یَا۔ مُوْسٰی۔ لَنْ۔ نَصْبِرَ۔
اور۔ جب۔ تم نے کہا۔ اے۔ موسیٰ۔ ہرگز نہ۔ ہم صبر کریں گے۔
عَلٰی۔ طَعَامٍ۔ وَاحِدٍ۔ فَ۔ اُدْعُ۔ لَ۔ نَا۔
پر۔ کھانا۔ ایک۔ پس۔ دعا کر۔ واسطے۔ ہمارے۔
رَبَّ۔ كَ۔ یُخْرِجْ۔ لَ۔ نَا۔ مِنْ۔ مَا۔ تُنْبِتُ۔
پروردگار۔ اپنا۔ وہ نکالے۔ واسطے ہمارے۔ سے۔ جو۔ اگاتی ہے۔
اَلْ۔ اَرْضُ۔ مِنْ۔ بَقْلِ۔ هَا۔ وَ۔ قِثَّاءِ۔ هَا۔
×۔ زمین۔ سے۔ ساگ۔ اس کا۔ اور۔ ککڑی۔ اس کی۔
وَ۔ فُوْمِ۔ هَا۔ وَ۔ عَدَسِ۔ هَا۔ وَ۔ بَصَلِ۔ هَا۔
اور۔ گندم۔ اس کا۔ اور۔ مسور۔ اس کی۔ اور۔ پیاز۔ اس کی۔
قَالَ۔ اَ۔ تَسْتَبْدِلُوْنَ۔ اَلَّذِیْ۔ هُوَ۔
اُس نے کہا۔ کیا۔ تم بدلنا چاہتے ہو۔ وہ جو کہ۔ وہ۔
اَدْنٰی۔ بِ۔ اَلَّذِیْ۔ هُوَ خَیْرٌ۔ اِهْبِطُوْا۔
خسیس۔ بہت خراب۔ بدلہ۔ وہ جو۔ وہ۔ اعلیٰ۔ تم سب اُترو۔

آٹھواں واقعہ۔ بنی اسرائیل کا اطاعت توریت کا عہد اور اس سے روگردانی

۶۳۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہ طور کو
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
تم پر بلند کیا۔ کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اُسے
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
زور سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اُسے یاد رکھو تاکہ
تَتَّقُوْنَ ۝
تم متقی بن جاؤ۔

وَ۔ اِذْ۔ اَخَذْ نَا۔ مِيْثَاقَ۔ كُمْ۔ وَ۔ رَفَعْنَا۔
اور جب۔ ہم نے لیا۔ وعدہ۔ تم۔ اور۔ ہم نے بلند کیا۔
فَوْقَ۔ كُمْ۔ اَلْ۔ طُوْرَ۔ خُذُوْا۔ مَا۔ اٰتَيْنَا۔ كُمْ۔
اوپر۔ تمھارے۔ ×۔ طور۔ تم پکڑو۔ جو۔ ہم نے دیا۔ تم۔
بِ۔ قُوَّةٍ۔ وَ۔ اذْكُرُوْا۔ مَا۔ فِيْ۔ هِ۔ لَعَلَّ۔ كُمْ۔
ساتھ۔ قوت۔ اور۔ تم یاد کرو۔ جو۔ بیچ۔ اس۔ تاکہ۔ تم۔
تَتَّقُوْنَ۔
متقی بن جاؤ۔

۶۴۔ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ج
تو تم اس عہد کے بعد بھی پھر گئے۔
فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
پس اگر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی تم پر نہ ہوتی
لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
تو تم یقیناً خسارہ میں پڑ گئے ہوتے۔

ثُمَّ۔ تَوَلَّيْتُمْ۔ مِنْ۔ بَعْدِ۔ ذٰلِكَ۔
پھر۔ تم پھر گئے۔ سے۔ بعد۔ اس۔
فَ۔ لَوْ۔ لَا۔ فَضْلُ۔ اللّٰهِ۔ عَلٰى۔ كُمْ۔ وَ۔ رَحْمَتُ۔ هٗ۔
پس۔ اگر۔ نہ۔ مہربانی۔ اللہ۔ اوپر۔ تم۔ اور۔ رحمت۔ اسکی۔
لَ۔ كُنْتُمْ۔ مِنَ۔ اَلْ۔ خٰسِرِيْنَ۔
البتہ۔ تم ہوجاتے۔ سے۔ ×۔ نقصان اٹھانے والے۔

جب بنی اسرائیل طور کی بلند چوٹیوں کے دامن میں مقیم تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے کتاب توریت بھیجی۔ اور اس بات کا عہد لیا کہ وہ اسی کتاب ہدایت پر مضبوطی سے جمے رہیں گے۔ مگر وہ کچھ عرصہ بعد اس عہد سے پھر گئے۔ اور انھوں نے احکام شریعت کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے کام لیا۔ ورنہ وہ فوراً ہی نامرادی اور تباہی کے حوالے ہوجاتے۔

نواں واقعہ۔ احکام شریعت سے بچنے کے لیے بنی اسرائیل کی حیلہ سازیاں

۶۵۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا
اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جنھوں نے تم میں سے

وَ۔ لَقَدْ۔ عَلِمْتُمْ۔ الَّذِيْنَ۔ اِعْتَدَوْا۔
اور۔ البتہ۔ تم نے جان لیا۔ وہ جو۔ انھوں نے زیادتی کی۔

قانون الٰہی کا اعلان

۶۲۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ ھَادُوۡا
جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی
وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیۡنَ مَنۡ
یا عیسائی یا ستارہ پرست جو خدا
اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ
اور روزِ قیامت پر ایمان لائے گا اور
عَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ
نیک عمل کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا صلہ خدا
رَبِّھِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ
کے ہاں ملے گا۔ اور نہ ان کو کسی کا خوف ہوگا
وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○
اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اِنَّ۔ الَّذِیۡنَ۔ اٰمَنُوۡا۔ وَ۔ الَّذِیۡنَ۔ ھَادُوۡا۔
بیشک وہ جو کہ۔ وہ ایمان لائے۔ اور۔ وہ جو کہ۔ وہ یہودی ہوئے۔
وَ۔ اَلۡ۔ نَصَارٰی۔ وَ۔ اَلۡ۔ صَابِئِیۡنَ۔ مَنۡ۔
اور۔ ×۔ عیسائی۔ اور۔ ×۔ ستارہ پرست۔ جو۔
اٰمَنَ۔ بِ۔ اللّٰہِ۔ وَ۔ اَلۡ۔ یَوۡمِ۔ اَلۡ۔ اٰخِرِ۔ وَ۔
ایمان لایا۔ ساتھ۔ اللہ۔ اور۔ ×۔ دن۔ ×۔ پچھلا۔ اور۔
عَمِلَ۔ صَالِحًا۔ فَ۔ لَ۔ ھُمۡ۔ اَجۡرُ۔ ھُمۡ۔ عِنۡدَ۔
اس نے کام کیے۔ نیک۔ پس۔ واسطے۔ ان کے۔ بدلہ۔ ان کا۔ پاس۔
رَبِّ۔ ھِمۡ۔ وَ۔ لَا۔ خَوۡفٌ۔ عَلٰی۔ ھِمۡ۔
پروردگار۔ ان کا۔ اور۔ نہ۔ ڈر۔ پر۔ اُن۔
وَ۔ لَا۔ ھُمۡ۔ یَحۡزَنُوۡنَ۔
اور۔ نہ۔ وہ۔ غمگین ہوں گے۔

یہودی (یعنی حضرت موسیٰؑ کے اُمتی) کہتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں۔ خدا کے پیارے ہیں۔ ہمارے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ نصاریٰ (یعنی حضرت عیسیٰؑ کے امتی) کہتے تھے کہ ابن اللہ (حضرت عیسیٰؑ) ہمارے گناہوں کے کفارے میں سولی چڑھ چکے ہیں۔ اس لیے صرف ہم ہی بخشے جائیں گے۔ آج کل کے بے عمل مسلمان بھی کچھ اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دعووں کو غلط قرار دیا۔ اور اس اصلِ عظیم کا اعلان کیا کہ سعادت اور نجات ایمان و عمل سے وابستہ ہے۔ فرقہ۔ نسل یا خاندان کا اس میں دخل نہیں ہے۔ جو شخص بھی سچے دل سے اللہ پر اور آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نیک عمل بھی کیے (جو فی زمانہ صرف شریعتِ محمدی پر عمل پیرا ہو کر بدرجہ کمال ہو سکتے ہیں) تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا۔ اور قیامت کے دن ہر طرح کے غم و خطر سے بے خوف ہوگا۔ صابی ایک فرقہ ہے۔ جس نے ہر ایک دین میں سے ایک عمل اچھا سمجھ کر اختیار کر لیا ہے۔ یہ لوگ ستاروں اور فرشتوں کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ
کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو۔ کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝
کہ جاہلوں والا کام کروں۔
۶۸۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
انھوں نے کہا اپنے رب سے درخواست کیجیے کہ ہمیں بتلادے
لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
کہ وہ گائے کیسی ہے۔ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے
بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ ۖ
نہ تو بوڑھی ہو اور نہ بچھڑی۔
عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا
بلکہ اُن کے درمیان میں ہو۔ سو اب کر ڈالو جو
تُؤْمَرُونَ ۝
تم کو حکم ملا ہے۔
۶۹۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
کہنے لگے ہمارے لیے اپنے رب سے درخواست کیجیے کہ وہ ہمکو بتلادے
لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ
کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ آپ نے کہا پروردگار کہتا ہے
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا
کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو جو دیکھنے والوں کو
تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۝
خوش کر دیتا ہو۔
۷۰۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
انھوں نے کہا کہ پروردگار سے پھر ہمارے لیے درخواست کیجیے کہ وہ ہمکو بتلادے

أَ۔ تَتَّخِذُ۔ نَا۔ هُزُوًا۔ قَالَ۔ أَعُوذُ۔ بِ۔ اللَّهِ۔
کیا۔ تو کرتا ہے۔ ہمکو۔ مذاق۔ اس نے کہا۔ پناہ مانگتا ہوں۔ ساتھ۔ اللہ۔
أَنْ۔ أَكُونَ۔ مِنْ۔ الْ۔ جَاهِلِينَ۔
کہ۔ ہوجاؤں۔ سے۔ ۔۔۔ جاہلوں۔
قَالُوا۔ أُدْعُ۔ لِ۔ نَا۔ رَبَّ۔ كَ۔ يُبَيِّنْ۔
انھوں نے کہا۔ دعا کر۔ واسطے ہمارے۔ پروردگار۔ اپنا۔ وہ بیان کردے
لَ۔ نَا۔ مَا۔ هِيَ۔ قَالَ۔ إِنَّ۔ هُ۔ يَقُولُ۔ إِنَّ۔ هَا۔
واسطے ہمارے۔ کیا۔ وہ۔ اس نے کہا۔ کہ تحقیق۔ وہ۔ وہ کہتا ہے۔ کہ تحقیق۔ وہ۔
بَقَرَةٌ۔ لَا۔ فَارِضٌ۔ وَ۔ لَا۔ بِكْرٌ۔
گائے۔ نہ۔ بوڑھی۔ اور۔ نہ۔ کنواری (بچھڑی)
عَوَانٌ۔ بَيْنَ۔ ذَٰلِكَ۔ فَ۔ اِفْعَلُوا۔ مَا۔
درمیانی۔ درمیان۔ اس۔ پس۔ کرو تم۔ جو۔
تُؤْمَرُونَ۔
حکم دیے جاتے ہو۔
قَالُوا۔ أُدْعُ۔ لَ۔ نَا۔ رَبَّ۔ كَ۔ يُبَيِّنْ۔
انھوں نے کہا۔ دعا کر۔ واسطے ہمارے۔ پروردگار۔ اپنا۔ بیان کردے وہ۔
لَ۔ نَا۔ مَا۔ لَوْنُ۔ هَا۔ قَالَ۔ إِنَّ۔ هُ۔ يَقُولُ۔
واسطے ہمارے۔ کیا۔ رنگ۔ اس کا۔ اس نے کہا۔ تحقیق۔ وہ۔ وہ کہتا ہے۔
إِنَّ۔ هَا۔ بَقَرَةٌ۔ صَفْرَاءُ۔ فَاقِعٌ۔ لَوْنُ۔ هَا۔
تحقیق۔ وہ۔ گائے۔ زرد۔ گہرا۔ رنگ۔ اس کا۔
تَسُرُّ۔ الْ۔ نَاظِرِينَ۔
وہ خوش کرتا ہے۔ ۔۔۔ دیکھنے والے۔
قَالُوا۔ أُدْعُ۔ لَ۔ نَا۔ رَبَّ۔ كَ۔ يُبَيِّنْ۔
انھوں نے کہا۔ دعا کر۔ واسطے۔ ہمارے۔ پروردگار۔ اپنا۔ وہ بیان کردے۔

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تھی تو ہم نے اُن سے کہا
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ٥
کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔
۶۶ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ
پھر ہم نے اس واقعہ کو اس وقت کے لوگوں کے لیے
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
اور بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت اور پرہیزگاروں
لِلْمُتَّقِينَ ٥
کے لیے نصیحت بنا دیا۔

مِنْ ۔ كُمْ ۔ فِي ۔ اَلْ ۔ سَبْتِ ۔ فَ ۔ قُلْنَا ۔ لَهُمْ ۔
سے ۔ تم ۔ میں ۔ ۔ ہفتہ ۔ پس ۔ ہم نے کہا ۔ اُن کو ۔
كُونُوا ۔ قِرَدَةً ۔ خَاسِئِينَ ۔
تم ہو جاؤ ۔ بندر (جمع) ۔ ذلیل و خوار ۔
فَ ۔ جَعَلْنَا ۔ هَا ۔ نَكَالًا ۔ لِ ۔ مَا ۔ بَيْنَ ۔
پس ۔ ہم نے بنایا ۔ وہ ۔ عبرت ۔ واسطے ۔ جو ۔ درمیان ۔
يَدَيْ ۔ هَا ۔ وَ ۔ مَا ۔ خَلْفَ ۔ هَا ۔ وَ ۔ مَوْعِظَةً
دو ہاتھ ۔ اس کے ۔ اور ۔ جو ۔ پیچھے ۔ اس کے ۔ اور ۔ نصیحت ۔
لِ ۔ اَلْ ۔ مُتَّقِينَ ۔
واسطے ۔ ۔ پرہیزگار (جمع)

بنی اسرائیل کے لیے توریت میں ہفتہ کا دن سبت یعنی خالص عبادت کا دن مقرر ہوا تھا۔ اس دن شکار وغیرہ کی ممانعت تھی۔ مگر وہ ایسی گمراہی میں گرفتار تھے کہ شریعت کے احکام پر سچائی کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے بلکہ احکام الٰہی سے بچنے کے واسطے طرح طرح کے شرعی حیلے گھڑ لیتے تھے۔ ایک شہر دریا کے کنارے آباد تھا۔ وہاں کے لوگ یہ چالاکی کرتے کہ جمعہ کے دن بند باندھ کر دریا کا پانی گڑھوں میں بھر لیتے اور ہفتہ کے روز اس میں سے مچھلیاں پکڑ لیتے۔ اس مکاری اور حیلہ سازی پر خداوند تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی کہ ان کی صورتیں بدل کر بندروں جیسی کر دیں۔ اور اس واقعہ کو موجودہ اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے باعث عبرت بنایا۔ اور متقیوں نے اس واقعہ سے نصیحت پکڑی۔ صورت بدلنے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مثل بندروں کے ان کو ذلیل و خوار کر دیا۔

دسواں واقعہ کثرتِ سوال اور تعمق فی الدین کی گمراہی

۶۷ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ
جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا
حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ تو وہ بولے

وَ ۔ اِذْ ۔ قَالَ ۔ مُوسَىٰ ۔ لِ ۔ قَوْمِ ۔ هٖ ۔ اِنَّ ۔ اَللّٰهَ ۔
اور جب ۔ کہا ۔ موسیٰؑ ۔ واسطے ۔ قوم ۔ اپنی ۔ کہ تحقیق ۔ اللہ ۔
يَأْمُرُ ۔ كُمْ ۔ اَنْ ۔ تَذْبَحُوا ۔ بَقَرَةً ۔ قَالُوا ۔
حکم دیتا ہے ۔ تم کو ۔ کہ ۔ ذبح کرو ۔ گائے ۔ انھوں نے کہا ۔

معلوم ہوئی۔ الغرض اس رد و کد کے بعد انھوں نے جانور ذبح کیا۔ اگرچہ اب بھی ایسا کرنے پر وہ دل سے آمادہ نہ تھے۔

اس آیت و نقل سے یہ بھی خیال ہو سکتا ہے کہ مصریوں کی گاؤ پرستی کی وجہ سے بنی اسرائیل کے دل میں گائے کی عظمت اور حرمت جم گئی تھی جس کا کہ اس قربانی سے دور کرنا مقصود تھا۔

گیارھواں واقعہ۔ قتل نفس پر بنی اسرائیل کی بے باکی

۷۲۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ

اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا پھر ایک دوسرے پر دھرنے لگے

فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿﴾

اور اللہ کو ظاہر کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے۔

۷۳۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ

تو ہم نے کہا اس گائے کا ایک ٹکڑا اس مردے پر مارو۔

كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ یُرِیْكُمْ

اسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرے گا اور تم کو اپنی

اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿﴾

قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وَ ۔ اِذْ ۔ قَتَلْتُمْ ۔ نَفْسًا ۔ فَ ۔ ادّٰرَءْتُمْ ۔ فِیْ ۔ هَا ۔

اور جب ۔ تم نے قتل کیا ۔ ایک شخص ۔ پھر ۔ تم نے ایک دوسرے پر دھرا ۔

فِیْ ۔ هَا ۔ وَ ۔ اللّٰهُ ۔ مُخْرِجٌ ۔ مَا ۔ كُنْتُمْ ۔ تَكْتُمُوْنَ ۔

میں ۔ اس ۔ اور ۔ اللہ ۔ ظاہر کرنے والا ۔ جو ۔ تم تھے ۔ چھپاتے ۔

فَ ۔ قُلْنَا ۔ اضْرِبُوْا ۔ هُ ۔ بِ ۔ بَعْضِ ۔ هَا ۔

پھر ہم نے کہا ۔ مارو ۔ اس کو ۔ ساتھ ۔ بعض حصے ۔ اس کے ۔

كَذٰلِكَ ۔ یُحْیِ ۔ اللّٰهُ ۔ الْ ۔ مَوْتٰى ۔ وَ ۔ یُرِیْ ۔ كُمْ ۔

اسی طرح ۔ زندہ کریگا ۔ اللہ ۔ " ۔ مردہ ۔ اور ۔ وہ دکھاتا ہے ۔ تم ۔

اٰیٰتِ ۔ هٖ ۔ لَعَلَّ ۔ كُمْ ۔ تَعْقِلُوْنَ ۔

نشانیاں ۔ اپنی ۔ تاکہ ۔ تم ۔ تم سمجھو ۔

بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص کو اس کے اکلوتے وارث نے مال کی طمع میں قتل کر ڈالا۔ قاتل کا پتہ نہ لگتا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے دعا کی تو حکم ہوا کہ ایک گائے کی قربانی کرو۔ اور اس کے گوشت کا ٹکڑا مردہ سے چھوا دو کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ جی اُٹھا۔ اور اپنے قاتل کا نام بتا کر پھر مرگیا۔ اس آیت کا ترجمہ یوں بھی کیا گیا ہے "تم اس مقتول کو اس کے کسی جوڑ کے ساتھ مارو۔ اس طرح اللہ تمھارا خون ظاہر کرے گا۔ اور اللہ تم کو تدبیریں سکھاتا ہے۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو قاتل معلوم کرنے کی ایک تدبیر بتلائی۔ کہ جن پر قتل کا شک ہے ان کو بلا کر ایک ایک سے کہو کہ مقتول کے کسی جوڑ کو اس کے جسم کے کسی حصہ پر مارے۔ اصل قاتل ایسا کرنے سے رُکے گا۔ یا اس کی کسی حرکت سے اس کا جرم ثابت ہو جائے گا۔ یہ معنی کرنے والے عالم کہتے ہیں کہ گائے کا ذبح کرنا صرف اس واسطے تھا کہ بنی اسرائیل کے دلوں میں مصریوں کی دیکھا دیکھی گائے کی عظمت جمی ہوئی تھی اور خدا کو اُس کا دُور

لَنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ

وہ اور کس کس طرح کی ہو کیونکہ گائے کا معاملہ ہم پر مشکوک

عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ

ہے۔ پھر خدا نے چاہا تو ہم ٹھیک سمجھ جاویں گے۔

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ

کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے جو

لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَ

کام میں لگی ہوئی نہ ہو۔ نہ وہ زمین جوتتی ہو اور

لَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا

نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ بے عیب ہو۔ اور

شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ

کوئی داغ اس میں نہ ہو۔ کہنے لگے اب تم نے سب باتیں

بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا

درست بتلا دیں۔ پھر انھوں نے اس کو ذبح کیا اور وہ

يَفْعَلُونَ ۝

ایسا کرتے نظر نہیں آتے تھے۔

ل۔ نَا۔ مَا۔ هِيَ۔ إِنَّ۔ الْ۔ بَقَرَ۔ تَشَابَهَ۔

واسطے ہمارے۔ کیا۔ وہ۔ تحقیق۔ ۔۔ گائے۔ شبہ میں پڑ گیا۔

عَلَى۔ نَا۔ وَ۔ إِنَّا۔ إِنْ۔ شَاءَ۔ اللَّهُ۔ لَ۔ مُهْتَدُونَ۔

پر۔ ہم۔ اور۔ تحقیق ہم۔ اگر۔ چاہا۔ اللہ۔ البتہ۔ راستہ پانے والے۔

قَالَ۔ إِنَّ۔ هُ۔ يَقُولُ۔ إِنَّ۔ هَا۔ بَقَرَةٌ۔

اس نے کہا۔ تحقیق۔ وہ۔ کہتا ہے۔ کہ تحقیق۔ وہ۔ گائے۔

لَا۔ ذَلُولٌ۔ تُثِيرُ۔ الْ۔ أَرْضَ۔ وَ۔

نہ۔ محنت کرنیوالی۔ جوتتی ہے ڈ۔ ۔۔ زمین۔ اور۔

لَا۔ تَسْقِي۔ الْ۔ حَرْثَ۔ مُسَلَّمَةٌ۔ لَا۔

نہ۔ پانی دیتی ہے۔ ۔۔ کھیتی۔ صحیح۔ نہ۔

شِيَةَ۔ فِي۔ هَا۔ قَالُوا۔ الْآنَ۔ جِئْتَ۔

داغ۔ میں۔ اس۔ انھوں نے کہا۔ اب۔ تو آیا۔

بِ۔ الْ۔ حَقِّ۔ فَ۔ ذَبَحُوا۔ هَا۔ وَ۔ مَا۔ كَادُوا۔

ساتھ۔ ۔۔ حق۔ پھر۔ انھوں نے ذبح کیا۔ اس کو۔ اور۔ نہیں۔ قریب تھے۔

يَفْعَلُونَ۔

وہ کرتے۔

ان آیات میں بنی اسرائیل کی اس گمراہی کا ذکر ہے کہ وہ احکام دین کی سیدھی سادی اطاعت کرنے کی بجائے طرح طرح کے سوالات گھڑ لیا کرتے تھے۔ حالانکہ بلا ضرورت بال کی کھال اُتارنا شریعت کی سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی میں بدل دینا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا تمھیں ایک گائے کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اطاعت کی راہ سے اس حکم کی تعمیل کرتے۔ وہ طرح طرح کی کٹ حجتیاں کرنے لگے۔ پہلے تو انھوں نے اس حکم کو مذاق ہی سمجھا۔ پھر نبی سے پوچھا کہ وہ گائے کیسی ہو؟ اس کا جواب دیا گیا تو پھر پوچھا اس کا رنگ کیسا ہو؟ اس کا بھی جواب ملا تو کہا کہ ہمیں اب بھی صاف پتہ نہیں چلا۔ اپنے پروردگار سے کہو کہ وہ ذرا وضاحت سے بتلائے کہ وہ جانور کیسا ہونا چاہیے؟ جب اس کا بھی جواب مل گیا۔ تب کہیں انھوں نے کہا ہاں! اب بات ٹھیک ٹھیک

كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
سنتے تھے پھر اس کے سمجھ لینے کے
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ
بعد اس کو جان بوجھ کر بدل ڈالتے
يَعْلَمُوْنَ ۝
تھے۔

كَلَامَ ۔ اللّٰهِ ۔ ثُمَّ ۔ يُحَرِّفُوْنَ ۔ هٗ ۔
کلام ۔ اللہ ۔ پھر ۔ وہ بدل ڈالتے ۔ اس کو ۔
مِنْ ۔ بَعْدِ ۔ مَا ۔ عَقَلُوْا ۔ هُ ۔ وَ ۔ هُمْ ۔
سے ۔ بعد ۔ جو ۔ انھوں نے سمجھا ۔ اس کو ۔ اور ۔ وہ ۔
يَعْلَمُوْنَ ۔
جانتے ہیں ۔

ان واقعات کے بعد بنی اسرائیل کے دل پھر ویسے کے ویسے ہی سخت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمھارے دلوں کی سختی پتھروں سے بھی بڑھ گئی۔ کیونکہ پتھروں میں ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔ گویا وہ خدا کے خوف سے پڑے روتے ہیں۔ اور خدا کی ہیبت اور ڈر کے مارے پھٹے جاتے ہیں۔ اور خدا کے جلال و رعب سے ڈر کر گر پڑتے ہیں۔ لیکن تمھارے دلوں کی بے حسی کا تو یہ عالم ہے کہ کتاب الٰہی کی کوئی تنبیہ اور خدا کے رسول کی کوئی تخویف بھی تمھیں نہ ہلا سکی۔ افسوس! ان دلوں پر جن کے سامنے پتھر کی سختی بھی ماند پڑ جاتے۔ بہر حال یاد رکھو کہ خدا تمھارے عملوں کی طرف سے غافل نہیں۔

بنی اسرائیل کے گذشتہ ایام و وقائع کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے مسلمانو! جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ہے ان سے قبولیتِ حق کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام سنتا اور اس کے مطالب سمجھتا تھا۔ مگر یہ لوگ ذاتی اغراض کے لیے اس کا مطلب بدل ڈالتے تھے۔

بنی اسرائیل کی منافقت اور ان کے علما کی حق فروشی

۷۶۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا
اور جب یہ لوگ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں
اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى
ہم ایمان لائے۔ اور جب آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی
بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا
میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات خدا نے تم پر ظاہر کی ہے تم

وَ ۔ اِذَا ۔ لَقُوْا ۔ الَّذِيْنَ ۔ اٰمَنُوْا ۔ قَالُوْا ۔
اور ۔ جب ۔ وہ ملے ۔ وہ جو کہ ۔ وہ ایمان لائے ۔ انھوں نے کہا ۔
اٰمَنَّا ۔ وَ ۔ اِذَا ۔ خَلَا ۔ بَعْضُ ۔ هُمْ ۔ اِلٰى ۔
ہم ایمان لائے ۔ اور جب ۔ تنہا ہوا ۔ کوئی ۔ ان کا ۔ طرف ۔
بَعْضٍ ۔ قَالُوْا ۔ اَ ۔ تُحَدِّثُوْنَ ۔ هُمْ ۔ بِ ۔ مَا ۔
بعض ۔ انھوں نے کہا ۔ کیا ۔ تم بیان کرتے ہو ۔ ان کو ۔ ٭ ۔ جو ۔

کرنا بھی مطلوب تھا. مگر عام طور پر پہلے ہی معنی صحیح سمجھے جاتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی شقاوتِ قلبی

۷۴۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے
ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ
گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ
قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا
سخت۔ اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں کہ
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ
جن سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ اور اُن میں
مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
بعض ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا
الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ
ہے۔ اور ان میں ایسے بھی ہیں جو خدا کے خوف
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ
سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ تمہارے
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
عملوں سے غافل نہیں ہے۔

۷۵۔ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
کیا اب تم اے مسلمانو! امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے کہنے سے
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ
ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ اللہ کا کلام

ثُمَّ ۔ قَسَتْ ۔ قُلُوْبُ ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ بَعْدِ ۔
پھر ۔ سخت ہو گئے ۔ دل (جمع) ۔ تمہارے ۔ سے ۔ بعد ۔
ذٰلِكَ ۔ فَ ۔ هِيَ ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ حِجَارَةِ ۔ اَوْ ۔ اَشَدُّ ۔
اس ۔ پس ۔ وہ ۔ مانند ۔ × ۔ پتھر (جمع) ۔ یا ۔ زیادہ ۔
قَسْوَةً ۔ وَ ۔ اِنَّ ۔ مِنْ ۔ اَلْ ۔ حِجَارَةِ ۔ لَ ۔ مَا ۔
سختی ۔ اور ۔ بیشک ۔ سے ۔ × ۔ پتھر (جمع) ۔ البتہ ۔ جو ۔
يَتَفَجَّرُ ۔ مِنْ ۔ هُ ۔ اَلْ ۔ اَنْهٰرُ ۔ وَ ۔ اِنَّ ۔
پھوٹ نکلتا ہے ۔ سے ۔ اس ۔ × ۔ نہریں ۔ اور ۔ بیشک ۔
مِنْ ۔ هَا ۔ لَ ۔ مَا ۔ يَشَّقَّقُ ۔ فَ ۔ يَخْرُجُ ۔ مِنْ ۔ هُ ۔
سے ۔ اس ۔ البتہ ۔ جو کہ ۔ پھٹ جاتا ہے ۔ پس ۔ نکلتا ہے ۔ سے ۔ اس ۔
اَلْ ۔ مَآءُ ۔ وَ ۔ اِنَّ ۔ مِنْ ۔ هَا ۔ لَ ۔ مَا ۔ يَهْبِطُ ۔
× ۔ پانی ۔ اور ۔ بیشک ۔ سے ۔ اس ۔ البتہ ۔ جو کہ ۔ گر پڑتا ہے ۔
مِنْ ۔ خَشْيَةِ ۔ اللّٰهِ ۔ وَ ۔ مَا ۔ اللّٰهُ ۔
سے ۔ خوف ۔ اللہ ۔ اور ۔ نہیں ۔ اللہ ۔
بِ ۔ غَافِلٍ ۔ عَنْ ۔ مَا ۔ تَعْمَلُوْنَ ۔
× ۔ بے خبر ۔ سے ۔ جو ۔ تم کرتے ہو ۔
اَ ۔ فَ ۔ تَطْمَعُوْنَ ۔ اَنْ ۔ يُّؤْمِنُوْا ۔ لَ ۔ كُمْ ۔
کیا ۔ پھر ۔ تم امید رکھتے ہو ۔ کہ ۔ وہ ایمان لے آئیں گے ۔ واسطے ۔ تمہارے ۔
وَ ۔ قَدْ ۔ كَانَ ۔ فَرِيْقٌ ۔ مِنْ ۔ هُمْ ۔ يَسْمَعُوْنَ ۔
حالانکہ ۔ البتہ ۔ تھا ۔ گروہ ۔ سے ۔ ان ۔ وہ سنتے ۔

مقدس توریت میں پیغمبر آخرالزماں کی جو نشانیاں لکھی ہیں وہ تمھارے رسول میں پوری طرح موجود ہیں"۔ لیکن یہی لوگ جب اپنے دوسرے بھائی بندوں سے ملتے تو ایک دوسرے پر خفا ہوتے کہ تم کیوں اپنی کتاب کی باتیں مسلمانوں کو بتاتے ہو؟ حقیقت تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے متعلق یہودی جو دشمنی دلوں میں رکھتے ہیں۔ اور جو زبان سے ظاہر کرتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ یہودیوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو اَن پڑھ ہیں اور توریت کا علم نہیں رکھتے۔ مگر اپنے علما و مشائخ سے یہ سُن کر کہ یہودیوں کے سوا جنّت میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں اس لیے پیغمبر ہم کو بخشوا لیں گے۔ صرف دلی آرزوؤں اور جھوٹی باتوں پر مست رہتے ہیں۔ یہودی علماء اپنے دلوں سے باتیں بنا کر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ توریت کے مسئلے ہیں۔ ایسی حرکات دنیاوی مال اور چند روزہ عیش حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں یہ سب کچھ ہیچ اور بالکل حقیر ہیں۔

یہودیوں کا زعم باطل

۸۰۔ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ

وہ کہتے ہیں کہ آگ ہمیں چند روز کے سوا

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ

چھوئے گی نہیں۔ اُن سے پوچھو کیا تم نے خدا سے

عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ

اقرار لے رکھا ہے کہ خدا اپنے اقرار کے خلاف

اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

نہ کرے گا۔ یا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

جس کا تمھیں مطلق علم نہیں۔

۸۱۔ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ

ہاں! جو بُرے کام کرے اور اس کے

وَ ۔ قَالُوْا ۔ لَنْ ۔ تَمَسَّ ۔ نَا ۔ اَلْ ۔ نَارُ ۔ اِلَّآ ۔

اور ۔ انھوں نے کہا ۔ ہرگز نہ ۔ چھوئے گی ۔ ہم کو ۔ ۔ آگ ۔ مگر ۔

اَيَّامًا ۔ مَعْدُوْدَةً ۔ قُلْ ۔ اَ ۔ اِتَّخَذْتُمْ ۔

دن (جمع) ۔ گنے ہوئے ۔ کہدے کیا ۔ تم نے لیا ہے ۔

عِنْدَ ۔ اللّٰهِ ۔ عَهْدًا ۔ فَ ۔ لَنْ ۔ يُّخْلِفَ ۔

پاس ۔ اللہ ۔ اقرار ۔ پس ۔ ہرگز نہ ۔ وہ خلاف کریگا ۔

اللّٰهُ ۔ عَهْدَ ۔ هٗ ۔ اَمْ ۔ تَقُوْلُوْنَ ۔ عَلٰى ۔

اللہ ۔ اقرار ۔ اپنا ۔ یا ۔ تم کہتے ہو ۔ پر ۔

اللّٰهِ ۔ مَا ۔ لَا ۔ تَعْلَمُوْنَ ۔

اللہ ۔ جو ۔ نہ ۔ تم جانتے ہو ۔

بَلٰى ۔ مَنْ ۔ كَسَبَ ۔ سَيِّئَةً ۔ وَ ۔

ہاں ۔ جو شخص ۔ اس نے کمایا ۔ گناہ ۔ اور ۔

فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ
کیوں انھیں بتلاتے ہو۔ کہ اس سے تمھارے پروردگار کے
عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝
سامنے وہ تمھیں جھٹلائیں گے۔ کیا تم سمجھتے نہیں ؟

۷۷۔ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
کیا یہ لوگ جانتے نہیں کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ
مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝
یہ ظاہر کرتے ہیں سب اللہ کو معلوم ہے۔

۷۸۔ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ
اور بعض ان میں ایسے ان پڑھ ہیں کہ سوائے جھوٹی آرزوؤں کے
اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝
وہ کتاب سے واقف ہی نہیں۔ وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

۷۹۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
تو بڑی خرابی ان کے لیے ہوگی جو اپنے ہاتھ سے کتاب
بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ
لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے
عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ
ہے۔ تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں۔
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ
سو خرابی ہے ان پر اس لیے کہ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں
وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝
اور ان کی بڑی خرابی ہوگی اس لیے کہ ایسے کام کرتے ہیں

فَتَحَ ۔ اللّٰهُ ۔ عَلٰى ۔ كُمْ ۔ لِ ۔ يُحَاجُّوْا ۔ كُمْ ۔ بِ ۔ هٖ ۔
کھولا ۔ اللہ ۔ پر ۔ تم ۔ تاکہ ۔ وہ جھگڑیں ۔ تم ۔ ساتھ ۔ اس کے ۔
عِنْدَ ۔ رَبِّ ۔ كُمْ ۔ اَ ۔ فَ ۔ لَا ۔ تَعْقِلُوْنَ ۔
پاس ۔ پروردگار ۔ تمھارا ۔ کیا ۔ پس ۔ نہیں ۔ تم سمجھتے ہو ۔
اَ ۔ وَ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔ اَنَّ ۔ اللّٰهَ ۔ يَعْلَمُ ۔
کیا ۔ نہیں ۔ وہ جانتے ہیں ۔ کہ تحقیق ۔ اللہ ۔ جانتا ہے ۔
مَا ۔ يُسِرُّوْنَ ۔ وَ ۔ مَا ۔ يُعْلِنُوْنَ ۔
جو ۔ وہ چھپاتے ہیں ۔ اور ۔ جو ۔ وہ ظاہر کرتے ہیں ۔
وَ ۔ مِنْ ۔ هُمْ ۔ اُمِّيُّوْنَ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔ اَلْ ۔ كِتٰبَ ۔
اور ۔ سے ۔ ان ۔ ان پڑھ ۔ نہیں ۔ وہ جانتے ہیں ۔ ۔ ۔ کتاب ۔
اِلَّا ۔ اَمَانِيَّ ۔ وَ ۔ اِنْ ۔ هُمْ ۔ اِلَّا ۔ يَظُنُّوْنَ ۔
مگر ۔ آرزوئیں ۔ اور نہیں ۔ وہ ۔ مگر ۔ اٹکل لڑاتے ہیں ۔
فَ ۔ وَيْلٌ ۔ لِ ۔ الَّذِيْنَ ۔ يَكْتُبُوْنَ ۔ اَلْ ۔ كِتٰبَ ۔
پس ۔ خرابی ۔ واسطے ۔ وہ جو کہ ۔ وہ لکھتے ہیں ۔ ۔ ۔ کتاب ۔
بِ ۔ اَيْدِيْ ۔ هِمْ ۔ ثُمَّ ۔ يَقُوْلُوْنَ ۔ هٰذَا ۔ مِنْ ۔
ساتھ ۔ ہاتھ (جمع) ۔ اپنے ۔ پھر ۔ وہ کہتے ہیں ۔ یہ ۔ سے ۔
عِنْدِ ۔ اللّٰهِ ۔ لِ ۔ يَشْتَرُوْا ۔ بِ ۔ هٖ ۔ ثَمَنًا ۔ قَلِيْلًا ۔
پاس ۔ اللہ ۔ تاکہ ۔ وہ خریدیں ۔ ساتھ ۔ اس کے ۔ قیمت ۔ تھوڑی ۔
فَ ۔ وَيْلٌ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ مِنْ ۔ مَا ۔ كَتَبَتْ ۔ اَيْدِيْ ۔ هِمْ ۔
پس ۔ خرابی ۔ واسطے ۔ ان کے ۔ سے ۔ جو ۔ لکھا ۔ ہاتھ (جمع) ۔ ان ۔
وَ ۔ وَيْلٌ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ مِنْ ۔ مَا ۔ يَكْسِبُوْنَ ۔
اور ۔ خرابی ۔ واسطے ۔ ان ۔ سے ۔ جو ۔ وہ کماتے ہیں ۔

یہودی جب مسلمانوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم تمھارے رسولؐ اور قرآن عزیز پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہماری کتاب

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى
ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا
اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔ اور لوگوں
لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
سے اچھی باتیں کہنا اور نماز پڑھتے اور
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا
زکوٰۃ دیتے رہنا۔ تو چند شخصوں کے
قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
سوا سب پھر گئے۔ اور تم ہو ہی پھرنے والے۔
۸۴۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا
اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں
تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا
خوں ریزی مت کرنا اور اپنوں کو
تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
ان کے وطنوں سے نہ نکالنا۔ تو
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝
تم نے اقرار کر لیا اور تم اس کے گواہ ہو۔
۸۵۔ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ
پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے
اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر

بِ ۔ اَلْ ۔ وَالِدَيْنِ ۔ اِحْسَانًا ۔ وَ ۔ ذِيْ ۔ اَلْ ۔ قُرْبٰى ۔
ساتھ ۔ ۔ ماں باپ ۔ بھلائی ۔ اور ۔ والے ۔ ۔ ۔ نزدیکی ۔
وَ ۔ اَلْ ۔ يَتٰمٰى ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ مَسٰكِيْنِ ۔ وَ ۔ قُوْلُوْا ۔
اور ۔ ۔ یتیم (جمع) اور ۔ ۔ محتاج (جمع) ۔ اور ۔ تم کہو ۔
لِ ۔ اَلْ ۔ نَاسِ ۔ حُسْنًا ۔ وَ ۔ اَقِيْمُوْا ۔ اَلْ ۔ صَلٰوةَ ۔
واسطے ۔ ۔ لوگ (جمع) اچھائی ۔ اور ۔ قائم کرو ۔ ۔ نماز ۔
وَ ۔ اٰتُوْا ۔ اَلْ ۔ زَكٰوةَ ۔ ثُمَّ ۔ تَوَلَّيْتُمْ ۔ اِلَّا ۔
اور ۔ ادا کرو ۔ ۔ زکاۃ ۔ پھر ۔ تم پھر گئے ۔ مگر ۔
قَلِيْلًا ۔ مِنْ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ اَنْتُمْ ۔ مُعْرِضُوْنَ ۔
تھوڑے ۔ سے ۔ تم ۔ اور ۔ تم ۔ پھرنے والے ۔
وَ ۔ اِذْ ۔ اَخَذْنَا ۔ مِيْثَاقَ ۔ كُمْ ۔ لَا ۔
اور ۔ جب ۔ ہم نے لیا ۔ اقرار ۔ تم ۔ نہ ۔
تَسْفِكُوْنَ ۔ دِمَاءَ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ لَا ۔
بہاؤ گے ۔ خون (جمع) تم ۔ اور ۔ نہ
تُخْرِجُوْنَ ۔ اَنْفُسَ ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ دِيَارِ ۔ كُمْ ۔
نکالو گے ۔ جانیں ۔ اپنی ۔ سے ۔ شہر (جمع) ۔ تم ۔
ثُمَّ ۔ اَقْرَرْتُمْ ۔ وَ ۔ اَنْتُمْ ۔ تَشْهَدُوْنَ ۔
پھر ۔ تم نے اقرار کیا ۔ اور ۔ تم ۔ گواہی دیتے ہو ۔
ثُمَّ ۔ اَنْتُمْ ۔ هٰٓؤُلَآءِ ۔ تَقْتُلُوْنَ ۔
پھر ۔ تم ۔ وہی لوگ ۔ قتل کرتے ہو ۔
اَنْفُسَ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ تُخْرِجُوْنَ ۔ فَرِيْقًا ۔
جانیں ۔ تم ۔ اور ۔ نکالتے ہو ۔ جماعت

اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
گناہ اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
کے رہنے والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

۸۲ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ
وہی جنت کے رہنے والے ہیں۔
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

اَحَاطَتْ ۔ بِ ۔ ہٖ ۔ خَطِيْٓـئَتُ ۔ ہٗ ۔ فَ ۔ اُولٰٓئِكَ
گھیر لیا ۔ + ۔ اس کو ۔ گناہ ۔ اس کا ۔ پس ۔ وہ سب
اَصْحٰبُ ۔ اَلْ ۔ نَارِ ۔ هُمْ ۔ فِيْ ۔ هَا ۔ خٰلِدُوْنَ ۔
رہنے والے ۔ + ۔ آگ ۔ وہ سب ۔ بیں ۔ اُس ۔ ہمیشہ رہنے والے
وَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ اٰمَنُوْا ۔ وَ ۔ عَمِلُوْا ۔ اَلْ ۔ صّٰلِحٰتِ ۔
اور ۔ وہ جو کہ ۔ وہ ایمان لائے ۔ اور انہوں نے کیے ۔ + ۔ نیک کام (جمع)
اُولٰٓئِكَ ۔ اَصْحٰبُ ۔ اَلْ ۔ جَنَّةِ ۔
وہی سب ۔ رہنے والے ۔ + ۔ جنت ۔
هُمْ ۔ فِيْ ۔ هَا ۔ خٰلِدُوْنَ ۔
وہ سب ۔ بیں ۔ اُس ۔ ہمیشہ رہنے والے ۔

جب رسول اکرم علیہ السلام نے یہودیوں کو دعوتِ حق دی اور عذابِ دوزخ سے ڈرایا تو وہ بولے کہ "ہم تو ہدایت یافتہ ہیں) اگر آگ میں ڈالے بھی گئے تو صرف چند دنوں کے لیے۔ تاکہ گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہو جائیں۔ پھر ہمیشہ کے لیے جنت میں چلے جائیں گے"۔ قرآن عزیز اُن کے اس زعم باطل کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جنت دوزخ کی تقسیم قومیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ اس کا دارومدار ایمان و عمل پر ہے۔ جس انسان نے اپنے اعمال کے ذریعہ بُرائی کمائی۔ یعنی کفر و شرک کیا۔ اس کے واسطے نتیجہ بھی بُرا یعنی عذاب ہے۔ اور جس کسی نے اپنے اعمال کے ذریعہ اچھائی کمائی۔ اللہ اور اس کے رسول، اور آخرت پر ایمان لایا، اچھے عمل کیے۔ اس کا نتیجہ بھی اچھا یعنی نجات ہے۔ ایسے ہی ایمان و عمل والے بندے جنت کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ کی ہدایت اور یہود کی گمراہی اور اس کا انجام

۸۳ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا کہ
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ تقف وَ
خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور

وَ ۔ اِذْ ۔ اَخَذْ ۔ نَا ۔ مِيْثَاقَ ۔ بَنِيْٓ ۔ اِسْرَآءِيْلَ ۔
اور ۔ جب ۔ ہم نے لیا ۔ اقرار ۔ بیٹے ۔ اسرائیل ۔
لَا ۔ تَعْبُدُوْنَ ۔ اِلَّا ۔ اللّٰهَ ۔ وَ ۔
نہ ۔ تم عبادت کرنا ۔ سوائے ۔ اللہ ۔ اور ۔

۸۶۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ
دنیا کی زندگی خریدی۔ سو نہ تو اُن سے عذاب
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔
ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مدد پہنچے گی۔

اُولٰٓئِكَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ اِشْتَرَوْا ۔ اَلْ ۔ حَيٰوةَ ۔
یہی لوگ ۔ وہ جو کہ ۔ انھوں نے خریدا ۔ × ۔ زندگی ۔
اَلْ ۔ دُنْيَا ۔ بِ ۔ اَلْ ۔ اٰخِرَةِ ۔ فَ ۔ لَا ۔ يُخَفَّفُ ۔
× ۔ دنیا ۔ بدلہ ۔ × ۔ آخرت ۔ پس ۔ نہ ۔ ہلکا کیا جائے گا۔
عَنْ ۔ هُمْ ۔ اَلْ ۔ عَذَابُ ۔ وَ ۔ لَا ۔ هُمْ ۔ يُنْصَرُوْنَ ۔
سے ۔ اُن ۔ × ۔ عذاب ۔ اور ۔ نہ ۔ وہ ۔ مدد کیے جائیں گے۔

ع ۱۰

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے اتباعِ شریعت کا عہد لیا۔ مثلاً (۱) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا (۲) ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ (۳) عزیزوں، رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا (۴) یتیموں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنا۔ (۵) عام لوگوں کے ساتھ خوش کلامی کرنا۔ (۶) نماز پابندی سے ادا کرنا (جو عبادتِ بدنی ہے) (۷) زکوٰۃ ادا کرنا (کہ یہ مالی عبادت ہے) ـــــ ایمان وعمل کی یہی بنیادی سچائیاں ہیں مگر بنی اسرائیل کے بہت سے لوگ اس عہد سے پھر گئے۔ کیونکہ اُن کی طبیعت میں پہلے ہی سے نافرمانی چلی آرہی تھی۔

بنی اسرائیل میں خونریزیاں بہت ہوتی تھیں۔ زور آور لوگ کمزوروں کو اُن کے گھروں سے نکال کر ان کے مال واسباب پر قبضہ کر لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے توریت میں اس کی ممانعت فرمائی۔ اور اُن سے اقرار لیا کہ وہ آئندہ ایسا نہ کریں گے مگر اس عہد کے باوجود یہودی قبائل کی یہ حالت رہی کہ اُن میں لڑائی جھگڑا ہمیشہ شروع رہتا۔ ایک دوسرے کو بے دریغ قتل کرتے۔ ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف جتھابندی کر کے اُسے وطن سے نکال دیتا۔ لیکن پھر جب ایسا ہوتا کہ اُن کے جلاوطن کیے ہوئے یہودی کسی اور دشمن کے ہاتھ پڑ جاتے تو پھر خود یہی لوگ زرِ فدیہ دے کر انھیں چھڑا لیتے اور کہتے کہ یہ شریعت کی رُو سے ضروری ہے۔ حالانکہ شریعت کی رُو سے تو خود یہی بات حرام تھی کہ انھیں ان کے گھروں سے جلاوطن کیا جائے۔ یہ گمراہی کی کیسی انتہا ہے کہ قیدیوں کو چھڑانے اور اُن کے فدیہ کے واسطے مال جمع کرنے میں تو شریعت یاد آجاتی ہے لیکن ظلم ومعصیت کے وقت یاد نہیں آتی (جیسا کہ گذشتہ ایام میں خود ہندوستان کے مسلمان اسلامی ممالک کے خلاف جنگ بھی کرتے رہے اور ان کی امداد کے واسطے چندے بھی کرتے رہے)

یہ عجیب بات ہے کہ کتابِ الٰہی کا کچھ حصہ تو مانتے ہیں اور کچھ حصے کے منکر ہیں۔ اس حرکت کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا میں ذلت ورسوائی اور قیامت میں سخت سے سخت عذاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی سب کرتوتوں کی خبر ہے۔ دراصل ان لوگوں نے آخرت کی زندگی برباد کر کے دنیا کی زندگی مول لی ہے۔ یہاں کے چند روزہ عیش کو مقدم

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ
گناہ اور ظلم سے چڑھائی کر کے
عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط
انھیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو۔
وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ
اور اگر وہ تمھارے پاس قید ہو کر آئیں تو بدلہ دیکر
وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط
ان کو چھڑا بھی لیتے ہو۔ حالانکہ اُن کا نکال دینا ہی تم پر حرام تھا
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ
تو کیا تم کتاب کے بعض احکام کو تو مانتے ہو
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ
اور بعض کو نہیں مانتے۔ سو تم میں سے جو
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا
ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا
خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَ
اور کیا ہو سکتی ہے؟ کہ دنیا کی زندگی میں رسوائی ہو اور
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ
قیامت کے دن ان کو سخت سے سخت عذاب پہنچائے
الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
جائیں۔ اور تم جو کام کرتے ہو اللہ اُن
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
سے غافل نہیں ہے۔

مِنْ ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ دِيَارِ ۔ هِمْ ۔ تَظٰهَرُوْنَ ۔
سے ۔ تم ۔ سے ۔ شہروں ۔ اُن ۔ تم غلبہ کرتے ہو۔
عَلٰى ۔ هِمْ ۔ بِ ۔ الْ ۔ اِثْمِ ۔ وَ ۔ الْ ۔ عُدْوَانِ ۔
پر ۔ اُن ۔ ساتھ ۔ × ۔ گناہ ۔ اور ۔ × ۔ زیادتی ۔
وَ ۔ اِنْ ۔ يَاْتُوْا ۔ كُمْ ۔ اُسٰرٰى ۔ تُفٰدُوْا ۔ هُمْ ۔
اور ۔ اگر ۔ وہ آئیں ۔ تم ۔ قیدی (جمع) ۔ بدلہ دیکر چھڑاتے ہو ۔ وہ سب ۔
وَ ۔ هُوَ ۔ مُحَرَّمٌ ۔ عَلٰى ۔ كُمْ ۔ اِخْرَاجُ ۔ هُمْ ۔
حالانکہ ۔ وہ ۔ حرام کیا گیا ۔ پر ۔ تم ۔ نکالنا ۔ وہ سب ۔
اَ ۔ فَ ۔ تُؤْمِنُوْنَ ۔ بِ ۔ بَعْضِ ۔ الْ ۔ كِتٰبِ ۔ وَ ۔
کیا ۔ پھر ۔ تم ایمان لاتے ہو ۔ پر ۔ بعض ۔ × ۔ کتاب ۔ اور ۔
تَكْفُرُوْنَ ۔ بِ ۔ بَعْضٍ ۔ فَ ۔ مَا ۔ جَزَآءُ ۔
انکار کرتے ہو ۔ سے ۔ بعض ۔ پس ۔ نہیں ۔ بدلہ ۔
مَنْ ۔ يَفْعَلُ ۔ ذٰلِكَ ۔ مِنْ ۔ كُمْ ۔ اِلَّا ۔
جو شخص ۔ کرتا ہے ۔ یہ ۔ سے ۔ تم ۔ مگر ۔
خِزْيٌ ۔ فِي ۔ الْ ۔ حَيٰوةِ ۔ الْ ۔ دُنْيَا ۔ وَ ۔
رسوائی ۔ میں ۔ × ۔ زندگی ۔ × ۔ دنیا ۔ اور ۔
يَوْمَ ۔ الْ ۔ قِيٰمَةِ ۔ يُرَدُّوْنَ ۔ اِلٰى ۔ اَشَدِّ ۔
دن ۔ × ۔ قیامت ۔ وہ لوٹائے جائیں گے ۔ طرف ۔ زیادہ سخت ۔
الْ ۔ عَذَابِ ۔ وَ ۔ مَا ۔ اللّٰهُ ۔ بِ ۔ غَافِلٍ ۔
× ۔ عذاب ۔ اور ۔ نہیں ۔ اللہ ۔ × ۔ بے خبر ۔
عَنْ ۔ مَا ۔ تَعْمَلُوْنَ ۔
سے ۔ جو ۔ تم کرتے ہو ۔

پے درپے رسول بھیجکر جاری رکھا۔ آخر حضرت عیسیٰؑ کو کتاب انجیل اور سچائی کی روشن نشانیاں دے کر بھیجا۔ لیکن یہود نے ہر ایک نبی کی دعوت کی مخالفت کی۔ کیونکہ راست بازی اور حق پرستی کے بجائے اُن کے دلوں میں نفسانی خواہشوں نے جگہ کر لی تھی۔ ان کا شیوہ یہ ہوگیا تھا کہ جب کبھی رسول نے ان کی نفسانی خواہشوں کے خلاف کسی بات کی دعوت دی تو اس کے مقابلہ میں سرکشی اختیار کی۔ کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل ہی کر دیا۔ یہ لوگ اُلٹا اپنی اس حالت پر فخر کرتے تھے اور اپنے اس جمود کو اعتقاد کی پختگی سمجھتے تھے۔ حالانکہ انکار حق کی وجہ سے اُن میں کلام حق سے اثر پذیر ہونے کی استعداد ہی نہ رہی تھی۔ اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے تھے۔

نبی آخر الزماں کی دعوت اور یہود کا اس سے انکار

۸۹۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۞

اور جب خدا کے ہاں سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو ان کی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور وہ کافروں پر پہلے سے فتح مانگا کرتے تھے۔ تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے منکر ہوگئے۔ بس منکروں پر خدا کی لعنت ہو۔

وَ۔ لَمَّا۔ جَآءَ۔ هُمْ۔ كِتٰبٌ۔ مِنْ۔ عِنْدِ۔
اور۔ جب۔ آئی۔ انکے پاس۔ کتاب۔ سے۔ پاس۔
اللّٰهِ۔ مُصَدِّقٌ۔ لِ۔ مَا۔ مَعَ۔ هُمْ۔ وَ۔ كَانُوْا۔
اللہ۔ تصدیق کرنیوالی۔ واسطے۔ جو۔ پاس۔ اُن کے۔ اور۔ وہ تھے۔
مِنْ۔ قَبْلُ۔ يَسْتَفْتِحُوْنَ۔ عَلَى۔
سے۔ پہلے۔ وہ فتح مانگا کرتے۔ پر۔
الَّذِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ فَ۔ لَمَّا۔ جَآءَ۔ هُمْ۔ مَا
جنھوں نے۔ کفر کیا۔ پس۔ جب۔ آیا۔ اُنکے پاس۔ جو۔
عَرَفُوْا۔ كَفَرُوْا۔ بِ۔ هٖ۔ فَ۔ لَعْنَةُ۔ اللّٰهِ۔
انھوں نے پہچان لیا۔ انھوں نے کفر کیا۔ ساتھ۔ اُسکے۔ پس۔ لعنت۔ اللہ۔
عَلَى۔ الْ۔ كٰفِرِيْنَ۔
پر۔ ۔۔۔ کفر کرنے والے۔

۹۰۔ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا

جس چیز کے بدلے انھوں نے اپنے تئیں بیچ ڈالا ہے بُری ہے۔ یہ کہ انکار کرتے ہیں ایسی چیز کا جو حق تعالیٰ نے نازل

بِئْسَ۔ مَا۔ اِشْتَرَوْا۔ بِ۔ هٖ۔ اَنْفُسَ۔ هُمْ۔
بُرا ہے۔ جو۔ انھوں نے خریدا۔ ساتھ۔ اسکے۔ جانیں۔ اُن کی۔
اَنْ۔ يَّكْفُرُوْا۔ بِ۔ مَا۔ اَنْزَلَ۔ اللّٰهُ۔ بَغْيًا۔
یہ کہ۔ وہ انکار کریں۔ ساتھ۔ جو۔ اُتارا۔ اللہ۔ بغاوت کرکے

دکھا ہے۔ اور اللہ کے احکام کی کچھ پروا نہیں کی۔ لہذا یاد رکھیں کہ قیامت میں نہ تو ان کا عذاب کبھی ہلکا ہوگا اور نہ ہی وہاں ان کا کوئی حمایتی اور مدد گار بنے گا۔

رسالت کا سلسلہ ہدایت اور یہود کا جمود

۸۷۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عنایت کی اور

قَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَ

ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے رسول بھیجتے رہے اور

اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو کھلے نشانات بخشے اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا

روح القدس سے ان کو مدد دی۔ کیا جب کبھی

جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسے احکام لایا جن کو تمہارا دل نہ چاہتا تھا

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا

تو تم تکبر کرنے لگے۔ پھر بعضوں کو تم نے

كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○

جھوٹا بتایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالا۔

۸۸۔ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ

اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں۔ بلکہ خدا نے ان کے

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○

کفر کے سبب اُن پر لعنت کی ہے۔ سو کم ہی وہ ایمان لاتے ہیں۔

وَ۔ لَ۔ قَدْ۔ اٰتَيْنَا۔ مُوْسٰى۔ اَلْ۔ كِتٰبَ۔ وَ۔

اور۔ البتہ۔ تحقیق۔ ہم نے دی۔ موسیٰؑ۔ ×۔ کتاب۔ اور۔

قَفَّيْنَا۔ مِنْ۔ بَعْدِهٖ۔ بِ۔ اَلْ۔ رُسُلِ۔ وَ۔

ہم نے پے در پے بھیجا۔ سے۔ بعد۔ اس۔ کو۔ ×۔ رسول (جمع)۔ اور۔

اٰتَيْنَا۔ عِيْسٰى۔ اِبْنَ۔ مَرْيَمَ۔ اَلْ۔ بَيِّنٰتِ۔ وَ۔

ہم نے دیا۔ عیسیٰ۔ بیٹا۔ مریم۔ ×۔ کھلے نشان۔ اور۔

اَيَّدْنَا۔ هُ۔ بِ۔ رُوْحِ۔ اَلْ۔ قُدُسِ۔ اَ۔ فَ۔ كُلَّمَا۔

ہم نے مدد دی۔ اس کو۔ ساتھ۔ روح۔ ×۔ پاک۔ کیا۔ پس۔ جب کبھی۔

جَاۗءَ۔ كُمْ۔ رَسُوْلٌ۔ بِ۔ مَا۔ لَا۔ تَهْوٰى۔

آیا۔ تمہارے پاس۔ رسول۔ ساتھ۔ جو۔ نہ۔ چاہتا ہے۔

اَنْفُسُ۔ كُمْ۔ اِسْتَكْبَرْتُمْ۔ فَ۔ فَرِيْقًا۔

جانیں۔ تمہاری۔ تم نے تکبر کیا۔ پس۔ جماعت۔

كَذَّبْتُمْ۔ وَ۔ فَرِيْقًا۔ تَقْتُلُوْنَ۔

تم نے جھٹلایا۔ اور۔ جماعت۔ تم قتل کرتے ہو۔

وَ۔ قَالُوْا۔ قُلُوْبُ۔ نَا۔ غُلْفٌ۔ بَلْ۔ لَعَنَ۔ هُمُ۔

اور۔ انھوں نے کہا۔ دل (جمع)۔ ہمارے۔ پردے میں۔ بلکہ۔ لعنت کی۔ اُن پر۔

اللّٰهُ۔ بِ۔ كُفْرِ۔ هِمْ۔ فَ۔ قَلِيْلًا۔ مَا۔ يُؤْمِنُوْنَ۔

اللہ۔ بسبب انکار۔ اُن کا۔ پھر۔ تھوڑے۔ جو۔ ایمان لاتے ہیں۔

یہود کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب توریت دی۔ پھر ان کے بعد یہ سلسلۂ ہدایت

دعا مانگا کرتے تھے کہ ہمیں نبیؐ آخرالزماں اور جو کتاب اُن پر نازل ہوگی اس کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ مگر جب حضورؐ کا ظہور ہوا۔ اور سب نشانیاں بھی دیکھ چکے تو منکر ہوگئے۔ اور ملعون ہوئے اُنھوں نے اللہ کی بھیجی ہوئی سچائی سے دیدہ و دانستہ انکار کردیا۔ اپنی جانوں کا نہایت بُری قیمت کے بدلہ سودا چکایا۔ اس انکار کی وجہ یہ ہوئی کہ یہود کے دل نسلی حسد کے باعث اس بات پر راضی نہ ہوتے تھے کہ نبی آخرالزماں بجائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم سے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے منصب نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ یہود نے ایک غضب تو یہ کیا کہ قرآن سے بھی منکر ہوئے۔ دوسرے محض ضد اور حسد سے پیغمبر وقت کا انکار کیا۔ یہ لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے پہلے ہی ذلیل و خوار ہوچکے تھے۔ اب اس نئے انکار سے اللہ کا غضب پر غضب کمایا۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اب قرآن پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں ہم تو صرف توریت کو مانیں گے اور اس کے سوا سب کا انکار کرتے ہیں حالانکہ قرآن مجید خدا کا سچا کلام ہے۔ جو توریت کو بھی سچا بتاتا ہے۔ مگر ان کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اگر ان کا توریت پر ایمان ہوتا تو وہ اپنے نبیوں کو کیوں قتل کرتے جو انھیں توریت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے۔

بنی اسرائیل کی بیدینی اور حیاتِ دنیوی کی حرص

۹۲۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
اور موسیٰؑ تمہارے پاس کھلے معجزات لے کر آئے
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ
تو تم نے ان کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور
اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○
تم اپنے حق میں ظالم تھے۔

وَ۔ لَ۔ قَدْ۔ جَآءَ۔ كُمْ۔ مُوْسٰى۔ بِ۔ الْ۔ بَيِّنٰتِ
اور۔ البتہ تحقیق۔ آیا۔ تمہارے پاس۔ موسیٰؑ۔ ساتھ۔ ×۔ کھلے نشان۔
ثُمَّ۔ اتَّخَذْ تُمُ۔ الْ عِجْلَ۔ مِنْ۔ بَعْدِ۔ هٖ۔ وَ۔
پھر۔ تم نے ٹھیرالیا۔ ×۔ بچھڑا۔ سے۔ بعد۔ اس کے۔ اور
اَنْتُمْ۔ ظٰلِمُوْنَ۔
تم۔ ظالم۔ (جمع)

۹۳۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
اور جب ہم نے تم سے قول و قرار لیا تھا اور تم پر طور اُٹھا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
کھڑا کیا۔ جو کچھ ہم تم کو دیتے ہیں ہمت کے ساتھ
بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ
لو اور سنو۔ کہنے لگے ہم نے سُن تو لیا لیکن

وَ۔ اِذْ۔ اَخَذْ نَا۔ مِيْثَاقَ۔ كُمْ۔ وَ۔ رَ فَعْنَا۔
اور جب۔ ہم نے لیا۔ اقرار۔ تمہارا۔ اور ہم نے اُٹھایا۔
فَوْقَ۔ كُمُ۔ الْ طُّوْرَ۔ خُذُ وْا۔ مَآ۔ اٰتَيْنَا۔ كُمْ۔
پر۔ تم۔ ×۔ طور۔ پکڑو۔ جو۔ ہم نے دیا۔ تم کو
بِ۔ قُوَّةٍ۔ وَ۔ اِسْمَعُوْا۔ قَالُوْا۔ سَمِعْنَا۔ وَ۔
ساتھ۔ قوت۔ اور۔ تم سنو۔ انھوں نے کہا۔ ہم نے سُنا۔ اور۔

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى

فرمائی - اس ضد پر کہ خدا اپنے بندوں میں

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ

سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی نازل فرماتا ہے -

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ

سو وہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے -

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے -

۹۱- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ اس کلام

اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں ہم اس کتاب پر

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۤ

ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل کی گئی ہے - اور جتنی اس کے علاوہ ہیں اس سے وہ

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ

انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے تصدیق کرنے والی ہے اسکی جو ان کے پاس ہے -

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ

ان سے کہدو کہ اگر تم صاحب ایمان تھے تو خدا کے پیغمبروں کو

مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اس سے پہلے کیوں قتل کیا کرتے تھے ؟

اَنْ - يُنَزِّلَ - اَللّٰهُ - مِنْ - فَضْلِ - هٖ - عَلٰى -

یہ کہ - نازل کرتا ہے - اللہ - سے - فضل - اپنا - پر -

مَنْ - يَشَاءُ - مِنْ - عِبَادِ - هٖ -

جو شخص - وہ چاہتا ہے - سے - بندے - اس کے -

فَ - بَاءُوْ - بِ - غَضَبٍ - عَلٰى - غَضَبٍ -

پس - وہ لوٹے - ساتھ - غضب - پر - غضب -

وَ - لِ - اَلْ - كٰفِرِيْنَ - عَذَابٌ - مُهِيْنٌ -

اور - واسطے - + - انکار کرنے والے - عذاب - ذلیل کرنیوالا -

وَ - اِذَا - قِيْلَ - لَ - هُمْ - اٰمِنُوْا - بِ - مَا - اَنْزَلَ -

اور - جب - کہا گیا - واسطے - اُن - تم ایمان لاؤ - ساتھ - جو - اُتارا -

اَللّٰهُ - قَالُوْا - نُؤْمِنُ - بِ - مَا - اُنْزِلَ -

اللہ - انھوں نے کہا - ہم ایمان لائیں گے - ساتھ - جو - نازل کیا گیا -

عَلٰى - نَا - وَ - يَكْفُرُوْنَ - بِ - مَا - وَرَآءَ - هٗ -

پر - ہم - اور - وہ انکار کرتے ہیں - کا - جو - علاوہ - اس کے -

وَ - هُوَ - اَلْ - حَقُّ - مُصَدِّقًا - لِ - مَا - مَعَ - هُمْ -

حالانکہ - وہ - + - حق - سچ بتانیوالا - کو - جو - ساتھ - اُن کے -

قُلْ - فَ - لِمَ - تَقْتُلُوْنَ - اَنْبِيَاءَ - اَللّٰهِ -

کہدے - پس - کیوں - تم قتل کرتے ہو - نبیوں - اللہ -

مِنْ - قَبْلُ - اِنْ - كُنْتُمْ - مُؤْمِنِيْنَ -

سے - پہلے - اگر - تم ہو - ایمان رکھنے والے -

بالآخر جب اللہ کی طرف سے نبی آخرالزماں صلعم کی معرفت کل بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لیے ایک کتاب (قرآن مجید) نازل ہوئی اور یہ کتاب توریت کی تصدیق کرتی ہے جو یہودیوں کے پاس پہلے سے تھی تو یہود اس سے صاف انکار کر گئے - حالانکہ اس سے پہلے جب کافروں سے یہودی مغلوب ہوتے تو خدا سے

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ
ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ کاش وہ ہزار برس
سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ
تک زندہ رکھا جائے۔ مگر اتنی عمر اس کو مل بھی جائے تو اس کو
الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی۔ اور جو یہ کام کرتے ہیں
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝
خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔

يَوَدُّ۔ اَحَدُ۔ هُمْ۔ لَوْ۔ يُعَمَّرُ۔ اَلْفَ۔
پسند کرتا ہے۔ ایک ایک۔ اُن کا۔ کاش۔ زندہ رکھا جائے۔ ہزار۔
سَنَةٍ۔ وَ۔ مَا۔ هُوَ۔ بِ۔ مُزَحْزِحِ۔ هٖ۔ مِنَ۔
برس۔ اور نہیں۔ وہ۔ × ۔ بچانے والا۔ اُس کو۔ سے۔
اَلْ۔ عَذَابِ۔ اَنْ۔ يُعَمَّرَ۔ وَ۔ اللّٰهُ۔ بَصِيْرٌ۔
× ۔ عذاب۔ یہ کہ۔ وہ عمر دیا جائے۔ اور۔ اللہ۔ دیکھنے والا۔
بِ۔ مَا۔ يَعْمَلُوْنَ۔
کو۔ جو۔ وہ کرتے ہیں۔

ع ۱۱

حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے۔ مگر جب وہ کچھ دنوں کے لیے طور پر گئے تو بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ اور پھر جب اللہ نے طور کی بلندیوں کے نیچے اُن سے دین الٰہی پر قائم رہنے کا عہد لیا اور تاکید کی کہ جو کتاب انھیں دی گئی ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہیں تو انھوں نے زبان سے تو اقرار کر لیا مگر دل سے نہ مانا۔ کیونکہ اُن کے دلوں میں کفر رچ گیا تھا۔ اس کے باوجود ان کا یہ دعویٰ ہے کہ آخرت کی نجات صرف اُن کے لیے ہے۔ اُن کا یہ دعویٰ محض زبانی ہے۔ اگر دل سے اس پر یقین ہوتا تو یہودی اس قدر دنیا پر مرے نہ جاتے۔ اور موت سے ڈرنا کیا۔ اس کی آرزو کرتے۔ دنیا کی بجائے آخرت کے طلبگار ہوتے۔ مگر وہ تو زندگی کے سب سے زیادہ حریص ہیں۔ اُن میں سے ایک ایک آدمی کے دل میں حسرت ہے کہ کاش وہ ایک ہزار برس تک جیے۔ مگر اتنی لمبی عمر بھی اُن کو عذاب آخرت سے نہیں بچا سکتی۔ اُن کا کوئی عمل اللہ سے مخفی نہیں ہے۔

سلسلۂ وحی کی مخالفت قانون الٰہی کی مخالفت ہے

۹۷۔ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ
آپ یہ کہیے کہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہو۔ سو اس نے تو یہ
نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
کتاب خدا کے حکم سے تیرے دل پر نازل کی ہے۔
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور

قُلْ۔ مَنْ۔ كَانَ۔ عَدُوًّا۔ لِ۔ جِبْرِيْلَ۔ فَ۔ اِنَّ۔ هٗ۔
کہہ دے۔ جو شخص۔ ہوا۔ دشمن۔ کا۔ جبریل۔ پس۔ بیشک۔ وہ۔
نَزَّلَ۔ هٗ۔ عَلٰى۔ قَلْبِكَ۔ بِ۔ اِذْنِ۔ اللّٰهِ۔
نازل کیا۔ اس کو۔ پر۔ تیرا دل۔ ساتھ۔ حکم۔ اللہ۔
مُصَدِّقًا۔ لِ۔ مَا۔ بَيْنَ۔ يَدَيْ۔ هِ۔ وَ۔
تصدیق کرنے والا۔ واسطے۔ جو۔ درمیان۔ دونوں ہاتھ۔ اس۔ اور۔

عَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ

ہم سے عمل نہیں ہوگا۔ اُن کے کفر کے سبب بچھڑا

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۗ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُ

ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ آپ فرما دیجیے یہ افعال تو

كُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

بہت برے ہیں جنکی تعلیم تمھارا ایمان تمکو دے رہا ہے اگر تم مومن ہو۔

۹۴۔ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

آپ کہدیجیے کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں کے لیے نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ

خدا کے نزدیک تمھارے لیے ہی مخصوص

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

ہے تو اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو

صٰدِقِيْنَ ○

کرو۔

۹۵۔ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے

اَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے۔ اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔

۹۶۔ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

اور آپ ان کو اور آدمیوں سے بڑھ کر زندگی کا

عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ

حریص پائیں گے۔ یہاں تک کہ مشرکین سے بھی۔

عَصَيْنَا ۔ وَ ۔ اُشْرِبُوْا ۔ فِىْ ۔ قُلُوْبِ ۔ هِمْ ۔

ہم نے نافرمانی کی۔ اور۔ وہ پلائے گئے۔ میں۔ دل (جمع)۔ ان کے۔

اَلْ ۔ عِجْلَ ۔ بِ ۔ كُفْرِ ۔ هِمْ ۔ قُلْ ۔ بِئْسَ ۔ مَا ۔ يَاْمُرُ ۔

× ۔ بچھڑا۔ بسبب۔ کفر۔ ان کا۔ کہدے۔ برا ۔ جو۔ حکم دیتا ہے۔

كُمْ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ اِيْمَانُ ۔ كُمْ ۔ اِنْ ۔ كُنْتُمْ ۔ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

تمکو۔ ساتھ۔ اس کے۔ ایمان۔ تمھارا۔ اگر۔ تم ۔ ایمان رکھنے والے۔

قُلْ ۔ اِنْ ۔ كَانَتْ ۔ لَ ۔ كُمُ ۔ اَلْ ۔ دَارُ ۔ اَلْ ۔ اٰخِرَةُ ۔

کہدے۔ اگر۔ ہے۔ واسطے تمھارے۔ ×۔ گھر۔ × ۔ آخرت

عِنْدَ ۔ اللّٰهِ ۔ خَالِصَةً ۔ مِنْ ۔ دُوْنِ ۔

پاس۔ اللہ۔ خالص۔ × ۔ سوائے۔

اَلْ ۔ نَاسِ ۔ فَ ۔ تَمَنَّوُا ۔ اَلْ ۔ مَوْتَ ۔ اِنْ ۔ كُنْتُمْ ۔

× ۔ لوگ۔ پس۔ آرزو کرو۔ × ۔ موت۔ اگر۔ تم ہو۔

صٰدِقِيْنَ ۔

سچے۔

وَ ۔ لَنْ ۔ يَّتَمَنَّوْا ۔ هُ ۔ اَبَدًا ۔ بِ ۔ مَا ۔ قَدَّمَتْ ۔

اور۔ ہرگز نہ۔ آرزو کریں گے وہ۔ اس کی۔ کبھی۔ بسبب۔ جو۔ آگے بھیجا۔

اَيْدِىْ ۔ هِمْ ۔ وَ ۔ اللّٰهُ ۔ عَلِيْمٌ ۔ بِ ۔ اَلْ ۔ ظّٰلِمِيْنَ ۔

ہاتھ (جمع)۔ ان کے۔ اور۔ اللہ۔ جاننے والا۔ کو۔ × ۔ ظلم کرنے والے۔

وَ ۔ لَ ۔ تَجِدَنَّ ۔ هُمْ ۔ اَحْرَصَ ۔ اَلْ ۔ نَاسِ ۔

اور۔ البتہ۔ تو ضرور پائیگا۔ اُن کو۔ زیادہ حریص۔ × ۔ لوگ (جمع)

عَلٰى ۔ حَيٰوةٍ ۔ وَ ۔ مِنَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ اَشْرَكُوْا ۔

پر۔ زندگی۔ اور۔ سے۔ وہ جنھوں نے۔ شرک کیا۔

فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ ۙ	فَرِيقٌ - مِنَ - الَّذِينَ - أُوتُوا - اَلْ - كِتٰبَ -
میں سے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ	ایک جماعت - سے - وہ جو کہ - دیئے گئے - × - کتاب
كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ	كِتَابَ - اَللّٰهِ - وَرَآءَ - ظُهُورِ - هِمْ -
پیچھے پھینک دیا - گویا وہ	کتاب - اللہ - پیچھے - پیٹھیں - اُن کی -
كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۞	كَاَنَّ - هُمْ - لَا - يَعْلَمُونَ -
جانتے ہی نہیں -	گویا - وہ سب - نہیں - جانتے -

یہودی صرف نبی صلعم کی دعوت کے ہی منکر نہ تھے بلکہ حامل وحی جبریل کو بھی بُرا بھلا کہتے تھے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ بنی اسرائیل پر جو عذاب آئے وہ اس کے ہاتھوں آتے رہے ہیں۔ وہ گویا ان کے لیے عذاب کا فرشتہ ہے۔ اور ان کا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جبریل امین نے یہ الٰہی کلام اللہ کے حکم سے رسول کے قلب میں اُتارا ہے۔ اس برگزیدہ فرشتہ کا اس میں اپنا کچھ دخل نہیں۔ پھر اس کی سچائی سے یہود کیسے انکار کرسکتے ہیں جب کہ یہ اس کلام کی تصدیق کرتا ہو جو اس سے پہلے بنی اسرائیل پر نازل ہو چکی ہے۔ یہ کلام تو انسان کے لیے ہدایت اور اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے فلاح و کامیابی کی بشارت ہے۔ اس پر بھی جو لوگ اللہ کے فرشتوں اور رسولوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں وہ گویا اللہ کو بھی اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ جب یہ بات ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان منکرینِ حق کا دوست نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوتِ حق کا ظہور سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ ہوا ہے۔ ان سے صرف وہی انکار کرسکتے ہیں جو راست بازی سے منہ ہی موڑلیں۔ یہ جوابِ دعوتِ اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں ان کی یہ قدیمی عادت ہے کہ جب اللہ یا رسول سے کوئی عہد کرتے ہیں تو اُن میں سے ایک جماعت اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیتی ہے۔ بلکہ یہود میں تو بہت سے ایسے ہیں جو توریت پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل خدا پرستی کے سچے ایمان سے خالی ہیں۔ اس لیے جب اُن کے پاس اللہ کا رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا، جو اُن کے پاس پہلے سے موجود تھی تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ اس طرح پس پشت ڈال دی گویا اسے جانتے ہی نہیں۔

بنی اسرائیل کا ضعفِ عقل و ایمان۔ کتابِ الٰہی سے رُوگردانی

۱۰۲۔ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِينُ عَلٰى	وَ - اِتَّبَعُوا - مَا - تَتْلُوا - اَلْ - شَيٰطِينُ - عَلٰى
اور انھوں نے ایسی چیز کا اتباع کیا جو سلیمان کے عہد	اور - انھوں نے پیروی کی - جو کہ - پڑھتے تھے - × - شیطان (جمع) - پر -

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٥
ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے ۔

۹۸۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
جو شخص خدا کا ، اس کے فرشتوں کا ، اس کے
وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ
پیغمبروں کا اور جبریل ومیکائیل کا دشمن ہو تو
فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ٥
خدا ایسے کافروں کا دشمن ہے ۔

۹۹۔ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ج
اور ہم نے تمھارے پاس واضح آیتیں نازل کی ہیں ۔
وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ٥
ان سے وہی انکار کرتے ہیں جو بدکردار ہیں ۔

۱۰۰۔ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ
ان لوگوں نے جب کبھی عہد کیا ان میں سے ایک فریق نے
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
اُسے نظر انداز کر دیا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر
يُؤْمِنُوْنَ ٥
بے ایمان ہیں ۔

۱۰۱۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ
اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے پیغمبر آیا جو
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ
اُس کتاب کی تصدیق بھی کر رہا ہے جو اُن کے پاس ہے تو اہل کتاب

هُدًى ۔ وَ ۔ بُشْرٰى ۔ لِ ۔ اَلْ ۔ مُؤْمِنِيْنَ ۔
ہدایت ۔ اور ۔ بشارت ۔ واسطے ۔ × ۔ ایمان لانے والے ۔

مَنْ ۔ كَانَ ۔ عَدُوًّا ۔ لِ ۔ اَللّٰهِ ۔ وَ ۔ مَلٰٓئِكَةِ ۔ هٖ ۔
جو شخص ۔ ہوا ۔ دشمن ۔ واسطے ۔ اللہ ۔ اور ۔ فرشتے ۔ اس کے ۔

وَ ۔ رُسُلِ ۔ هٖ ۔ وَ ۔ جِبْرِيْلَ ۔ وَ ۔ مِيْكٰلَ ۔
اور ۔ پیغمبر (جمع) اس کے ۔ اور ۔ جبریل ۔ اور ۔ میکائیل ۔

فَ ۔ اِنَّ ۔ اَللّٰهَ ۔ عَدُوٌّ ۔ لِ ۔ اَلْ ۔ كٰفِرِيْنَ ۔
پس ۔ بیشک ۔ اللہ ۔ دشمن ۔ واسطے ۔ × ۔ کفر کرنیوالے ۔

وَ ۔ لَ ۔ قَدْ ۔ اَنْزَلْنَا ۔ اِلٰى ۔ كَ ۔ اٰيٰتٍ ۔ بَيِّنٰتٍ ۔
اور البتہ تحقیق ۔ ہم نے نازل کیا ۔ طرف ۔ تیرے ۔ آیتیں ۔ کھلی ، روشن ۔

وَ ۔ مَا ۔ يَكْفُرُ ۔ بِ ۔ هَا ۔ اِلَّا ۔ اَلْ ۔ فٰسِقُوْنَ ۔
اور ۔ نہیں ۔ انکار کرتا ہے ۔ سے ۔ اس ۔ مگر ۔ × ۔ نافرمان (جمع)

اَ ۔ وَ ۔ كُلَّمَا ۔ عٰهَدُوْا ۔ عَهْدًا ۔ نَبَذَ ۔ هٗ ۔
کیا جب کبھی ۔ انھوں نے عہد کیا ۔ کوئی عہد ۔ پھینک دیا اس کو ۔

فَرِيْقٌ ۔ مِنْ ۔ هُمْ ۔ بَلْ ۔ اَكْثَرُ ۔ هُمْ ۔ لَا ۔
ایک جماعت ۔ سے ۔ اُن ۔ بلکہ ۔ اکثر ۔ اُن کے ۔ نہیں ۔

يُؤْمِنُوْنَ ۔
وہ ایمان لاتے ہیں ۔

وَ ۔ لَمَّا ۔ جَآءَ ۔ هُمْ ۔ رَسُوْلٌ ۔ مِنْ ۔ عِنْدِ ۔
اور جب ۔ آیا ۔ اُن کے پاس ۔ پیغمبر ۔ سے ۔ پاس ۔

اللّٰهِ ۔ مُصَدِّقٌ ۔ لِ ۔ مَا ۔ مَعَ ۔ هُمْ ۔ نَبَذَ ۔
اللہ ۔ تصدیق کرنے والا ۔ واسطے ۔ جو ۔ پاس ۔ ان کے ۔ پھینک دیا ۔

يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

فائدہ نہ کرے۔ اور وہ خوب جان چکے ہیں کہ جو شخص

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

ایسی چیزوں کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ

مِنْ خَلَاقٍ ڛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا

حصہ نہیں۔ اور بہت ہی بُری چیز ہے جس کے بدلے انھوں نے

بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

اپنی جانوں کو بیچا۔ اے کاش ان کو عقل ہوتی!۔

۱۰۳۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ

تو اللہ کے ہاں بہتر ثواب پاتے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع

اے کاش ان کو سمجھ ہوتی!۔

يَنْفَعُ۔ هُمْ۔ وَ۔ لَ۔ قَدْ۔ عَلِمُوْا۔ لَ۔ مَنْ۔

وہ نفع دیتا۔ ان کو۔ اور۔ البتہ۔ تحقیق۔ وہ جان چکے۔ البتہ۔ جو شخص۔

اِشْتَرٰى۔ هُ۔ مَا۔ لَ۔ هُ۔ فِيْ۔ اَلْ۔ اٰخِرَةِ۔

اُس نے خریدا۔ اس کو۔ نہیں۔ واسطے۔ اس کے ہیں۔ ۔۔ آخرت۔

مِنْ۔ خَلَاقٍ۔ وَ۔ لَ۔ بِئْسَ۔ مَا۔ شَرَوْا۔

کوئی۔ حصّہ۔ اور۔ البتہ۔ بُرا ہے۔ جو۔ انھوں نے بیچا۔

بِ۔ هٖ۔ اَنْفُسَ۔ هُمْ۔ لَوْ۔ كَانُوْا۔ يَعْلَمُوْنَ۔

بدلہ۔ اس کے۔ جانیں۔ ان کی (اپنی)۔ کاش۔ وہ ہوتے۔ وہ جانتے۔

وَ۔ لَوْ۔ اَنَّ۔ هُمْ۔ اٰمَنُوْا۔ وَ۔ اِتَّقَوْا۔

اور۔ اگر۔ تحقیق۔ وہ سب۔ ایمان لاتے۔ اور تقویٰ اختیار کرتے۔

لَ۔ مَثُوْبَةٌ۔ مِنْ۔ عِنْدِ۔ اَللّٰهِ۔ خَيْرٌ۔

البتہ۔ ثواب (ملتا)۔ سے۔ طرف۔ اللہ۔ بہتر۔

لَوْ۔ كَانُوْا۔ يَعْلَمُوْنَ۔

کاش۔ ہوتے وہ۔ وہ جانتے۔

ع ۱۲ / ۷

سحر۔ جادو کا علم زمانہ قدیم سے تمام اقوام اور ممالک میں رائج رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مادی غلاظتوں سے طرح طرح کی بیماریاں، خارش، جذام وغیرہ انسانوں میں اور مکروہ، بدبودار بُوٹیاں گندی زمینوں اور غلاظت کے ڈھیروں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح جادو، شرک اور جہالت کی نجاست سے پیدا ہوا ہے۔ فی زمانہ بھی یہ چیز جگہ جگہ ان لوگوں میں موجود ہے جو شرک اور جہالت کی بدترین صورتوں میں مبتلا ہیں۔ پہاڑوں، جنگلوں اور دُورافتادہ جزیروں میں اس کا خوب زور ہے۔ ایک مشہور کتاب (PEOPLES OF ALL NATIONS) میں معتبر سیاحوں نے ایسے ممالک کے سحر و جادو کے حیران کُن واقعات لکھے ہیں۔ جیسے روشنی اور صاف ہوا سے مہلک جراثیم تلف ہو جاتے ہیں اسی طرح ایمان و علم کی روشنی سے جادو اور توہمات کے روحانی روگ دور ہو جاتے۔

ایک زمانہ میں دنیا میں، بالخصوص بابل میں جادو کا بہت چرچا ہوگیا تھا۔ اس سے عوام کو جادو اور انبیاء کے معجزات میں تمیز نہ رہی۔ لوگ جادوگروں کو مقدس ہستیاں سمجھ کر ان کا اتباع کرتے تھے۔ اور جادو کو نیکی سمجھ کر اس پر

مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ج وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ
بات نہیں کی بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو
النَّاسَ السِّحْرَ ق وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى
سکھاتے تھے۔ اور وہ جو بابل میں دو فرشتوں
الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ
ہاروت و ماروت پر اُترا تھا۔
مَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ
اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے
اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ
جب تک یہ نہ کہدیتے تھے کہ ہم تو آزمائش کے
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَيَتَعَلَّمُوْنَ
لیے ہیں۔ سو تم کفر میں نہ پڑو۔ سو لوگ ان سے وہ چیزیں
مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ
سیکھتے تھے جس سے میاں اور بیوی میں جدائی
وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ
ڈالدیں۔ اور وہ اس سے اللہ کے حکم کے بغیر
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَ
کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اور
يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا
ایسی چیز سیکھتے ہیں جو ان کا نقصان کرے اور

مُلْكِ۔ سُلَيْمٰنَ۔ وَ۔ مَا۔ كَفَرَ۔ سُلَيْمٰنُ۔
سلطنت۔ سلیمان۔ اور نہیں۔ کفر کیا۔ سلیمان۔
وَ۔ لٰكِنَّ۔ اَلْ۔ شَيٰطِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ يُعَلِّمُوْنَ۔
اور۔ لیکن۔ ×۔ شیطان (جمع)۔ انہوں نے کفر کیا۔ وہ سکھاتے تھے۔
اَلْ۔ نَاسَ۔ اَلْ۔ سِحْرَ۔ وَ۔ مَا۔ اُنْزِلَ۔ عَلٰى
×۔ لوگ (جمع) ×۔ جادو۔ اور۔ جو۔ اُتارا گیا۔ پر۔
اَلْ۔ مَلَكَيْنِ۔ بِ۔ بَابِلَ۔ هَارُوْتَ۔ وَ۔
×۔ دو فرشتے۔ میں۔ بابل۔ ہاروت۔ اور۔
مَارُوْتَ۔ وَ۔ مَا۔ يُعَلِّمٰنِ۔ مِنْ۔
ماروت۔ اور نہیں۔ وہ دونوں سکھاتے تھے۔ کسی۔
اَحَدٍ۔ حَتّٰى۔ يَقُوْلَا۔ اِنَّمَا۔ نَحْنُ۔
ایک۔ جبتک۔ وہ کہتے تھے۔ تحقیق۔ ہم۔
فِتْنَةٌ۔ فَ۔ لَا۔ تَكْفُرْ۔ فَ۔ يَتَعَلَّمُوْنَ۔
آزمائش۔ پس۔ نہ۔ تو کفر کر۔ پس۔ سیکھتے تھے وہ۔
مِنْ۔ هُمَا۔ مَا۔ يُفَرِّقُوْنَ۔ بِ۔ هٖ۔ بَيْنَ۔ اَلْ۔ مَرْءِ
سے۔ وہ دونو۔ جو۔ وہ جدائی ڈالتے تھے۔ ساتھ۔ اس کے۔ درمیان۔ ×۔ مرد۔
وَ۔ زَوْجِ۔ هٖ۔ وَ۔ مَا۔ هُمْ۔ بِ۔ ضَآرِّيْنَ۔ بِ۔ هٖ۔
اور۔ جوڑا (عورت) اسکی۔ اور نہیں۔ وہ۔ ×۔ ضرر پہنچانے والے۔ ساتھ اسکے۔
مِنْ۔ اَحَدٍ۔ اِلَّا۔ بِ۔ اِذْنِ۔ اللّٰهِ۔ وَ۔
کسی۔ ایک۔ مگر۔ ساتھ۔ حکم۔ اللہ۔ اور
يَتَعَلَّمُوْنَ۔ مَا۔ يَضُرُّ۔ هُمْ۔ وَ۔ لَا۔
سیکھتے تھے وہ۔ جو۔ نقصان دیتا۔ ان کو۔ اور۔ نہ۔

رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ط

مت کہا کرو۔ اُنْظُرْنَا کہا کرو اور بات سنتے رہو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۰۵۔ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب یا مشرکوں میں وہ

الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ

اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمھارے پروردگار

عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط

کی طرف سے خیر و برکت نازل ہو۔

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

اور اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت کے ساتھ

يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

خاص کر دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل

الْعَظِيْمِ ○

والا ہے۔

رَاعِنَا۔ وَ۔ قُوْلُوْا۔ اُنْظُرْنَا۔ وَ۔ اِسْمَعُوْا۔

رَاعِنَا۔ اور۔ کہو تم۔ اُنْظُرْنَا۔ اور۔ سنو تم۔

وَ۔ لِ۔ اَلْ۔ كٰفِرِيْنَ۔ عَذَابٌ۔ اَلِيْمٌ۔

اور۔ واسطے۔ ٭۔ کفر کرنے والے۔ عذاب۔ دردناک۔

مَا۔ يَوَدُّ۔ الَّذِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ مِنْ۔ اَهْلِ۔

نہیں۔ پسند کرتے۔ وہ لوگ جو۔ کافر ہوئے۔ سے۔ والے۔

اَلْ۔ كِتٰبِ۔ وَ۔ لَا۔ اَلْ۔ مُشْرِكِيْنَ۔ اَنْ۔ يُّنَزَّلَ۔

٭۔ کتاب۔ اور نہ۔ ٭ مشرک (جمع)۔ یہ کہ۔ نازل کی جائے۔

عَلٰى۔ كُمْ۔ مِنْ۔ خَيْرٍ۔ مِنْ۔ رَبِّ۔ كُمْ۔

پر۔ تم۔ سے۔ بھلائی۔ سے۔ رب۔ تم۔

وَ۔ اللّٰهُ۔ يَخْتَصُّ۔ بِ۔ رَحْمَةِ۔ هٖ۔ مَنْ۔

اور۔ اللہ۔ خاص کرتا ہے۔ ساتھ۔ رحمت۔ اپنی۔ جس کو۔

يَشَآءُ۔ وَ۔ اللّٰهُ۔ ذُوْ۔ اَلْ۔ فَضْلِ۔

چاہتا ہے۔ اور۔ اللہ۔ والا۔ ٭۔ فضل۔

اَلْ۔ عَظِيْمِ۔

٭۔ بڑا۔

رسول اللہ اپنی مجلس میں جب کلام فرماتے تو جسے کوئی بات سمجھ میں نہ آتی وہ کہتا کہ دوبارہ فرمائیے۔ یہود نے یہ شرارت شروع کی کہ وہ ایسے موقع پر "رَاعِنَا" کہتے جس کے عربی میں اچھے معنی ہیں۔ یعنی "توہماری رعایت کر"۔ مگر عبرانی زبان میں اور زبان کو دبا کر ادا کرنے میں اس کے معنی بُرے ہو جاتے ہیں۔ یعنی "ہمارے چرواہے" یا "احمق شیخی باز"۔ سادہ دل مسلمان بھی یہود کی دیکھا دیکھی یہی لفظ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ "رَاعِنَا" کے بجائے "اُنْظُرْنَا" کہیں کہ جس کے اچھی صورت میں وہی معنی ہیں۔ یہود کی ایسی گستاخیاں اور شرارتیں ان کے کفر کا باعث ہوئیں جس کے لیے انھیں دردناک عذاب ہوگا۔ یہ کافر اہل کتاب سے ہوں یا مشرکین سے دونوں چاہتے تھے کہ پروردگار کی طرف سے وحی الٰہی کی جو خیر و برکت مسلمانوں پر نازل ہوتی ہے، یہ کسی طرح اس سے

عمل کرنے لگے۔ یہود نے کتاب الٰہی کی تعلیم فراموش کرکے ایسے مشرکانہ اعمال کی پیروی شروع کردی کہ جس کو اس وقت کے شیاطین حضرت سلیمانؑ سے منسوب کرکے کیا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت سلیمان پر یہ سراسر افترا تھا۔ ایک پیغمبر سے ایسی کفر کی حرکت کیسے سرزد ہوسکتی تھی۔ ایسے زمانہ میں بابل میں اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے ہاروت و ماروت نامی انسانی صورت میں بھیجے۔ (بقول بعض وہ فرشتہ خصلت انسان تھے) اور اُن کو جادو کا پورا پورا علم دیا۔ تاکہ وہ لوگوں کو جادو کی حقیقت سمجھا دیں۔ اور جادوگروں کا پول کھول کر لوگوں کو اُن کے پنجہ سے چھڑا کر کتاب الٰہی کی تعلیم پر لگائیں۔ یہ دونوں لوگوں کو جادو کے اعمال ان کی حقیقت سمجھانے کے لیے سکھا دیتے تھے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی جتا دیتے تھے کہ ہمارے اس علم کو سکھا دینے سے تمھاری آزمائش منظور ہے۔ جادو کفر کی بات ہے۔ اور اس کا انجام بُرا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے کسی کو نقصان بھی نہیں پہنچایا جاسکتا۔ جادو سے اُسے ہی نقصان پہنچے گا جس کو مشیت الٰہی میں نقصان پہنچنا لکھا ہوگا۔ ورنہ اور کسی پر اثر نہیں کرے گا۔ مگر اس تنبیہ کے باوجود بہت لوگ ان فضول باتوں کے پیچھے پڑکر اپنی عاقبت خراب کرتے۔ ان لوگوں نے بہت بری متاع کے عوض اپنی جانیں بیچ ڈالیں۔ اور اپنی عاقبت خراب کی، کاش ان کو اتنی عقل ہوتی۔

موجودہ زمانہ کے علوم طبعیات کا بھی لوگوں پر کچھ ایسا ہی اثر ہورہا ہے۔ وہ قوانین فطرت کی سحر کاریوں سے مرعوب ہوکر حقیقی باعثِ کل سے غافل ہورہے ہیں۔ اور انھی قوانین اور ان کے علم کو اپنی ترقی و نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے کالجوں کے پروفیسر صاحبان سائنس کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہاروت و ماروت کی طرح اپنے شاگردوں کو متنبہ کردیا کریں کہ آج کل یہ علوم انسان کی آزمائش کا ذریعہ بھی ہیں۔ یعنی وہ ان کے بل بوتے پر سرکشی اور بغاوتِ الٰہی میں مبتلا نہ ہوجائیں۔ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ مسلمان اب بھی جہلا رکیا علما تک ان اعمالِ باطل کے کچھ نہ کچھ زیر اثر ہیں۔ گنڈے تعویذوں کا ان میں کافی رواج ہے۔ نقش سلیمانی کے نام سے کتابیں چھپتی ہیں۔ دستِ غیب کے عمل نقل کیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کے قصے اقوام ماضیہ کی تاریخ ہی نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں انسانی گمراہیوں کا مرقع پیش کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو منکرین حق کی چالوں سے ہشیار رہنے کی تاکید

۱۰۴۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقُولُوا۟
اے ایمان والو تم (رسول اللہ سے بات کرتے وقت) رٰعِنَا

يَٰٓأَيُّهَا۔ ٱلَّذِينَ۔ ءَامَنُوا۟۔ لَا۔ تَقُولُوا۟۔
اے۔ وہ جو۔ ایمان لائے۔ نہ۔ کہو تم۔

کر دیتے ہیں۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر لوگوں کو حیرانی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں۔ وہ انسان کی ہدایت کے لیے احوال کے بدل جانے پر حسب ضرورت نئے احکام بھیج سکتا ہے۔ آسمان اور زمین میں ہر جگہ اس کی حکومت ہے۔ وہ اپنی سلطنت میں جیسے چاہے قانون جاری کرے۔ اور اس کے سوا انسان کا یار مددگار بھی کوئی نہیں۔ اس لیے اس سے زیادہ انسان کے لیے توانین قدرت میں مصلحت کی رعایت کون کر سکتا ہے۔

نسخ یہ ہے کہ ایک بات پہلے سے موجود تھی لیکن موقوف ہو گئی۔ اور اس کی جگہ دوسری بات آ گئی۔ نسیان کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بعض حالتوں میں ایسا ہوا کہ پہلا حکم کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا مگر حالات بدل گئے۔ اس لیے ضروری ہوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے۔ بعض حالتوں میں ایسا ہوا کہ بہت عرصہ گذر جانے کے باعث پچھلی تعلیم فراموش ہو گئی اور اس کی حقیقی روح جاتی رہی۔ اس لیے اس کی تجدید لازمی ہوئی۔ چونکہ مقصد اس تعلیم کا انسانی بہتری ہے اس لیے ہر نئی تعلیم پہلی تعلیم سے بہتر ہوتی ہے یا کم سے کم اس کے برابر تو ضرور ہوتی ہے۔ اس لیے ایسے ردّ و بدل پر اعتراض کرنا حماقت ہے۔

دین میں کثرت سوال اور بال کی کھال اُتارنے کی ممانعت

۱۰۸۔ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

کیا تم مسلمان بھی چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے سوال کرو

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ

جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ سے کیے گئے تھے۔ اور

مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جو شخص بجائے ایمان لانے کے کفر کرے بلاشک

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

۱۰۹۔ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

بہت سے اہل کتاب دل سے چاہتے ہیں

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ

کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں

اَمْ۔ تُرِيْدُوْنَ۔ اَنْ تَسْـَٔلُوْا۔ رَسُوْلَ۔ كُمْ۔

کیا۔ تم ارادہ کرتے ہو۔ یہ کہ۔ تم سوال کرو۔ رسول۔ اپنے۔

كَ۔ مَا۔ سُئِلَ۔ مُوْسٰى۔ مِنْ۔ قَبْلُ۔ وَ۔

مانند۔ جو۔ سوال کیا گیا۔ موسیٰؑ۔ سے۔ پہلے۔ اور۔

مَنْ۔ يَّتَبَدَّلِ۔ الْ۔ كُفْرَ۔ بِ۔ الْ۔ اِيْمَانِ۔

جو کوئی۔ وہ بدل ڈالے۔ ×۔ کفر۔ ساتھ۔ ×۔ ایمان۔

فَ۔ قَدْ۔ ضَلَّ۔ سَوَآءَ۔ الْ۔ سَبِيْلِ۔

پس۔ تحقیق۔ وہ بھولا۔ سیدھی۔ ×۔ راہ۔

وَدَّ۔ كَثِيْرٌ۔ مِّنْ۔ اَهْلِ۔ الْ۔ كِتٰبِ۔

پسند کرتے ہیں۔ بہت۔ سے۔ والے۔ ×۔ کتاب۔

لَوْ۔ يَرُدُّوْنَ۔ كُمْ۔ مِنْ۔ بَعْدِ۔ اِيْمَانِ۔ كُمْ۔

یہ کہ۔ وہ لوٹا دیویں۔ تم کو۔ ×۔ بعد۔ ایمان۔ تم سب

محروم ہو جائیں۔ مگر ان کے حسد سے کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے لیے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ اور وہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

قانونِ الٰہی کے نسخ و نسیان کے بعد پہلے سے بہتر تعلیم کا نزول

۱۰۶۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

ہم جو کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں

نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط

تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝

قادر ہے

مَا ۔ نَنْسَخْ ۔ مِنْ ۔ اٰيَةٍ ۔ اَوْ ۔ نُنْسِ ۔ هَا ۔

جو کچھ ۔ ہم منسوخ کرتے ہیں ۔ سے ۔ آیت ۔ یا ۔ ہم بھلا دیتے ہیں ۔ اس کو۔

نَاْتِ ۔ بِ ۔ خَيْرٍ ۔ مِنْ ۔ هَا ۔ اَوْ ۔ مِثْلِ ۔ هَا ۔

ہم لاتے ہیں ۔ ٭ ۔ بہتر ۔ سے ۔ اس ۔ یا ۔ مانند ۔ اس کے۔

اَ ۔ لَمْ ۔ تَعْلَمْ ۔ اَنَّ ۔ اللّٰهَ ۔ عَلٰى ۔ كُلِّ ۔ شَيْءٍ ۔

کیا ۔ نہیں ۔ تو جانتا ہے ۔ تحقیق ۔ اللہ ۔ پر ۔ ہر ۔ چیز ۔

قَدِيْرٌ ۔

قدرت والا ۔

۱۰۷۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَمَا لَكُمْ

بادشاہت اللہ ہی کی ہے ۔ اور اللہ کے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا

سوا تمہارا کوئی دوست اور

نَصِيْرٍ ۝

مددگار نہیں

اَ ۔ لَمْ ۔ تَعْلَمْ ۔ اَنَّ ۔ اللّٰهَ ۔ لَ ۔ هٗ ۔ مُلْكُ

کیا ۔ نہیں ۔ تو جانتا ہے ۔ تحقیق ۔ اللہ ۔ واسطے ۔ اس کے ۔ بادشاہت ۔

اَلْ ۔ سَمٰوٰتِ ۔ وَ ۔ الْ ۔ اَرْضِ ۔ وَ ۔ مَا ۔ لَ ۔ كُمْ ۔

٭ ۔ آسمان (جمع) ۔ اور ۔ ٭ ۔ زمین ۔ اور ۔ نہیں ۔ واسطے ۔ تم ۔

مِنْ ۔ دُوْنِ ۔ اللّٰهِ ۔ مِنْ ۔ وَلِيٍّ ۔ وَ ۔ لَا ۔

٭ ۔ سوائے ۔ اللہ ۔ کوئی ۔ دوست ۔ اور ۔ نہ

نَصِيْرٍ ۔

مددگار ۔

اسلام نے پہلی شریعتوں کے بعض حکم بدل دیے اور قرآن کی بعض آیتوں کی بجائے ان سے بہتر آیتیں نازل کیں تو اس پر یہود اور مشرکین طعن اور اعتراض کرنے لگے ۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ ہم اپنے احکام میں سے جو منسوخ کر دیتے ہیں یا امتداد زمانہ سے فراموش ہو جانے دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا کم از کم اس جیسا حکم نازل

دارالاسلام ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء و جنوری و فروری ۱۹۴۳ء

یہود پر توریت کے ذریعہ حق بات ظاہر ہو چکی تھی۔ اور وہ رسول اللہ کو توریت کے نشانوں کے ذریعہ پہچان چکے تھے۔ مگر اپنے دلی حسد کی وجہ سے کہ کیوں پیغمبر آخرزماں بنی اسرائیل میں پیدا نہ ہوا۔ اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ مسلمانوں کو ایمان لانے کے پیچھے پھر کافر بنا دیں۔ مگر چونکہ ان کی یہ کوشش لاحاصل تھی۔ اس لیے مسلمانوں کو بحث مباحثوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے حکم ہوا کہ عفو اور درگذر سے کام لیں۔ یہود کی باتوں پر صبر کریں اور اپنی کمزوری کا غم نہ کریں۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم صادر ہو۔ یعنی مخالفین حق کی شرارتوں کے انسداد اور امن عام کے انتظام کے لیے قتال وجزیہ کا قانون نافذ کیا جائے۔ اللہ ایسی ہر ایک بات پر قادر ہے۔

جب تک یہ حکم نہ آئے مسلمانوں کو ہدایت ہوئی کہ یہود کی ایذا رسانی پر صبر کریں۔ اور عبادات میں مشغول رہیں۔ نماز پابندی سے پڑھیں اور جن پر زکات فرض ہے وہ زکوٰۃ ادا کریں۔ تاکہ ایمانی قوت کی نشوونما ہو۔ نماز یعنی قلبی عبادت اور زکوٰۃ یعنی مالی عبادت دوسرے جہان کا بہترین توشہ ہے۔ نیکی کا جو سرمایہ بھی پہلے سے فراہم کرلوگے حق تعالیٰ کے پاس پورا پورا پاؤگے۔ انسان جو کچھ کرتا ہے اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس وقت حالت موجودہ کے مطابق صرف صبر وعبادات کا حکم دیا گیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اور جہاد کا حکم نازل ہوا۔ اور یہود کے ساتھ حسب حیثیت ان کے فساد کے قتل، اخراج وطن اور تقرر محصول کا قانون عمل میں آیا۔

یہود ونصاریٰ کا قومی تعصب اور حقیقت دین کی فراموشی

۱۱۱۔ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا	وَ۔ قَالُوا۔ لَنْ۔ يَدْخُلَ۔ اَلْ۔ جَنَّةَ۔ اِلَّا۔
اور کہتے ہیں کہ بہشت میں ہرگز کوئی نہیں جائے گا بجز	اور۔ انھوں نے کہا۔ ہرگز نہ۔ داخل ہوگا۔ ×۔ جنّت۔ مگر۔
مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ؕ	مَنْ۔ كَانَ۔ هُوْدًا۔ اَوْ۔ نَصٰرٰى۔
اُن کے جو یہودی ہوں یا نصرانی	جو کوئی۔ ہو۔ یہودی۔ یا۔ نصرانی۔
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوا	تِلْكَ۔ اَمَانِيُّ۔ هُمْ۔ قُلْ۔ هَاتُوْا۔
یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں۔ کہیے کہ اپنی	یہ۔ آرزوئیں۔ ان کی۔ تو کہہ۔ لاؤ تم۔
بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝	بُرْهَانَ۔ كُمْ۔ اِنْ۔ كُنْتُمْ۔ صٰدِقِيْنَ۔
دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔	دلیل۔ اپنی۔ اگر۔ تم ہو۔ سچے (جمع)
۱۱۲۔ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَ	بَلٰى۔ مَنْ۔ اَسْلَمَ۔ وَجْهَ۔ هٗ۔ لِ۔ اللّٰهِ۔ وَ۔
ہاں جو اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکا دے اور	ہاں۔ جو شخص۔ اُس نے گردن جھکادی۔ منہ۔ اپنا۔ واسطے۔ اللہ۔ اور

كُفَّارًا ۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ

محض اپنے دلی حسد کی وجہ سے

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ

حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔

فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ

سوتم معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ

بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

خدا اپنا فیصلہ فرمائے۔ تحقیق اللہ ہر بات پر

قَدِيرٌ ○

قادر ہے۔

۱۱۰۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ

اور نماز پابندی سے پڑھے جاؤ اور زکوٰۃ دیے جاؤ۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

اور جو بھلائی اپنے واسطے آگے بھیجو گے

تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

اس کو اللہ کے پاس پا لوگے۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

اللہ سب دیکھتا ہے۔

كُفَّارًا ۔ حَسَدًا ۔ مِنْ ۔ عِنْدِ ۔ أَنْفُسِ ۔ هِمْ ۔

کافر (جمع)۔ حسد کرکے۔ سے۔ طرف۔ جانیں۔ اپنی۔

مِنْ بَعْدِ ۔ مَا ۔ تَبَيَّنَ ۔ لَ ۔ هُمُ ۔ الْ ۔ حَقُّ ۔

پیچھے۔ اس۔ ظاہر ہوگیا۔ واسطے۔ ان کے۔ ×۔ حق۔

فَ ۔ اعْفُوا ۔ وَ ۔ اصْفَحُوا ۔ حَتَّىٰ ۔ يَأْتِيَ ۔ اللَّهُ ۔

پس۔ معاف کرو۔ اور۔ درگذر کرو۔ یہانتک۔ آئے۔ اللہ۔

بِ ۔ أَمْرِ ۔ هِ ۔ إِنَّ ۔ اللَّهَ ۔ عَلَىٰ ۔ كُلِّ ۔ شَيْءٍ ۔

ساتھ حکم۔ اپنا۔ تحقیق۔ اللہ۔ پر۔ ہر۔ چیز۔

قَدِيرٌ ۔

قدرت والا۔

وَ ۔ أَقِيمُوا ۔ الْ ۔ صَلَاةَ ۔ وَ ۔ آتُوا ۔ الْ ۔ زَكَاةَ ۔

اور۔ قائم کرو تم۔ ×۔ نماز۔ اور۔ دو تم۔ ×۔ زکوٰۃ۔

وَ ۔ مَا ۔ تُقَدِّمُوا ۔ لِ ۔ أَنْفُسِ ۔ كُمْ ۔ مِنْ ۔ خَيْرٍ

اور۔ جو۔ تم آگے بھیجوگے۔ واسطے۔ جانیں۔ تم۔ سے۔ بھلائی۔

تَجِدُوا ۔ هُ ۔ عِنْدَ ۔ اللَّهِ ۔ إِنَّ ۔ اللَّهَ ۔

تم پاؤگے۔ اس کو۔ پاس۔ اللہ۔ تحقیق۔ اللہ۔

بِ ۔ مَا ۔ تَعْمَلُونَ ۔ بَصِيرٌ ۔

×۔ جو۔ تم کرتے ہو۔ دیکھتا ہے۔

یہود اپنے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ سے فضول سوال کیا کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ تورات کے احکام خدا کی زبان سے سنوا دو۔ یا خدا کو آنکھوں سے دکھا دو۔ دین کے احکام کی راست بازی اور اطاعت شعاری کے ساتھ تعمیل کرنے کی بجائے کٹ حجتیاں کرتے اور بلا ضرورت باریکیاں نکالتے۔ رسول اللہ کے زمانہ میں یہود نے مسلمانوں کو بھی اس راہ پر لگانا شروع کیا تاکہ ان کے دل میں شک و شبہ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس سے منع کیا۔ کیونکہ ایسے سوالوں سے ایمان کمزور ہوتا ہے اور کفر دل میں گھر کرتا ہے۔ جس کی یہ حالت ہوئی۔ وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

دار الاسلام ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء و جنوری و فروری ۱۹۴۳ء

ہے کہ جو کوئی بھی اپنا رُخ اللہ کی طرف جھکا دے اور عقائد و اعمال میں فرماں برداری اختیار کرے۔ اور وہ مخلص بھی ہو یعنی دل سے فرماں برداری اختیار کی ہو۔ خالی مصلحت اور ظاہر داری سے نہ ہو۔ تو ایسے شخص کے لیے اس کے پروردگار کے پاس صلہ ہے۔ ایسے لوگ دین و دنیا میں بے خوف اور بے غم رہیں گے۔

یہودی کہتے ہیں عیسائیوں کا دین کچھ نہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یہودیوں کا دین کچھ نہیں۔ یعنی یہ دین ایک ایک دوسرے کے خیال میں کسی بنیاد پر قائم نہیں اور سرے ہی سے غلط ہیں۔ حالانکہ اللہ کی کتاب دونوں پڑھتے ہیں۔ یعنی یہودی تورات کو اور عیسائی انجیل کو۔ دونوں میں دونوں رسولوں اور دونوں کتابوں کی تصدیق موجود ہے۔ اسی طرح عرب کے مشرک بھی جو کتب الٰہی اور ان کی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں، دوسروں کو مذہب کو بُرا جانتے ہیں۔ دینِ حق کی حقیقت اسلام نے واضح کر دی ہے۔ اگر اب بھی لوگوں کا اختلاف دور نہ ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ سب کے درمیان قیامت کے روز عملی فیصلہ کر دے گا۔ یعنی اہلِ حق کو جنت میں اور اہلِ باطل کو دوزخ میں جگہ دے گا۔

اللہ کی عبادت گاہوں کا احترام نہ کرنیوالے دنیا میں رسوائی اور عاقبت میں عذاب کے مستحق ہوں گے

۱۱۴۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ
اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی
اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ
مسجدوں میں اس کا نام لیے جانے کی بندش
سَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا
کرے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔ ان لوگوں
كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا
کے لیے مناسب تو یہی تھا کہ اُن میں خدا سے ڈرتے
خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا
ہوئے داخل ہوں۔ ان کے لیے دنیا میں
خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
رسوائی ہے اور آخرت میں

وَ۔ مَنْ۔ اَظْلَمُ۔ مِنْ۔ مَنْ۔ مَنَعَ۔ مَسٰجِدَ۔
اور۔ کون۔ بڑا ظالم۔ سے۔ اُس۔ وہ روکے۔ مسجدیں۔
اللّٰهِ۔ اَنْ۔ يُذْكَرَ۔ فِىْ۔ هَا۔ اِسْمُ۔ هٗ۔ وَ۔
اللہ۔ یہ کہ۔ ذکر کیا جائے۔ میں۔ اُس۔ نام۔ اس کا۔ اور۔
سَعٰى۔ فِىْ۔ خَرَابِ۔ هَا۔ اُولٰٓئِكَ۔ مَا۔
کوشش کی۔ میں۔ خراب کرنا۔ ان کے۔ وہ لوگ۔ نہیں۔
كَانَ۔ لَ۔ هُمْ۔ اَنْ۔ يَدْخُلُوْا۔ هَا۔ اِلَّا۔
ہے۔ واسطے۔ ان کے۔ یہ کہ۔ وہ داخل ہوں۔ ان میں۔ مگر۔
خَآئِفِيْنَ۔ لَ۔ هُمْ۔ فِىْ۔ اَلْ۔ دُنْيَا۔
ڈرنے والے۔ واسطے۔ ان کے۔ میں۔ ۔ ۔ دنیا۔
خِزْىٌ۔ وَ۔ لَ۔ هُمْ۔ فِىْ۔ اَلْ۔ اٰخِرَةِ۔
رسوائی۔ اور۔ واسطے۔ ان کے۔ میں۔ ۔ ۔ آخرت۔

هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص
وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
کے پاس ہے ۔ ان پر نہ ڈر ہے اور نہ وہ
يَحْزَنُوْنَ ٥
غمگین ہوں گے

۱۱۳۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى
اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کسی راہ پر
عَلٰى شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى
نہیں ۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی
لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ لا وَّهُمْ
کسی راہ پر نہیں ۔ حالانکہ
يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ
یہ سب کتاب پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج
یہ لوگ جو کہ بے علم ہیں ان کی سی بات کہنے لگے ۔
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تو جس بات میں یہ اختلاف کر رہے ہیں خدا
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ٥
قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا ۔

هُوَ ۔ مُحْسِنٌ ۔ فَ ۔ لَ ۔ هٗ ۔ اَجْرُ ۔ هٗ ۔ عِنْدَ ۔ رَبِّ ۔ هٖ ۔
وہ ۔ نیکوکار ۔ پس ۔ واسطے ۔ اس کے ۔ صلہ ۔ اس کا ۔ پاس ۔ رب ۔ اس کا ۔
وَ ۔ لَا ۔ خَوْفٌ ۔ عَلٰى ۔ هِمْ ۔ وَ ۔ لَا ۔ هُمْ ۔
اور نہیں ۔ خوف ۔ پر ۔ اُن ۔ اور ۔ نہ ۔ وہ ۔
يَحْزَنُوْنَ ۔
وہ غمگین ہونگے ۔
وَ ۔ قَالَتْ ۔ اَلْ ۔ يَهُوْدُ ۔ لَيْسَتْ ۔ اَلْ ۔ نَصٰرٰى ۔
اور ۔ کہا ۔ × ۔ یہود ۔ نہیں ۔ × ۔ عیسائی ۔
عَلٰى ۔ شَيْءٍ ۔ وَ ۔ قَالَتْ ۔ اَلْ ۔ نَصٰرٰى ۔
اور ۔ شے ۔ اور ۔ کہا ۔ × ۔ عیسائی ۔
لَيْسَتْ ۔ اَلْ ۔ يَهُوْدُ ۔ عَلٰى ۔ شَيْءٍ ۔ وَ ۔ هُمْ ۔
نہیں ۔ × ۔ یہود ۔ اور ۔ شے ۔ حالانکہ ۔ وہ سب ۔
يَتْلُوْنَ ۔ اَلْ ۔ كِتٰبَ ۔ كَ ۔ ذٰلِكَ ۔ قَالَ ۔
پڑھتے ہیں ۔ × ۔ کتاب ۔ مثل ۔ اسکے ۔ کہا ۔
اَلَّذِيْنَ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔ مِثْلَ ۔ قَوْلِ ۔ هِمْ ۔
وہ لوگ ۔ نہیں ۔ علم رکھتے ہیں ۔ مانند ۔ بات ۔ ان کی ۔
فَ ۔ اَللّٰهُ ۔ يَحْكُمُ ۔ بَيْنَ ۔ هُمْ ۔ يَوْمَ ۔ اَلْ ۔ قِيٰمَةِ ۔
پس ۔ اللہ ۔ فیصلہ کریگا ۔ درمیان ۔ وہ سب ۔ دن ۔ × ۔ قیامت ۔
فِيْ ۔ مَا ۔ كَانُوْا ۔ فِيْ ۔ هِ ۔ يَخْتَلِفُوْنَ ۔
بیچ ۔ اسکے ۔ وہ تھے ۔ بیچ ۔ اس ۔ وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

مدینہ کے یہودیوں اور نجران کے عیسائیوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کی تردید کی اور فرمایا کہ یہ ان کے خیالی پلاؤ اور طفل تسلیاں ہیں ۔ ان سے کہیے کہ اگر وہ سچے ہیں تو اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش کریں ۔ ورنہ دعویٰ بلا دلیل جھوٹا ہے ۔ یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بالکل غلط ہے ۔ حق بات یہ

وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

آسمانوں اور زمین ہیں۔ اور سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

وَ ۔ اَلْ ۔ اَرْضِ ۔ كُلٌّ ۔ لَ ۔ هٗ ۔ قٰنِتُوْنَ ۔

اور ۔ × ۔ زمین ۔ سب ۔ کے ۔ اسی ۔ فرماں بردار ۔

۱۱۷۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

بَدِيْعُ ۔ اَلْ ۔ سَمٰوٰتِ ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ اَرْضِ ۔

بےنمونہ پیدا کرنیوالا ۔ × ۔ آسمان (جمع) ۔ اور ۔ × ۔ زمین ۔

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

اور جب کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس کو یہی فرماتا ہے

وَ ۔ اِذَا ۔ قَضٰى ۔ اَمْرًا ۔ فَ ۔ اِنَّمَا ۔ يَقُوْلُ ۔

اور ۔ جب ۔ اس نے حکم کیا ۔ کوئی کام ۔ پس ۔ تحقیق ۔ وہ کہتا ہے ۔

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

لَ ۔ هٗ ۔ كُنْ ۔ فَ ۔ يَكُوْنُ ۔

کو ۔ اس ۔ ہو جا ۔ پس ۔ وہ ہو جاتا ہے ۔

یہود حضرت عزیرؑ کو اور عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے ۔ یہ خیال انھوں نے قدیم مشرک اقوام سے لیا تھا۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا نے نوع انسانی کا گناہ معاف کرنے کے لیے مسیحؑ کو اپنا بیٹا بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کی تردید فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی ذات بیوی بچوں کے بکھیڑے سے پاک ہے اور اس کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے ۔ جبکہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا مال اور اسی کا تابعدار ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اور وہ جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو نہ تو اُسے کسی مددگار کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ کسی وسائل و ذرائع کی ۔ بس وہ حکم دیتا ہے کہ ہو جائے تو وہ جھٹ ہو جاتا ہے۔

مشرکین عرب کے جاہلانہ اعتراض

۱۱۸۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا

اور جو لوگ کچھ نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے

وَ ۔ قَالَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔ لَوْلَا ۔

اور ۔ کہا ۔ جو لوگ ۔ نہیں ۔ وہ جانتے ہیں ۔ کیوں نہیں ۔

يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ

کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔

يُكَلِّمُ ۔ نَا ۔ اَللّٰهُ ۔ اَوْ ۔ تَاْتِيْ ۔ نَا ۔ اٰيَةٌ ۔

کلام کرتا ہے ۔ ہم کو ۔ اللہ ۔ یا ۔ آتی ہے ۔ ہمارے پاس ۔ نشانی ۔

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی انہی کی

كَذٰلِكَ ۔ قَالَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ مِنْ ۔ قَبْلِ ۔ هِمْ ۔

اسی طرح ۔ کہا ۔ جو لوگ ۔ سے ۔ پہلے ۔ ان ۔

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

سی باتیں کیا کرتے تھے ۔ ان کے دل ایک سے ہیں۔

مِثْلَ ۔ قَوْلِ ۔ هِمْ ۔ تَشَابَهَتْ ۔ قُلُوْبُ ۔ هُمْ

مانند ۔ کہنا ۔ ان کا ۔ آپس میں مشابہ ہو گئے ۔ دل (جمع) ۔ ان کے ۔

عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

بڑا عذاب۔

عَذَابٌ ۔ عَظِيمٌ ۔

عذاب - بڑا -

۱۱۵۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق

اور مشرق اور مغرب سب خدا کے ہی ہیں۔

وَ۔ لِ۔ اللّٰهِ۔ اَلْ۔ مَشْرِقُ۔ وَ۔ اَلْ۔ مَغْرِبُ۔

اور۔ واسطے۔ اللہ۔ ×۔ مشرق۔ اور۔ ×۔ مغرب۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ

تو جدھر تم رُخ کرو اُسی طرف خدا کی ذات ہے۔

فَ۔ اَيْنَ مَا۔ تُوَلُّوْا۔ فَ۔ ثَمَّ۔ وَجْهُ۔ اللّٰهِ۔

پس۔ جہاں کہیں۔ تم رُخ کرو۔ پس۔ وہیں۔ رُخ۔ اللہ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

بیشک خدا وسعت والا اور باخبر ہے۔

اِنَّ۔ اللّٰهَ۔ وَاسِعٌ۔ عَلِيمٌ۔

بیشک۔ اللہ۔ وسعت والا۔ باخبر۔

رسول اللہ کے قیام مکّہ کے زمانہ میں مشرکین مکّہ بیت اللہ میں مسلمانوں کی نماز میں مزاحم ہوتے تھے اور پھر جب ہجرت کے چھٹے سال رسول اللہ نے عمرہ کے لیے مکہ معظمہ میں جانا چاہا تو مکہ والوں نے مقام حدیبیہ پر ہی جو مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے حضرتؐ کو روک دیا۔ اور خانہ کعبہ میں نہ جانے دیا۔ اور مشرکین مسجد حرام کی ویرانی میں کوشش کرتے رہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مساجد میں عبادت کیے جانے کی بندش کرے۔ یہ لوگ تو اس لائق تھے کہ مسجدوں میں بے خوف ہو کر قدم بھی نہ رکھتے اور یہ اُلٹا ان کی ہتکِ حُرمت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا میں رسوائی ہوگی اور آخرت میں سخت سزا ملے گی۔

ویسے تو پورب ہو یا پچھم ساری خدائی اللہ ہی کی ہے۔ اس کی عبادت کسی ایک سمت اور مقام پر موقوف نہیں۔ جہاں کہیں بھی تم اللہ کی طرف رُخ کرو گے اللہ تمھارے سامنے ہے۔ یہود و نصاریٰ کا جھگڑا کہ ہر کوئی اپنے قبلہ کو افضل سمجھتا ہے فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سمت کو چاہے قبلہ مقرر کر دے۔ بلاشبہ اس کی قدرت کی سمائی بہت بڑی ہے۔ اور وہ سب جاننے والا ہے۔ اس آیت میں تحویلِ قبلہ کا اشارہ ہے جس کی وضاحت شروع پارہ دوم میں آئے گی۔

عیسائیوں کی دینِ حق سے گمراہی اور ابنیتِ مسیحؑ کا اعتقادِ باطل

۱۱۶۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا لا

اور کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔

وَ۔ قَالُوْا۔ اِتَّخَذَ۔ اَللّٰهُ۔ وَلَدًا۔

اور۔ انھوں نے کہا۔ پکڑا ہے۔ اللہ۔ بیٹا۔

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ تو سب باتوں سے پاک ہے۔ بلکہ اُسی کا ہے جو کچھ ہے

سُبْحٰنَ۔ هٗ۔ بَلْ۔ لِ۔ هٗ۔ مَا۔ فِيْ۔ اَلْ۔ سَمٰوٰتِ۔

پاک ہے۔ وہ۔ بلکہ۔ واسطے۔ اس کے۔ جو کچھ۔ میں۔ ×۔ آسمان (جمع)

دارالاسلام ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء جنوری و فروری ۱۹۳۳ء

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط

تو کہدے اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی راہ ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ

اور اگر اپنے پاس علم آجانے کے بعد بھی ان کی خواہشوں

الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

کی تابعداری کرے تو تیرا کوئی نہیں ہوگا

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ؀

اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار

۱۲۱۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ

یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط

اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ

وہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس

یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؀

سے منکر ہوگا تو وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

قُلْ ۔ اِنَّ ۔ هُدَى ۔ اللّٰهِ ۔ هُوَ ۔ اَلْ ۔ هُدٰى ۔

کہدے ۔ بیشک ۔ ہدایت ۔ اللہ ۔ وہ ۔ × ۔ ہدایت ۔

وَ ۔ لَئِنْ ۔ اِتَّبَعْتَ ۔ اَهْوَآءَ ۔ هُمْ ۔ بَعْدَ ۔

اور ۔ اگر ۔ تونے پیروی کی ۔ خواہشیں ۔ ان کی ۔ بعد ۔

اَلَّذِیْ ۔ جَآءَ ۔ كَ ۔ مِنْ ۔ اَلْ ۔ عِلْمِ ۔ مَا ۔ لَ ۔ كَ ۔

اس کے ۔ آیا ۔ تیرے پاس ۔ سے ۔ × ۔ علم ۔ نہیں ۔ واسطے ۔ تیرے

مِنَ ۔ اَللّٰهِ ۔ مِنْ ۔ وَلِیٍّ ۔ وَ ۔ لَا ۔ نَصِیْرٍ ۔

سے ۔ اللہ ۔ کوئی ۔ حمایتی ۔ اور ۔ نہ ۔ مددگار ۔

اَلَّذِیْنَ ۔ اٰتَیْنَا ۔ هُمْ ۔ اَلْ ۔ كِتٰبَ ۔

جو لوگ ۔ ہم نے دی ۔ ان کو ۔ × ۔ کتاب ۔

یَتْلُوْنَ ۔ هٗ ۔ حَقَّ ۔ تِلَاوَةِ ۔ هٖ ۔

پڑھتے ہیں وہ ۔ اس کو ۔ حق ۔ پڑھنا ۔ اس کا ۔

اُولٰٓئِكَ ۔ یُؤْمِنُوْنَ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ وَ ۔ مَنْ ۔

وہ لوگ ۔ وہ ایمان لاتے ہیں ۔ پر ۔ اس ۔ اور ۔ جو شخص ۔

یَكْفُرْ ۔ بِ ۔ هٖ ۔ فَ ۔ اُولٰٓئِكَ ۔ هُمْ ۔ اَلْ ۔ خٰسِرُوْنَ ۔

انکار کریگا ۔ کا ۔ اس ۔ پس ۔ وہ لوگ ۔ وہی ۔ × ۔ خسارہ پانیوالے

اللہ تعالیٰ یہاں اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے دو گروہوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ ایک تو وہ جنھوں نے اصل دین حق کو چھوڑ کر محض گروہ بندیوں کو ہی دین قرار دے لیا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انسان کا اعتقاد اور عمل کیا ہے۔ بلکہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی خود ساختہ گروہ بندی میں داخل ہے یا نہیں۔ ان لوگوں نے دین کے اصول و احکام کو اپنے تخیلات اور اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھال کر ریاکاری اور گندم نمائی و جو فروشی کو اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ پیغمبرؐ کو فرماتے ہیں کہ تم انھیں راضی کرنے کی فکر چھوڑ دو۔ کیونکہ جب تک تم ان کے سے رنگ ڈھنگ نہ اختیار کرلو اور عقائد و اعمال کی انہی گمراہیوں میں مبتلا ہو کر ان کی گروہ بندیوں میں شامل نہ ہو جاؤ اس وقت تک یہودی اور عیسائی تم سے خوش ہونے والے نہیں اور اگر تم نے اس علم وحی کے بعد بھی جو تمھارے

قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝
بیشک ہم نے ان لوگوں کے واسطے جو یقین لاتے ہیں نشانیاں بیان کردی ہیں۔

قَدْ ۔ بَيَّنَّا ۔ اَلْ ۔ اٰيٰتِ ۔ لِ ۔ قَوْمٍ ۔ يُّوْقِنُوْنَ ۔
تحقیق ۔ ہم نے بیان کر دیا ۔ × ۔ نشانیاں ۔ واسطے ۔ لوگ ۔ یقین لاتے ہیں۔

۱۱۹۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
بیشک ہم نے تجھ کو سچائی کے ساتھ خوشخبری دینے والا
وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ
اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور دوزخیوں کے بارے میں
الْجَحِيْمِ ۝
تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔

اِنَّا ۔ اَرْسَلْنَا ۔ كَ ۔ بِ ۔ اَلْ ۔ حَقِّ ۔ بَشِيْرًا ۔
بیشک ۔ ہم نے بھیجا ۔ تجھ کو ۔ ساتھ ۔ × ۔ حق ۔ خوشخبری دینے والا ۔
وَ ۔ نَذِيْرًا ۔ وَ ۔ لَا ۔ تُسْـَٔلُ ۔ عَنْ ۔ اَصْحٰبِ ۔
اور ۔ ڈرانے والا ۔ اور ۔ نہیں ۔ تو سوال کیا جائیگا ۔ سے ۔ دوست (جمع)
اَلْ ۔ جَحِيْمِ ۔
× ۔ دوزخ ۔

یہود و نصاریٰ کی ایک گمراہی کا تو اوپر ذکر ہوا۔ اور جو لوگ کتبِ الہیہ کا علم نہیں رکھتے یعنی مشرکینِ عرب وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بلاواسطہ بات کیوں نہیں کرتا یا جیسی نشانی ہم مانگتے ہیں وہ کیوں نہیں بھیجتا۔ اگر ایسا ہو تو پھر ہم بھی اس پیغمبر کو سچا مان لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسی ہی باتیں ان سے پہلے بھی لوگ کہتے تھے۔ اور حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے بھی ایسی باتیں کرتے رہے ہیں۔ ان سب کی ذہنیتیں ایک سی ہیں۔ انسانی گمراہی کا مزاج ہمیشہ سے ایک سا ہی رہا ہے۔ ہر زمانہ میں منکرینِ حق نے ایک ہی طرح سچائی کو جھٹلایا ہے۔ یقین لانے والوں کے لیے تو ہم نے نبی کے برحق ہونے کی بہت نشانیاں دکھادی ہیں۔ اے پیغمبر ہم نے تمھیں خلق اللہ کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔ تاکہ ان کو ایمان و عمل کی برکتوں کی بشارت دو اور انکارِ حق کے نتائج سے ڈراؤ۔ تم خداپرستی اور نیک عملی کی طرف بلاتے ہو اور انکارِ حق اور بدعملی کے نتائج سے ڈراتے ہو۔ کیا کسی انسان کے سچا ہونے کے لیے یہی کافی نہیں کہ اس کی تمام باتیں صرف سچائی ہی کے لیے ہوں۔ لیکن اگر یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد بھی انکار سے باز نہ آئیں تو انھیں اُن کے حال پر چھوڑ دو ــــ اس دوزخی گروہ کی نسبت تم سے جواب طلبی نہیں ہوگی۔

اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی یہ گمراہی کہ انھوں نے گروہ بندی کو اصل مذہب قرار دیا

۱۲۰۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا
اور تجھ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز
النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ
راضی نہیں ہوں گے جبتک تو ان کے دین کا تابع نہ ہو۔

وَ ۔ لَنْ ۔ تَرْضٰى ۔ عَنْ ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ يَهُوْدُ ۔ وَ ۔ لَا ۔
اور ۔ ہرگز نہ ۔ راضی ہونگے ۔ سے ۔ تجھ ۔ × ۔ یہودی ۔ اور ۔ نہ ۔
اَلْ ۔ نَصٰرٰى ۔ حَتّٰى ۔ تَتَّبِعَ ۔ مِلَّةَ ۔ هُمْ ۔
× ۔ عیسائی ۔ جبتک ۔ تو تابعداری کرے ۔ دین ۔ اُن کا ۔

عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ
قبول کیا جائے۔ اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ
لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○
فائدہ دے اور نہ ان کو مدد پہنچے۔

عَدْلٌ ۔ وَ ۔ لَا ۔ تَنْفَعُ ۔ هَا ۔ شَفَاعَةٌ ۔ وَ ۔
بدلہ ۔ اور نہیں ۔ نفع دیگی ۔ اس کو ۔ سفارش ۔ اور ۔
لَا ۔ هُمْ ۔ يُنْصَرُوْنَ ۔
نہ ۔ ان کی ۔ مدد کی جائے گی ۔

نزول قرآن شریف کے وقت کے یہودیوں کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جن سے ہم نے تمھارے بڑوں کو نوازا تھا۔ اور تمھاری قوم کو اس زمانہ کی باقی اقوام پر فضیلت بخشی تھی۔ اور دیکھو اس دن سے ڈرو جو یقیناً آنے والا ہے اور جس دن ہر انسان کو اپنے اعمال کے نتائج سے دوچار ہونا ہے۔ اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ کہ اپنے بزرگوں، پیشواؤں، ولیوں اور پیروں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لو۔ نہ چٹی بھر کر چھوٹ سکو گے اور نہ کسی کی سفارش چلے گی اور نہ کوئی تمھیں زور سے چھڑائے گا۔

جو مضمون اگلی آیات سے شروع ہوتا ہے اس کے مطالب سمجھنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کو ذہن نشین کر لینا چاہیے۔

(۱) حضرت نوحؑ کے بعد حضرت ابراہیمؑ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عالمگیر دعوت پھیلانے کے لیے مقرر کیا۔ انھوں نے پہلے خود عراق، مصر، شام و فلسطین سے لے کر ریگستان عرب تک برسوں لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ پھر اس دعوت کے لیے مختلف علاقوں میں خلیفہ مقرر کیے۔ شرق اردن میں اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کو۔ شام و فلسطین میں اپنے بیٹے اسحٰقؑ کو اور اندرون عرب میں اپنے بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکّہ میں وہ گھر تعمیر کیا جو اس دعوت کا مرکز قرار پایا۔

(۲) حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے دو بڑی شاخیں نکلیں۔ ایک حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد جو عرب میں رہی۔ دوسرے حضرت اسحٰقؑ کی اولاد جن میں حضرات یعقوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور بہت سے انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے۔ حضرت یعقوبؑ کا نام چونکہ اسرائیل تھا۔ اس لیے یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔

(۳) حضرت ابراہیمؑ کے بعد امامت کا منصب ان کی نسل کی اس شاخ کو ملا جو بنی اسرائیل کہلائی۔ اسی کے سپرد یہ خدمت کی گئی کہ اقوام عالم کی راہِ راست کی طرف رہنمائی کرے۔ اور یہی وہ نعمت تھی جسے اللہ تعالیٰ بار بار اس نسل کے لوگوں کو یاد دلا رہا ہے۔ اس شاخ کا مرکز بیت المقدس تھا۔ اس لیے جب تک وہ امامت کے منصب پر قائم رہی بیت المقدس ہی اسلام کی دعوت کا مرکز اور خدا پرستوں کا قبلہ رہا۔

پاس آچکا ہے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہ پاؤ گے۔

اہلِ کتاب کا دوسرا گروہ وہ صالح عنصر ہے جو دیانت داری کے ساتھ خدا کی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور راست بازی اور اخلاص کے ساتھ اس کے مطالب میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اس لیے وہ کتاب اللہ کی رو سے جو حق ہے اُسے حق مان لیتے ہیں۔ اور اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی۔ انھوں نے توریت کو غور سے پڑھا اور انھیں ایمان نصیب ہوا۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا تو ان کی ہدایت کی کوئی امید نہیں۔ ان کے لیے انجام تباہی اور بربادی ہے۔

بعض عالم کہتے ہیں کہ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔ اور حق تلاوت سے مراد اس کو بامعنی اور سمجھ کر پڑھنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی پر ایمان رکھنا اور ہدایت پانا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کو بامعنی اور سمجھ کر پڑھا جائے۔ اور اس پر عمل کیا جائے۔ نہ ایسا کہ طوطے کی طرح پڑھے جاتے ہیں اور معنی مطلب سے کچھ غرض نہیں۔ اگر اس کو سمجھ کر نہ پڑھا جائے تو گویا یہ کتاب الٰہی کے حق میں کفر ہے اور اس سے انکار ہے۔ اور اس کا نتیجہ جو کچھ ہو گا وہ سب پر ظاہر ہے۔ اور مسلمان اُسے بھگت رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کی احسان فراموشی پر تنبیہ

۱۲۲۔ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ
اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو
الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَ اَنِّیۡ
جو میں نے تم پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو
فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝
اہلِ عالم پر بڑائی دی تھی۔

۱۲۳۔ وَ اتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ
اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص
عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّ لَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا
کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ اس سے بدلہ

یَا۔ بَنِیۡ اِسۡرَائِیۡلَ۔ اُذۡکُرُوۡا۔ نِعۡمَتِ۔ یَ۔
اے۔ بنی اسرائیل۔ یاد کرو۔ احسان۔ میرا۔
اَلَّتِیۡ۔ اَنۡعَمۡتُ۔ عَلَیۡ۔ کُمۡ۔ وَ۔ اَنِّیۡ۔
جو۔ میں نے انعام کیا۔ پر۔ تم۔ اور۔ تحقیق میں نے۔
فَضَّلۡتُ۔ کُمۡ۔ عَلَی۔ اَلۡ۔ عٰلَمِیۡنَ۔
بڑائی دی۔ تم کو۔ پر۔ ×۔ سب عالم۔
وَ۔ اِتَّقُوۡا۔ یَوۡمًا۔ لَا۔ تَجۡزِیۡ۔ نَفۡسٌ۔
اور۔ ڈرو۔ دن۔ نہیں۔ بدلہ دیگا۔ شخص۔
عَنۡ۔ نَفۡسٍ۔ شَیۡئًا۔ وَ۔ لَا۔ یُقۡبَلُ۔ مِنۡ۔ هَا۔
سے۔ شخص۔ کچھ۔ اور نہیں۔ قبول کیا جائیگا۔ سے۔ اُس۔

۱۲۵۔ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ

اور ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور

وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

امن پانے کی جگہ مقرر کیا۔ اور حکم دیا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى

جگہ کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ

اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

کو حکم کیا کہ طواف کرنے والوں اور

بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَ

رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

میرے گھر کو پاک رکھو۔

۱۲۶۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ اے پروردگار اس جگہ کو

بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

امن کا شہر بنا۔ اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور روز آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

میوے عطا فرما۔ تو خدا نے فرمایا کہ جو کفر کریں میں ان کو بھی

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ

کسی قدر نفع پہنچاؤں گا اور پھر اس کو دوزخ کے عذاب میں

وَ۔ اِذْ۔ جَعَلْنَا۔ اَلْ۔ بَيْتَ۔ مَثَابَةً۔ لِ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔

اور۔ جب۔ ہم نے کیا۔ ×۔ گھر۔ مرجع۔ واسطے۔ ×۔ لوگ۔

وَ۔ اَمْنًا۔ وَ۔ اِتَّخِذُوْا۔ مِنْ۔ مَقَامِ۔

اور۔ جائے امن۔ اور۔ مقرر کرلو۔ کو۔ کھڑا ہونے کی جگہ۔

اِبْرَاهِيْمَ۔ مُصَلًّى۔ وَ۔ عَهِدْنَا۔ اِلٰى۔

ابراہیم۔ نماز کی جگہ۔ اور۔ ہم نے حکم بھیجا۔ طرف۔

اِبْرَاهِيْمَ۔ وَ۔ اِسْمٰعِيْلَ۔ اَنْ۔ طَهِّرَا۔

ابراہیم۔ اور۔ اسمٰعیل۔ یہ کہ۔ تم دونوں پاک رکھو۔

بَيْتِ۔ ىَ۔ لِ۔ اَلْ۔ طَائِفِيْنَ۔ وَ۔ اَلْ۔ عٰكِفِيْنَ۔ وَ۔

گھر۔ میرا۔ واسطے۔ ×۔ طواف کرنیوالے۔ اور۔ ×۔ اعتکاف کرنیوالے۔ اور

اَلْ۔ رُكَّعِ۔ اَلْ۔ سُجُوْدِ۔

×۔ رکوع کرنیوالے۔ ×۔ سجدہ کرنے والے

وَ۔ اِذْ۔ قَالَ۔ اِبْرَاهِيْمُ۔ رَبِّ۔ اِجْعَلْ۔ هٰذَا۔

اور جب۔ کہا۔ ابراہیم۔ پروردگار۔ بنادے۔ اس۔

بَلَدًا۔ اٰمِنًا۔ وَ۔ اُرْزُقْ۔ اَهْلَ۔ هٗ۔ مِنْ۔ اَلْ۔ ثَمَرَاتِ۔

شہر۔ با امن۔ اور روزی دے۔ رہنے والے۔ اس کے۔ سے۔ ×۔ پھل (جمع)

مَنْ۔ اٰمَنَ۔ مِنْ۔ هُمْ۔ بِ۔ اَللّٰهِ۔ وَ۔ اَلْ۔ يَوْمِ۔

جو شخص۔ ایمان لائے۔ سے۔ اُن۔ ساتھ۔ اللہ۔ اور۔ ×۔ دن۔

اَلْ۔ اٰخِرِ۔ قَالَ۔ وَ۔ مَنْ۔ كَفَرَ۔ فَ۔ اُمَتِّعُ۔ هٗ۔

×۔ آخرت۔ کہا۔ اور۔ جو شخص۔ اس نے کفر کیا۔ بس۔ نفع دوں گا۔ اس کو۔

قَلِيْلًا۔ ثُمَّ۔ اَضْطَرُّ۔ هٗ۔ اِلٰى۔ عَذَابِ۔

تھوڑا۔ پھر۔ مجبور کروں گا۔ اس کو۔ طرف۔ عذاب۔

(۴) پچھلے دس رکوعوں میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو یہ جتا دیا ہے کہ تم ہماری اس نعمت کی انتہائی ناقدری کر چکے ہو۔ تم نے نہ صرف منصب امامت کا حق ادا کرنا چھوڑ دیا ہے۔ بلکہ خود بھی حق اور راستی سے پھر گئے ہو۔ اس کے بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ امامت، ابراہیمؑ کا کوئی جدی ورثہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی سچی اطاعت اور فرماں برداری کا پھل ہے۔ اور اب چونکہ تم اس خدمت کی اہلیت پوری طرح کھو چکے ہو لہٰذا انھیں امامت کے منصب سے معزول کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا ہے کہ تمام امم سابقہ میں سے کوئی امامت کا مستحق نہیں۔

(۵) پھر یہ بات ارشاد ہوتی ہے کہ اب ہم نے ابراہیمؑ کی دوسری شاخ بنی اسمٰعیل میں وہ رسول پیدا کیا ہے جس کے لیے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے دعا کی تھی۔ لہٰذا اب امامت کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اس رسول کی پیروی کریں۔

(۶) تبدیلِ امامت کے ساتھ قدرتی طور پر قبلہ کی تبدیلی کا اعلان ہونا بھی ضروری تھا۔ لہٰذا اب اعلان کر دیا گیا کہ وہ مقام دینِ الٰہی کا مرکز ہے جہاں سے اس رسول کی دعوت کا ظہور ہوا۔ ابتدا میں ابراہیمؑ کی دعوت کا مرکز بھی قرار پایا تھا۔

(۷) امتِ محمدیہ کی امامت اور کعبہ کی مرکزیت کا اعلان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے رکوع ۱۹ سے آخر سورت تک اس امت کو وہ ہدایات دی ہیں جن پر اسے عمل پیرا ہونا چاہیے۔

حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش منصبِ امامت کا عطیہ معبد کعبہ کی تعمیر اور اُمتِ مسلمہ کے ظہور کی دعا

۱۲۴۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ

اور جب اس کے رب نے ابراہیم کو کئی باتوں

بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ

میں آزمایا تو وہ ان میں پورے اترے۔ تب خدا نے کہا کہ

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ

میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ بولا

وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ

اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا میرا اقرار

عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ○

ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

وَ ۔ اِذْ ۔ اِبْتَلٰى ۔ اِبْرٰهِيْمَ ۔ رَبُّ ۔ هٗ ۔

اور جب ۔ اس نے آزمایا ۔ ابراہیم ۔ رب ۔ اس کا ۔

بِ ۔ كَلِمٰتٍ ۔ فَ ۔ اَتَمَّ ۔ هُنَّ ۔ قَالَ ۔ اِنِّىْ

ساتھ ۔ باتیں ۔ پس ۔ انھیں پورا کیا ۔ ان کو ۔ کہا ۔ یقیناً میں ۔

جَاعِلُ ۔ كَ ۔ لِ ۔ اَلْ ۔ نَاسِ ۔ اِمَامًا ۔ قَالَ ۔

بنانے والا ۔ تجھ کو ۔ واسطے ۔ × ۔ لوگ ۔ پیشوا ۔ اس نے کہا

وَ ۔ مِنْ ۔ ذُرِّيَّتِ ۔ ىْ ۔ قَالَ ۔ لَا ۔ يَنَالُ ۔

اور ۔ سے ۔ اولاد ۔ میری ۔ اس نے کہا ۔ نہیں ۔ پہنچتا ہے ۔

عَهْدِ ۔ ىْ ۔ اَلْ ۔ ظَالِمِيْنَ ۔

اقرار ۔ میرا ۔ × ۔ ظالم (جمع)

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ

اور ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاوے اور ان کو پاک

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

کرے۔ بیشک تو ہی بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

يُعَلِّمُ - هُمْ - اَلْ - كِتٰبَ - وَ - اَلْ - حِكْمَةَ - وَ - يُزَكِّي - هِمْ

سکھاوے - ان کو - × - کتاب - اور - × - دانائی - اور - پاک کرے انکو

إِنَّ - كَ - أَنْتَ - اَلْ - عَزِيزُ - اَلْ - حَكِيمُ -

بیشک - تو - تو ہی - × - زبردست - × - حکمت والا -

حضرت ابراہیمؑ کو منصب خلافت حاصل ہونے سے پہلے کئی سخت آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ ویسے تو جس وقت سے ان پر حق منکشف ہوا اس وقت سے لے کر مرتے دم تک ان کی پوری زندگی سراسر قربانی ہی قربانی تھی۔ مگر قرآن میں مختلف مقامات پر بعض آزمائشوں کا ذکر آیا ہے۔ جب وہ ان آزمائشوں میں پورے اُترے تب اللہ تعالیٰ نے انھیں کہہ دیا کہ اب ہم تمھیں لوگوں کا پیشوا بناتے ہیں۔ انھوں نے منصب امامت میں اپنی اولاد کو بھی شامل کرنا چاہا تو اللہ نے فرمایا کہ میرا وعدہ ظالموں سے نہیں ہے۔ یہ حق صرف مومن اور صالح لوگوں کا ہے۔ اس لیے جب انھوں نے رزق کی دعا کی تو اسی فرمان کے خیال سے صرف اپنی مومن اولاد کے لیے دعا کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ امامتِ صالحہ تو صرف مومنین صالحین کو ملے گی مگر رزق مومن و کافر سب کو دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو دینِ حق کا مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ ابراہیم کی اس عبادت کی جگہ کو مستقل جائے نماز بنالو۔ اور حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو تاکید کی کہ اس گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ پاک رکھنے سے مراد صرف یہی نہیں کہ کوڑا کرکٹ سے اسے پاک رکھا جائے۔ بلکہ خدا کے گھر کی اصل پاکی یہ ہے کہ اس میں خدا کے سوا کسی کا نام بلند نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کی تعمیر میں معروف تھے تو دونوں باپ بیٹے نے یہ دعا مانگی جو ان تینوں آیتوں میں مرقوم ہے۔ معبدِ کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا ذکر اس غرض کے لیے کیا گیا ہے کہ اب توفیقِ الٰہی نے پیروانِ دعوتِ قرآن کو خدمتِ حق کے لیے چن لیا ہے اور اقوامِ عالم کی ہدایت کا سررشتہ ان کے سپرد کیا جارہا ہے اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے دعوتِ قرآن کے ظہور کی تاریخ بیان کردی جائے۔

دینِ ابراہیم یعنی "الاسلام"

۱۳۰۔ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرٰهِيمَ

اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کرسکتا ہے

وَ - مَنْ - يَرْغَبُ - عَنْ - مِلَّةِ - إِبْرٰهِيمَ -

اور - کون - منہ موڑے - سے - دین - ابراہیم -

النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

جبراً بلاؤں گا۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔

۱۲۷۔ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ

اور جب ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ بیت اللہ

مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا

کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے۔ تو دعا کرتے تھے کہ ہمارے

تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول کر تو سُننے والا

الْعَلِيْمُ ۝

اور جاننے والا ہے۔

۱۲۸۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ

اے ہمارے پروردگار تو ہمکو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً

اور ہماری اولاد میں بھی ایک جماعت کو اپنی فرماں بردار

لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

بنا۔ اور ہمیں ہمارے طریقِ عبادت بتا اور ہمارے

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

حال پر توجہ فرما۔ بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

۱۲۹۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

اے پروردگار ان میں ایک رسول انہی میں کا بھیج

مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ

جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور

اَلْ۔ نَارِ۔ وَ۔ بِئْسَ۔ اَلْ۔ مَصِيْرُ۔

×۔ آگ۔ اور۔ بُرا۔ ×۔ ٹھکانا۔

وَ۔ اِذْ۔ يَرْفَعُ۔ اِبْرٰهِيْمُ۔ اَلْ۔ قَوَاعِدَ۔

اور جب۔ اٹھاتا تھا۔ ابراہیم۔ ×۔ بنیادیں۔

مِنْ۔ اَلْ۔ بَيْتِ۔ وَ۔ اِسْمٰعِيْلُ۔ رَبَّ۔ نَا۔

سے۔ ×۔ گھر۔ اور۔ اسمعیل۔ پروردگار ہمارے۔

تَقَبَّلْ۔ مِنْ۔ نَا۔ اِنَّ۔ كَ۔ اَنْتَ۔ اَلْ۔ سَمِيْعُ۔

قبول کر۔ سے۔ ہم۔ تحقیق۔ تو۔ تو ہی۔ ×۔ سننے والا۔

اَلْ۔ عَلِيْمُ۔

×۔ جاننے والا۔

رَبَّ۔ نَا۔ وَ۔ اِجْعَلْ۔ نَا۔ مُسْلِمَيْنِ۔ لِ۔ كَ۔

رب۔ ہمارے۔ اور۔ بنا تو۔ ہم کو۔ فرماں بردار۔ واسطے۔ اپنے۔

وَ۔ مِنْ۔ ذُرِّيَّةِ۔ نَا۔ اُمَّةً۔ مُسْلِمَةً۔

اور۔ سے۔ اولاد۔ ہماری۔ جماعت۔ فرماں بردار

لَ۔ كَ۔ وَ۔ اَرِ۔ نَا۔ مَنَاسِكَ۔ نَا۔ وَ۔ تُبْ۔

واسطے۔ اپنے۔ اور۔ دکھا۔ ہم کو۔ عبادت کے طریقے۔ ہمارے۔ اور۔ توجہ فرما۔

عَلٰى۔ نَا۔ اِنَّ۔ كَ۔ اَنْتَ۔ اَلْ۔ تَوَّابُ۔ اَلْ۔ رَحِيْمُ۔

پر۔ ہم۔ بیشک۔ تو۔ تو ہی۔ ×۔ توجہ فرمانے والا۔ ×۔ مہربان۔

رَبَّ۔ نَا۔ وَ۔ اِبْعَثْ۔ فِيْ۔ هِمْ۔ رَسُوْلًا۔

رب۔ ہمارے۔ اور۔ بھیج۔ میں۔ ان۔ رسول

مِنْ۔ هُمْ۔ يَتْلُوْا۔ عَلٰى۔ هِمْ۔ اٰيٰتِ۔ كَ۔ وَ۔

سے۔ ان۔ وہ پڑھے۔ پر۔ ان۔ آیتیں۔ تیری۔ اور۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ
کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے۔
قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ
تو انھوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
دادا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی عبادت
اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝
کریں گے۔ وہی ایک معبود ہے اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔
۱۳۴۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا
وہ ایک جماعت تھی جو گذر چکی۔ اس کے واسطے ہے
مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ
جو اس نے کمایا اور تمھارے واسطے ہے جو تم نے کمایا۔
وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝
جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پوچھ تم سے نہیں ہوگی۔

مَا۔ تَعْبُدُوْنَ۔ مِنْ۔ بَعْدِ۔ یْ۔
کیا۔ عبادت کروگے۔ × ۔ میرے بعد۔
قَالُوْا۔ نَعْبُدُ۔ اِلٰهَ۔ كَ۔ وَ۔ اِلٰهَ۔ اٰبَآءِ۔ كَ
وہ بولے۔ ہم عبادت کریں گے۔ معبود۔ تیرا۔ اور۔ معبود۔ باپ دادا۔ تیرے۔
اِبْرٰهٖمَ۔ وَ۔ اِسْمٰعِیْلَ۔ وَ۔ اِسْحٰقَ۔
ابراہیمؑ۔ اور۔ اسمٰعیلؑ۔ اور۔ اسحٰقؑ
اِلٰهًا۔ وَاحِدًا۔ وَ۔ نَحْنُ۔ لَ۔ هٗ۔ مُسْلِمُوْنَ۔
معبود۔ ایک۔ اور۔ ہم۔ لیئے۔ اس کے۔ فرمانبردار (جمع)
تِلْكَ۔ اُمَّةٌ۔ قَدْ۔ خَلَتْ۔ لَ۔ هَا۔
وہ۔ ایک جماعت۔ تحقیق۔ وہ گذر چکی۔ واسطے۔ اس کے۔
مَا۔ كَسَبَتْ۔ وَ۔ لَ۔ كُمْ۔ مَا۔ كَسَبْتُمْ۔
جو۔ اس نے کمایا۔ اور۔ واسطے تمھارے۔ جو۔ تم نے کمایا۔
وَ۔ لَا۔ تُسْئَلُوْنَ۔ عَنْ۔ مَا۔ كَانُوْا۔ یَعْمَلُوْنَ۔
اور۔ نہ۔ پوچھے جاؤگے تم۔ سے۔ جو۔ وہ تھے۔ عمل میں لاتے۔

دین کی جو راہ حضرت ابراہیمؑ نے اختیار کی تھی اس کی کیفیت یوں ہے کہ جب اُن کے رب نے ان سے کہا کہ فرمانبردار ہو جاؤ تو وہ پکار اُٹھے کہ میں دنیا کے پروردگار کا فرمانبردار ہوگیا۔ یہ ہے ابراہیمؑ کا طریقہ۔ وہ بڑا ہی احمق ہے جو اس طریقہ سے روگردانی کرے۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس اطاعت شعاری پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی انھیں سرداری کے لیے چن لیا اور آخرت میں بھی ان کی جگہ نیک انسانوں میں ہوگی۔ پھر اسی طریقہ کی حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور ان کے پوتے حضرت یعقوبؑ نے (جن سے بنی اسرائیل کی قوم چلی) اپنی اولاد کو وصیّت کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ میرے بیٹو اللہ نے تمھارے لیے یہی دین پسند کیا ہے۔ اور تم مرتے دم تک اسی دینِ ابراہیمی یعنی اسلام پر قائم رہنا۔
یہود کہتے تھے کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو یہودیت کی وصیّت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہتے ہیں کہ کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوبؑ کے سرہانے موت آکھڑی ہوئی تھی۔ انھوں نے تو اس وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے تو انھوں نے جواب دیا تھا کہ اُسی خدائے واحد کی

إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ

بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے

اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي

ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا۔ اور آخرت میں بھی

الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ○

وہ نیکوں میں ہوں گے۔

۱۳۱۔ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ

جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا کہ حکمبرداری کرو

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○

تو انھوں نے کہا کہ میں تمام عالم کے پروردگار کا حکمبردار ہوں۔

۱۳۲۔ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَ

ابراہیمؑ نے اور یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی

يَعْقُوبُ ط يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ

وصیت کی۔ کہ اے بیٹو خدا نے تمھارے لیے یہی دین

لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ

پسند فرمایا ہے۔ سو تم ہرگز نہ مرنا مگر در انحالیکہ

أَنتُم مُّسْلِمُونَ ○

تم مسلمان ہو۔

۱۳۳۔ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ

بھلا جس وقت یعقوبؑ وفات پانے لگے تو تم

يَعْقُوبَ الْمَوْتُ لا إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ

اس وقت موجود تھے جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا

إِلَّا۔ مَنْ۔ سَفِهَ۔ نَفْسَ۔ هُ۔ وَ۔ لَ۔ قَدْ۔

مگر۔ وہ شخص۔ نادان ہوا۔ جان۔ اپنی۔ اور۔ البتہ۔ تحقیق۔

اِصْطَفَيْنَا۔ هُ۔ فِي۔ اَلْ۔ دُنْيَا۔ وَ۔ إِنَّ۔ هُ۔ فِي

منتخب کیا ہم نے۔ اس کو۔ میں۔ × ۔ دنیا۔ اور۔ تحقیق۔ وہ۔ میں

اَلْ۔ اٰخِرَةِ۔ لَ۔ مِنَ۔ اَلْ۔ صّٰلِحِيْنَ۔

× ۔ آخرت۔ البتہ۔ سے۔ × ۔ نیک (جمع)

إِذْ۔ قَالَ۔ لَ۔ هُ۔ رَبُّ۔ هُ۔ أَسْلِمْ۔

جب۔ کہا۔ واسطے۔ اس کے۔ رب۔ اس کا۔ حکمبردار ہو جا۔

قَالَ۔ أَسْلَمْتُ۔ لِ۔ رَبِّ۔ اَلْ۔ عٰلَمِيْنَ۔

کہا۔ میں حکمبردار ہوا۔ واسطے۔ رب۔ × ۔ تمام عالم۔

وَ۔ وَصّٰى۔ بِ۔ هَا۔ إِبْرَاهِمُ۔ بَنِيْ۔ هِ۔ وَ۔

اور۔ وصیت کی۔ ساتھ۔ اس کے۔ ابراہیم۔ بیٹے۔ اس کے۔ اور۔

يَعْقُوْبُ۔ يَا۔ بَنِيَّ۔ إِنَّ۔ اَللّٰهَ۔ اِصْطَفٰى۔

یعقوب۔ اے۔ میرے بیٹو۔ بیشک۔ اللہ۔ اس نے پسند کیا۔

لَ۔ كُمُ۔ اَلْ۔ دِيْنَ۔ فَ۔ لَا۔ تَمُوْتُنَّ۔ إِلَّا۔ وَ۔

واسطے تمھارے۔ × ۔ دین۔ پس۔ نہ۔ تم مرنا۔ مگر۔ اس حال میں

أَنْتُمْ۔ مُسْلِمُوْنَ۔

تم۔ مسلمان (جمع)۔

أَمْ۔ كُنْتُمْ۔ شُهَدَآءَ۔ إِذْ۔ حَضَرَ۔

کیا۔ تم تھے۔ موجود۔ جب۔ حاضر ہوئی۔

يَعْقُوْبَ۔ اَلْ۔ مَوْتُ۔ إِذْ۔ قَالَ۔ لِ۔ بَنِيْ۔ هِ

یعقوبؑ۔ × ۔ موت۔ جب۔ اس نے کہا۔ سے۔ بیٹے۔ اس کے۔

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی

اوران کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو کتابیں موسیٰؑ

وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ

اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے رب

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ

کی طرف سے ملیں ان پر ایمان لائے۔ اور ہم ان میں سے ایک میں بھی

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اسی پروردگار کے فرماں بردار ہیں۔

۱۳۷۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ

سو اگر وہ بھی ایمان لائیں جس طرح پر تم ایمان

بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ

لائے تو ہدایت پا جائیں اور اگر

تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ

منہ پھیر لیں تو پھر وہی ضد پر ہیں۔

فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ

اور ان کے مقابلہ میں تمھیں خدا کافی ہے۔ اور وہ

السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۳۸۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ

ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا۔ اور اللہ کے رنگ سے

مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ

کس کا رنگ بہتر ہے۔ اور ہم

وَ۔ اَلْ۔ اَسْبَاطِ۔ وَ۔ مَا۔ اُوْتِیَ۔ مُوْسٰی۔

اور۔ × ۔ اولاد۔ اور۔ جو۔ دیا گیا۔ موسیٰؑ۔

وَ۔ عِیْسٰی۔ وَ۔ مَا۔ اُوْتِیَ۔ اَلْ۔ نَبِیُّوْنَ۔

اور۔ عیسیٰؑ۔ اور۔ جو۔ دیا گیا۔ × ۔ نبی (جمع)۔

مِنْ۔ رَبِّ۔ هِمْ۔ لَا۔ نُفَرِّقُ۔ بَیْنَ۔

سے۔ رب۔ ان کا۔ نہیں۔ ہم فرق کرتے۔ درمیان۔

اَحَدٍ۔ مِنْ۔ هُمْ۔ وَ۔ نَحْنُ۔ لَ۔ هٗ۔ مُسْلِمُوْنَ۔

ایک۔ سے۔ ان۔ اور۔ ہم۔ واسطے اس کے۔ فرماں بردار (جمع)

فَ۔ اِنْ۔ اٰمَنُوْا۔ بِ۔ مِثْلِ۔ مَا۔ اٰمَنْتُمْ۔

پس۔ اگر۔ وہ ایمان لائے۔ × ۔ مانند۔ جو۔ ایمان لائے تم۔

بِ۔ هٖ۔ فَ۔ قَدْ۔ اِهْتَدَوْا۔ وَ۔ اِنْ۔

ساتھ۔ اس کے۔ پس۔ تحقیق۔ وہ ہدایت پا گئے۔ اور۔ اگر۔

تَوَلَّوْا۔ فَ۔ اِنَّمَا۔ هُمْ۔ فِیْ۔ شِقَاقٍ۔

وہ پھر گئے۔ پس۔ تحقیق۔ وہ۔ میں۔ ضد۔

فَ۔ سَ۔ یَكْفِیْ۔ كَ۔ هُمْ۔ اَللّٰهُ۔ وَ۔ هُوَ۔

پس۔ عنقریب۔ کافی ہوگا۔ تجھ کو۔ وہ سب۔ اللہ۔ اور۔ وہ۔

اَلْ۔ سَمِیْعُ۔ اَلْ۔ عَلِیْمُ۔

× ۔ سننے والا۔ × ۔ جاننے والا۔

صِبْغَةَ۔ اَللّٰهِ۔ وَ۔ مَنْ۔ اَحْسَنُ۔

رنگ۔ اللہ۔ اور۔ کون۔ بہتر۔

مِنْ۔ اَللّٰهِ۔ صِبْغَةً۔ وَنَحْنُ۔

سے۔ اللہ۔ رنگ۔ اور۔ ہم۔

جس کی آپ نے عبادت کی ہے۔ اور جس کی آپ کے بزرگوں ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ نے کی ہے۔ اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں۔

اس دینِ الٰہی کا نام "الاسلام" ہے۔ جس کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں۔ اس لیے مسلم وہ ہے جو خدا کے آگے سرِ اطاعت خم کر دے اور اپنے آپ کو بالکل اس کے سپرد کر دے۔ یہی تمام انبیاء کا دین تھا جو ابتدائے آفرینش سے دنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں میں آئے ہیں۔

یہود کا خیال تھا کہ بزرگوں کے نیک اعمال کا اولاد کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور چونکہ وہ پیغمبروں کی اولاد ہیں، اس لیے وہ آخرت میں بخشے جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ یہ لوگ گزر گئے۔ جو کچھ انھوں نے کمایا وہ ان کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے وہ تمھارے لیے ہے۔ یہاں یہ جتا دیا گیا کہ قانون الٰہی یہ ہے کہ ہر فرد اور جماعت کو وہی پیش آتا ہے جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ہے۔ نہ تو ایک کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ہے اور نہ ایک کی بُرائی کے لیے دوسرا جواب دہ ہو سکتا ہے۔

دینِ حق اور عالمگیر سچائی کی تصدیق

۱۳۵۔ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى

اور کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تم

تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

راہ راست پالو گے۔ تم کہدو کہ ہرگز نہیں بلکہ ہم نے ابراہیم کی راہ

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اختیار کی جو ایک خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۱۳۶۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

تم کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

اُتری اُس پر اور جو صحیفے ابراہیمؑ اور

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اسمٰعیلؑ۔ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ

وَ۔ قَالُوْا۔ كُوْنُوْا۔ هُوْدًا۔ اَوْ۔ نَصٰرٰى۔

اور۔ انھوں نے کہا۔ تم ہو جاؤ۔ یہودی۔ یا۔ نصرانی۔

تَهْتَدُوْا۔ قُلْ۔ بَلْ۔ مِلَّةَ۔ اِبْرٰهٖمَ۔

ہدایت پالوگے۔ کہدے۔ بلکہ۔ دین۔ ابراہیمؑ۔

حَنِيْفًا۔ وَ۔ مَا۔ كَانَ۔ مِنَ۔ الْ۔ مُشْرِكِيْنَ۔

کنارہ کش۔ اور۔ نہیں۔ وہ تھا۔ سے۔ ۔ ۔ شرک کرنے والے۔

قُوْلُوْا۔ اٰمَنَّا۔ بِ۔ اللّٰهِ۔ وَ۔ مَا۔ اُنْزِلَ۔

کہدو۔ ہم ایمان لائے۔ ساتھ۔ اللہ۔ اور۔ جو۔ اتارا گیا۔

اِلَىْ۔ نَا۔ وَ۔ مَا۔ اُنْزِلَ۔ اِلٰى۔ اِبْرٰهٖمَ۔

طرف ہمارے۔ اور۔ جو۔ اُتارا گیا۔ طرف۔ ابراہیمؑ۔

وَ۔ اِسْمٰعِيْلَ۔ وَ۔ اِسْحٰقَ۔ وَ۔ يَعْقُوْبَ۔

اور۔ اسمٰعیلؑ۔ اور۔ اسحٰقؑ۔ اور۔ یعقوبؑ۔

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥
نہیں ہے تمھارے کاموں سے ۔

بِ ۔ غَافِلٍ ۔ عَنْ ۔ مَا ۔ تَعْمَلُوْنَ ۔
* ۔ بے خبر ۔ سے ۔ جو ۔ تم کرتے ہو ۔

۱۴۱ ۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ج لَهَا
وہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ۔ ان کے واسطے ہے

تِلْكَ ۔ اُمَّةٌ ۔ قَدْ ۔ خَلَتْ ۔ لَ ۔ هَا ۔
وہ ۔ جماعت ۔ تحقیق ۔ وہ گذر چکی ۔ واسطے ۔ اس کے ۔

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ج
جو انھوں نے کمایا اور تمھارے واسطے ہے جو تم نے کمایا ۔

مَا ۔ كَسَبَتْ ۔ وَ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ مَا ۔ كَسَبْتُمْ ۔
جو ۔ اس نے کمایا ۔ اور ۔ واسطے ۔ تمھارے ۔ جو ۔ تم نے کمایا ۔

وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥
اور تم سے ان کے کاموں کی کچھ پوچھ نہیں ہو گی ۔

وَ ۔ لَا ۔ تُسْئَلُوْنَ ۔ عَنْ ۔ مَا ۔ كَانُوْا ۔ يَعْمَلُوْنَ ۔
اور ۔ نہیں ۔ تم سوال کیے جاوگے ۔ سے ۔ جو ۔ وہ تھے ۔ کرتے ۔

یہود اور نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ہدایت بس انہی کے حصہ میں آئی ہے ۔ یہودی کہتے تھے یہودی ہوجاؤ تو راہِ راست پاؤگے اور عیسائی کہتے ہیں عیسائی ہوجاؤ تو ہدایت پاؤگے ۔ اے نبیؐ ان سے کہدو کہ ہم تو ابراہیمؑ کا طریقہ اختیار کرتے ہیں جو سب طرف سے منہ موڑ کر صرف ایک اللہ کے ہوگئے تھے اور وہ مشرک نہیں تھے ۔ یہودیت اور عیسائیت تو بعد کی چیزیں ہیں ۔ دینِ حق تو وہی ہے کہ جس پر حضرت ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء اور نیک لوگ ان مذہبوں کی پیدائش سے صدیوں پہلے عمل پیرا ہوئے ۔ جیسے "قرآن الاسلام" کہتا ہے ۔ یہ خدا کا عالمگیر قانونِ نجات ہے ۔ دُنیا میں جس قدر بھی رہنمایانِ مذاہب خدا کی طرف سے آئے ہیں ۔ سب اسی ایک سچائی کے پیغمبر تھے ۔

اس لیے اے مسلمانو تم کہو کہ ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں ۔ قرآن پر ایمان لائے ہیں ۔ اس تمام تعلیم پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیمؑ ۔ اسمٰعیلؑ ۔ اسحٰقؑ ۔ یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ کو دی گئی ۔ اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان تمام تعلیموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی ہیں ۔ ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں سمجھتے ۔ یعنی یہ نہیں کہتے کہ فلاں حق پر تھا اور فلاں حق پر نہ تھا ۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جتنے پیغمبر بھی آئے ہیں ، سب کے سب ایک ہی صداقت اور ایک ہی راہِ راست کی طرف بلانے آئے ہیں ۔ اور اب قرآن اس عالمگیر راہِ راست کی تصدیق کرتا ہے ۔

پھر اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو انھوں نے ہدایت پالی ۔ اور اگر اس سے مُنہ پھیریں تو سمجھ لو کہ وہ مخالفت اور ہٹ دھرمی میں پڑگئے ہیں ۔ پس اُن سے قطع نظر کرلو اور اپنے کام میں سرگرم رہو ۔

لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝

اسی کی بندگی کرتے ہیں۔

۱۳۹۔ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ

کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا

وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ اور ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ

اور تمہارے لیے تمہارے عمل ہیں۔ اور ہم تو خالص

مُخْلِصُوْنَ ۝

اسی کے ہیں

۱۴۰۔ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

اور اس کی اولاد تو یہودی تھے یا نصرانی۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ

کہدے کہ تم کو زیادہ خبر ہے یا اللہ کو۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے وہ گواہی چھپائی جو

عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اس کو اللہ کی طرف سے ثابت ہو چکی۔ اور اللہ بے خبر

لَ ۔ هٗ ۔ عٰبِدُوْنَ ۔

واسطے ۔ اس کے ۔ عبادت کرنیوالے ۔

قُلْ ۔ اَ ۔ تُحَآجُّوْنَ ۔ نَا ۔ فِیْ ۔ اللّٰهِ ۔ وَ ۔ هُوَ ۔

کہدے ۔ کیا ۔ تم جھگڑتے ہو ۔ ہم سے ۔ بیچ ۔ اللہ ۔ حالانکہ ۔ وہ ۔

رَبُّ ۔ نَا ۔ وَ ۔ رَبُّ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ لَ ۔ نَا ۔ اَعْمَالُ ۔ نَا ۔

رب ۔ ہمارا ۔ اور ۔ رب ۔ تمہارا ۔ اور ۔ واسطے ہمارے ۔ عمل (جمع) ۔ ہمارے

وَ ۔ لَ ۔ كُمْ ۔ اَعْمَالُ ۔ كُمْ ۔ وَ ۔ نَحْنُ ۔ لَ ۔ هٗ ۔

اور ۔ واسطے تمہارے ۔ عمل (جمع) ۔ تمہارے ۔ اور ۔ ہم ۔ واسطے ۔ اس کے ۔

مُخْلِصُوْنَ ۔

مخلص (جمع)

اَمْ ۔ تَقُوْلُوْنَ ۔ اِنَّ ۔ اِبْرٰهٖمَ ۔ وَ ۔

کیا ۔ تم کہتے ہو ۔ تحقیق ۔ ابراہیمؑ ۔ اور ۔

اِسْمٰعِيْلَ ۔ وَ ۔ اِسْحٰقَ ۔ وَ ۔ يَعْقُوْبَ ۔

اسماعیلؑ ۔ اور ۔ اسحٰقؑ ۔ اور ۔ یعقوبؑ ۔

وَ ۔ اَلْ ۔ اَسْبَاطَ ۔ كَانُوْا ۔ هُوْدًا ۔ اَوْ ۔ نَصٰرٰى ۔

اور ۔ × ۔ اولاد ۔ وہ تھے ۔ یہودی ۔ یا ۔ نصرانی ۔

قُلْ ۔ ءَ ۔ اَنْتُمْ ۔ اَعْلَمُ ۔ اَمْ ۔ اللّٰهُ ۔

کہدے ۔ کیا ۔ تم ۔ زیادہ باخبر ۔ یا ۔ اللہ ۔

وَ ۔ مَنْ ۔ اَظْلَمُ ۔ مِنْ ۔ مَنْ ۔ كَتَمَ ۔ شَهَادَةً ۔

اور ۔ کون ۔ بڑا ظالم ۔ سے ۔ اس شخص ۔ اس نے چھپائی ۔ گواہی ۔

عِنْدَ ۔ هٗ ۔ مِنْ ۔ اللّٰهِ ۔ وَ ۔ مَا ۔ اللّٰهُ ۔

نزدیک ۔ اس کے ۔ سے ۔ اللہ ۔ اور نہیں ۔ اللہ ۔

رموزِ اوقاف قرآن مجید

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔ بات چیت میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لیے خاص علامتیں مقرر ہیں۔ اور وہ رموزِ اوقاف کہلاتی ہیں، جو حسب ذیل ہیں:-

ο بات پوری ہو گئی ہے۔ اس جگہ ٹھہرنا چاہیے۔ اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

لا کے معنی عربی میں "نہیں" کے ہیں۔ جب ایک ہی قسم کی کئی باتیں کہنی ہوں تو آیت کی علامت پر لا کا یہ مطلب ہے کہ دونوں کو ملا کر پڑھو تو ایک بات بن جائیگی ورنہ ہر ایک بات جدا ہوگی۔ اس لیے یہاں ویسا ٹھہرنا ضروری نہیں جیسا ο پر۔ بلکہ اختیاری بات ہے۔ سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہر جاؤ ورنہ ملا کر پڑھ جاؤ بغیر علامت ο کے صرف لا کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔

م لفظ لازم کا اختصار ہے۔ یہاں ٹھہرنا لازمی ہے۔ ورنہ مطلب بگڑ جائے گا۔

ط لفظ مطلق کا مخفف ہے۔ بات پوری ہو گئی۔ مگر مطلب تمام نہیں ہوا۔ ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔

ج علامت جائز کی ہے۔ یعنی ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرے تب بھی جائز ہے۔

ز یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ ٹھہرنا لازمی نہیں ہے۔

ص وقف مرخص کی علامت ہے۔ یعنی ملا کر پڑھنا چاہیے۔ پر اگر تھک کر ٹھہر جائے تو اجازت ہے۔ بہ نسبت زؔ یہاں ملا کر پڑھنا زیادہ ضروری ہے۔

صلے الوصل اولیٰ کا خلاصہ ہے۔ یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ بھی ہے کہ ٹھہر جائے۔ مگر یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

قف یعنی ٹھہر جا۔ یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔ اگرچہ نہ ٹھہرنے سے مطلب نہیں بگڑتا۔

ک جو علامت اس سے پہلے تھی وہی یہاں بھی سمجھو۔

س علامت سکتہ کی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھہر جائے سانس نہ توڑے۔

وقفہ علامت لمبے سکتہ کی ہے۔ جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں۔ اس سے کم ٹھہرے۔

∴ اس کو اور اس کے بعد دوسری جگہ جہاں یہ نشان ہو اس کو ملا کر پڑھو۔ اس کے ساتھ حاشیہ پر نشان مع بھی ہوگا جو معانقہ کا اختصار ہے۔

ۃ کوفہ کے قاری یہاں گول آیت کی طرح ٹھہرنا واجب بتاتے ہیں۔ بخلاف بصریوں کے جو ضروری نہیں سمجھتے۔

ع یہ رکوع کا مختصر ہے۔ سورت کے اتنے حصے کو رکوع اس لیے کہتے ہیں کہ اندازاً اس قدر ایک رکعت نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے اوپر کا ہندسہ شروع سورت سے اور نیچے کا ہندسہ شروع پارہ سے تعداد رکوع ظاہر کرتا ہے۔ ع کے بیچ کا ہندسہ بتاتا ہے کہ اس رکوع میں اتنی آیتیں ہیں۔

نوٹ - جہاں دو علامتیں لکھی ہوں وہاں اوپر کی علامت پر عمل کرو۔ آیت کے بیچ میں سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہر جاؤ۔ مگر پھر چند الفاظ پیچھے سے ملا کر پڑھو۔

وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد سے تم ان کی مخالفت سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ وہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

ہدایت اور نجات کی راہ کسی مذہبی رسم بپتسمہ وغیرہ کی محتاج نہیں (جیساکہ یہود و نصاریٰ میں دستور تھا کہ اپنے مذہب میں داخل کرتے وقت یا نوزائیدہ بچوں کو غسل دے کر کہتے تھے کہ ان کے گناہ دھل گئے ہیں۔ اور ان پر اب ان کے مذہب کا رنگ چڑھ گیا ہے) بلکہ تم اللہ کا رنگ اختیار کرو۔ کیونکہ اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا۔ اور کہو کہ ہم تو اسی کی بندگی کرنے والے لوگ ہیں۔ اے پیغمبرؐ تم ان سے یہ بھی کہو کہ ہماری راہ تو خدا پرستی کی راہ ہے۔ پھر کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں۔ اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ صرف اُسی کی بندگی کرنے والے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ سب کے سب یہودی تھے یا نصرانی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو رد فرمایا اور کہا اے پیغمبرؐ ان سے پوچھو کہ ان نبیوں کے صحیح مذہب کا پتہ خدا کو زیادہ ہے یا تمھیں۔ یہود کی اپنی کتاب توراۃ میں خدا کی گواہی موجود ہے کہ ابراہیمؑ حنیف یعنی خدائے واحد کے پرستار تھے۔ پھر جس کے ذمہ اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے تو اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا۔ سچائی کو دیدہ و دانستہ ظاہر نہ کرنا اللہ کے نزدیک سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے قانون کا پھر اعلان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو۔ یہ بزرگ ایک امت تھی جو گذر چکی۔ ان کی کمائی ان کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے ہے۔ نہ ان کے عمل تمہارے کام آئیں گے اور نہ تمہارے عمل اُن کے کام آئیں گے۔ نہ تم سے اُن کے عمل کا سوال ہوگا اور نہ اُن سے تمہارے اعمال کا۔ یہی آیت عنقریب گذر چکی ہے مگر چونکہ یہود و نصاریٰ کے دل میں یہ خیال خوب جم رہا تھا کہ ہمارے اعمال کیسے ہی ہوں بالآخر ہم اپنے بزرگوں کی سفارش سے ضرور بخشے جائیں گے۔ اس لیے اس خیال باطل کی تردید کے لیے تاکیداً اس آیت کو مکرر فرمایا۔ یا یوں سمجھو کہ پہلی آیت میں اہلِ کتاب کو خطاب تھا اور اس آیت میں امتِ مسلمہ کو ہے کہ اس بیہودہ خیال میں ان کا اتباع نہ کریں۔ جو لوگ اپنے پیر و مشائخ کی سفارش پر نجات کی اُمید رکھتے ہیں وہ اس سے نصیحت پکڑیں اور نیک عمل کی کوشش کریں۔ اور صرف اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھیں۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔

10028

دارالاسلام ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء و جنوری و فروری ۱۹۳۴ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۵۰۸

جلد ۳ - عدد ۷-۸-۹ بابت ماہ مارچ - اپریل مئی ۱۹۴۱ء

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ماہنامہ

دار الاسلام

خاص نمبر



مرتبہ: شعبہ اشاعت قرآن ادارہ دار الاسلام

خانصاحب چوہدری نیاز علی خان - پرنٹر و پبلشر نے دار الاسلام ٹرسٹ کے لئے
ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع کرا کر دار الاسلام متصل پٹھانکوٹ سے شائع کیا

قیمت فی پرچہ آٹھ آنہ



دارالاسلام ماہ دسمبر ۴۲ء و جنوری و فروری ۴۳ء

سُوْرَةُ النَّبَا

یہ سورت مکہ میں اُتری۔ اس میں ۴۰ آیتیں ہیں اور دو رکوع۔ اس میں اس بات کا بیان ہے کہ قیامت میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ وہ ضرور آکر رہے گی۔ اور اس وقت انسانوں کو ان کے نیک عملوں کا بہت اچھا عوض ملے گا۔ اور بُرے عملوں کی سخت سزا ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰهِ ۔ ال ۔ رَحْمٰنِ ۔ ال ۔ رَحِيْمِ
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا

منکرینِ قیامت کو تنبیہ

١۔ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝
یہ لوگ آپس میں کیا بات پوچھتے ہیں ؟

عَمَّ (عَنْ ۔ مَا) يَتَسَآءَلُوْنَ
کس چیز کی نسبت (سے ۔ کیا) آپس میں پوچھتے ہیں

٢۔ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝
اس بڑی خبر (قیامت) کی نسبت ؟

عَنْ ۔ اَلْ ۔ نَبَا ۔ اَلْ ۔ عَظِيْمِ
سے ۔ ۔ ۔ خبر ۔ ۔ ۔ بڑی ۔

٣۔ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝
جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

اَلَّذِيْ ۔ هُمْ ۔ فِيْ ۔ هِ ۔ مُخْتَلِفُوْنَ
جس ۔ وہ ۔ میں ۔ وہ ۔ اختلاف کر رہے ہیں۔

۴۔ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
یقیناً یہ ابھی جان لیں گے۔

كَلَّا ۔ سَ ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔
یقیناً ۔ عنقریب ۔ یہ جان لیں گے ۔

۵۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
پھر یقیناً یہ ابھی جان لیں گے۔

ثُمَّ ۔ كَلَّا ۔ سَ ۔ يَعْلَمُوْنَ ۔
پھر ۔ یقیناً ۔ عنقریب ۔ جان لیں گے ۔

مر کر دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے عملوں کا حساب کتاب دینے کا عقیدہ انسان میں قدیم سے چلا آرہا ہے۔ مگر ہر زمانہ میں بہت لوگ ایسے بھی رہے ہیں جن کو قیامت کا یقین نہیں آتا۔ آج کل بھی ایسے لوگ بہت ہیں۔ یہاں انہیں کا ذکر ہے۔ کہ یہ لوگ قیامت کی نسبت آپس میں بہت باتیں بناتے رہتے ہیں۔ ان کا

ال ۔ انگریزی لفظ (THE) "دی" کے مشابہ ہے۔ اور جس لفظ کے ساتھ لگایا جائے اس کے لئے خاص معنی اور مطلب کا اشارہ کرتا ہے جو ہر جگہ اپنے قرینے سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید

قرآن مجید اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ یہ بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہؤا ہے۔ یہ انسان کی زندگی کا صحیح ترین دستور العمل ہے۔ یہ وہ آفتاب ہے۔ جس کے طلوع نے دُنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں دور کیں۔ اس کے اندر وہ طاقت پوشیدہ ہے۔ جس نے پست کو بلند کیا۔ گلہ بانوں کو دُنیا کی حکمرانی بخشی۔ اس کا علم لازمی ہے۔ یہ اپنے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے والوں کو دُنیا کا ادب دینے والا بناتا ہے۔ اور اپنے حکموں پر چلنے والوں کو دنیا کا حاکم کر دیتا ہے۔ یہ اس قادرِ مطلق کا کلام ہے۔ جس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے۔ کہ مخلوق کے لئے جس چیز کی جس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ اسی قدر وہ مُفت اور عام ہے۔ جیساکہ ہوا۔ پانی۔ آفتاب کی روشنی۔ پس قرآن جس کی ہدایت کے بغیر انسان کا پیدا کرنا بیکار رہو جاتا ہے۔ کیوں نہ ان سب سے زیادہ عام اور سہل الحصول ہو۔

اُمت مرحومہ پر قیامت تک یہ فرض ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس آخری پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچائے اور قرآنی احکامات دُنیا میں نافذ کرنے کی کوشش کرے۔ ورنہ دُنیا کی کوئی طاقت برائیوں کو دور کرکے حقیقی امن وچین قائم نہیں کرسکتی۔ مسلمان خَيْرَ اُمَّۃ کے لقب سے نوازے گئے ہیں۔ تاکہ دنیا کی دوسری قوموں کو اوامر ونواہی کا حکم کریں۔ اس لئے اگر انہوں نے اس فرض کی ادائیگی سے مُنہ موڑا تو سمجھو کہ خدا کے رشتے کو توڑا۔ اور دین وُدنیا کی کامرانی اور اقبال مندی کو چھوڑا۔

مسلمانوں کا مستقبل قرآن کے علم وعمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ چونکہ آج کے بچے کل کو قوم کے نوجوان ہونگے اور آج کی بچیاں کل کو مائیں بنیں گی۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو خواہ کچھ اور دیں یا نہ دیں لیکن قرآن کا علم ضرور دیں۔ کیونکہ اس کے اندر سب کچھ ہے۔ اس کا دوسرا نام خدائی طاقت ہے۔ یہ جس کے پاس ہوگا۔ اس کے ساتھ خدائی طاقت ہوگی۔ پھر جس کے ساتھ خدائی طاقت ہو اس کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ علمائے کرام ومشائخ عظام کا فرض ہے۔ کہ اپنی اپنی تعلیم گاہوں اور محلہ محلہ کی مسجدوں میں درسِ قرآن قائم کریں۔ قوم کے اکابر کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی آیندہ نسل کو قرآن سے وابستہ کرنے پر کمربستہ ہو جائیں۔ تمام مدارس میں اسے رائج کریں۔ اور حکومت وقت پر زور دیں۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم کو مسلمان بچوں کے لئے لازم قرار دیا جائے مدیران اخبار ورسائل مستقل طور پر اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم عام ہو۔

ادارہ دار الاسلام کی بنا علامہ سر محمد اقبالؒ کے ایما پر اسی غرض سے رکھی گئی ہے۔ کہ اسے تعلیم قرآن کی تحریک کا مرکز بنایا جائے۔ اس لئے جن حضرات کو اس کام سے دلچسپی ہو وہ اس کی طرف اپنا دستِ تعاون بڑھائیں۔ اور اس تحریک کے نعرۂ جنگ

"قرآن پڑھو اور پڑھاؤ"

کو ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیں۔

۱۵۔ لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۙ
تاکہ اس سے اناج اور سبزی نکالیں۔

لِ۔ نُخۡرِجَ۔ بِ۔ هٖ۔ حَبًّا۔ وَ۔ نَبَاتًا۔
تاکہ۔ نکالیں ہم۔ سے۔ اس۔ دانہ (اناج)۔ اور۔ سبزہ۔

۱۶۔ وَّ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ؕ
اور گھنے گھنے باغات۔

وَ۔ جَنّٰتٍ۔ (جَنَّۃٌ)۔ اَلۡفَافًا۔
اور۔ باغات۔ (جمع) (باغ) (مفرد) گھنے۔

ان آیات میں قدرت کی عظیم الشّان نشانیوں اور پروردگار کی رحمتِ کاملہ کی طرف توجہ دلا کر انسان کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ ان باتوں کو دیکھنے کے بعد اللہ کے قیامت پر قادر ہونے کا انکار کیوں کیا جاتا ہے۔ یہ سارا سلسلہ انسان کی خاطر ہے۔ اور ہر ایک چیز اپنا اپنا کام کیسی خوبی کے ساتھ کر رہی ہے۔ تو انسان کو بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اپنا فرضِ انسانیت پورا پورا ادا کر رہا ہے۔ اور کیا ان سب چیزوں کے خالق کو یہ قدرت نہیں ہے۔ کہ سب انسانوں کی پیشی کے لئے ایک دن مقرر کر کے ان کی کارگزاری کے مطابق ان کا درجہ وار ٹھکانا مقرر کر دے۔

سطحِ زمین کی اگر ایک وسیع فرش سے مثال دی جائے۔ تو اس پر پہاڑوں کو ایسا سمجھیں گے۔ کہ گویا فرش کو اپنی جگہ پر رکھنے کے لئے میخیں گاڑ دی ہیں۔ آسمانوں کی حقیقت خواہ کچھ ہی سمجھی جاوے مگر اُن کے وجود اور ان کی مضبوطی میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ آسمانوں کی ہر ایک چیز اپنی مقررہ جگہ کے اندر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم ہے۔

قیامت کا نظّارہ

۱۷۔ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ مِیۡقَاتًا ۙ
بے شک فیصلہ کا دن ایک معیّن وقت ہے۔

اِنَّ۔ یَوۡمَ۔ اَلۡ۔ فَصۡلِ۔ کَانَ۔ مِیۡقَاتًا۔
بے شک۔ دن۔ ۔۔ ۔ فیصلہ۔ ہے۔ معیّن وقت۔

۱۸۔ یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ
جس روز صور (بگل) بجایا جائے گا۔

یَوۡمَ۔ یُنۡفَخُ۔ فِی۔ اَلۡ۔ صُوۡر۔
دن۔ پھونکا جائے گا۔ میں۔ ۔ ۔ صور (بگل)۔

فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۙ
تم گروہ گروہ ہو کر آجاؤ گے۔

فَ۔ تَاۡتُوۡنَ۔ اَفۡوَاجًا۔
پس۔ آؤ گے تم۔ فوج۔ گروہ۔

۱۹۔ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ
اور آسمان کھل جائے گا۔

وَ۔ فُتِحَتۡ۔ اَلۡ۔ سَمَآءُ۔
اور۔ کھولا جائیگا۔ ۔ ۔ آسمان۔

آپس میں بھی اختلاف رہتا ہے۔ اور اہلِ حق کے ساتھ بھی اختلاف کرتے ہیں۔ مگر خیر ان کو جلد ہی اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اور دم نکلتے ہی قیامت کا یقین ہو جائے گا۔

نظامِ کائنات یعنی خدا کی قدرتوں کا کچھ بیان

۶۔ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ

کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟

۷۔ وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۙ

اور پہاڑوں کو اس کی میخیں۔؟

۸۔ وَّخَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ

اور ہم نے بنایا تم کو جوڑے جوڑے۔

۹۔ وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۙ

اور ہم نے نیند کو تمہارے آرام کی چیز بنایا۔

۱۰۔ وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ۙ

اور ہم نے رات کو پردہ کی چیز بنایا۔

۱۱۔ وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ

اور ہم نے دن کو روزگار کا وقت بنایا۔

۱۲۔ وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۙ

اور ہمنے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔

۱۳۔ وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ

اور ہم نے بنایا (آفتاب) چراغ روشن۔

۱۴۔ وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ

اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے

مَآءً ثَجَّاجًا ۙ

موسلادھار مینہ برسایا۔

اَ۔ لَمۡ۔ نَجۡعَلۡ۔ اَلۡ۔ اَرۡضَ۔ مِهٰدًا۔

کیا۔ نہیں۔ ہم نے بنایا۔ ۔۔ زمین۔ بچھونا۔ فرش۔

وَ۔ اَلۡ۔ جِبَالَ (جَبَلۡ) اَوۡتَادًا۔ (وَتَدٌ)

اور۔ ۔۔ پہاڑ (جمع) (مفرد)۔ میخیں (جمع) (میخ) (مفرد)

وَ۔ خَلَقۡ۔ نَا۔ كُمۡ۔ اَزۡوَاجًا۔ (زَوۡج)

اور۔ پیدا کیا۔ ہم نے۔ تم کو۔ جوڑے (جمع) (جوڑا) (مفرد)

وَ۔ جَعَلۡ۔ نَا۔ نَوۡمَ۔ كُمۡ۔ سُبَاتًا۔

اور۔ بنایا۔ ہم نے۔ نیند۔ تمہاری۔ آرام۔

وَ۔ جَعَلۡنَا۔ ال۔ لَيۡلَ۔ لِبَاسًا۔

اور۔ ہمنے بنایا۔ ۔۔ رات۔ پردہ۔

وَ۔ جَعَلۡنَا۔ ال۔ نَهَارَ۔ مَعَاشًا۔

اور۔ ہمنے بنایا۔ ۔ دن۔ روزگار۔

وَ۔ بَنَيۡنَا۔ فَوۡقَ۔ كُمۡ۔ سَبۡعًا۔ شِدَادًا

اور۔ ہمنے تعمیر کئے۔ اوپر۔ تمہارے۔ سات۔ مضبوط (جمع)

وَ۔ جَعَلۡنَا۔ سِرَاجًا۔ وَهَّاجًا۔

اور۔ ہمنے بنایا۔ چراغ۔ روشن۔

وَ۔ اَنۡزَلۡنَا۔ مِنۡ۔ اَلۡ۔ مُعۡصِرَاتِ۔

اور۔ اتارا ہم نے۔ سے۔ ۔۔ پانی بھرے بادل۔

مَاءً۔ ثَجَّاجًا۔

پانی۔ موسلادھار۔

۲۶- جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ

پورا پورا بدلا۔

جَزَاءً - وِفَاقًا -

بدلا - پورا پورا -

۲۷- اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ

وہ لوگ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے۔

اِنَّ - هُمْ - كَانُوْا - لَا - يَرْجُوْنَ - حِسَابًا -

بے شک - وہ لوگ - تھے - نہیں - اُمید رکھتے ہیں - حساب -

۲۸- وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ

اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

وَ - كَذَّبُوْا - بِ - اٰيَاتِ - نَا - كِذَّابًا -

اور - جھٹلایا انہوں نے - کو - آیتیں - ہماری - جھٹلانا -

۲۹- وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ

اور ہر چیز ہم نے گن کر لکھ رکھی ہے۔

وَ - كُلَّ - شَيْءٍ - اَحْصَيْنَا - هُ - كِتَابًا -

اور - ہر - چیز - گن رکھا ہے ہم نے - اس کو - لکھ کر -

۳۰- فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ؏

پس مزا چکھو - ہم تمہاری سزا بڑھاتے چلے جائیں گے۔

فَ - ذُوْقُوْا - فَ - لَنْ - نَزِيْدَ - كُمْ

پس - مزا چکھو - پس - ہرگز نہیں - زیادہ کریں گے ہم - تم کو

اِلَّا - عَذَابًا -

مگر - عذاب -

ع ۱

جن لوگوں نے دُنیا میں اپنا انسانی فرض اچھی طرح ادا نہیں کیا ان کا ٹھکانا اگلی زندگی میں عذاب کی جگہ یعنی دوزخ میں ہوگا۔ اور یہ ان کے اپنے عملوں کا لازمی نتیجہ ہے۔ ان کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ ان کو پیدا کرنے والا ایک دن ان سے حساب لے گا۔ اس لئے انہوں نے اس دن کی تیاری نہیں کی تھی۔ اور اس دن کی کامیابی کے لئے جو طریقہ اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں کے ذریعہ بتاتا رہا وہ اسے جھوٹ ہی سمجھتے رہے تھے۔ مگر اللہ نے ان کے کاموں کا صحیح صحیح ریکارڈ رکھا ہوا تھا۔ اس لئے اب وہ اپنے کئے کی سزا بھگتیں۔

نیکی کا انجام بہشت اور اس کا نظّارہ

۳۱- اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ

بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔

اِنَّ - لِ - اَلْ - مُتَّقِيْنَ - (مُتَّقِيْ) - مَفَازًا -

بے شک - لئے - - پرہیزگار (جمع) - (مفرد) - کامیابی -

۳۲- حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۙ

باغات اور انگور

حَدَائِقَ - (حَدِيْقَة) - وَ - اَعْنَابًا - (عِنَبٌ)

باغات - (باغ) - اور - انگور (جمع) (مفرد)

فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝

پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہوجائیں گے۔

ف - كَانَتْ - اَبْوَابًا - (بَاب)

پس - ہوجائے گا - دروازے - (جمع) (دروازہ) مفرد

۲۰- وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ

اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔

وَ - سُيِّرَتِ - اَلْ - جِبَالُ -

اور - چلائے جائیں گے - - - پہاڑ - (جمع)

فَكَانَتْ سَرَابًا ۝

تو وہ ریت ہوجائیں گے۔

ف - كَانَتْ - سَرَابًا -

پس - ہوجائیں گے - ریت -

قیامت کا دن نیک و بد کی چھانٹ کا دن ہوگا۔ عدالت کی پکار پڑتے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق ٹولیوں ٹولیوں میں حاکم حقیقی کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس دن موجودہ نظام کائنات یعنی دنیا کا یہ سلسلہ درہم برہم ہوجائے گا۔ اور ایک نئی دنیا ظہور میں آئے گی جس میں انسانوں کو ان کی کمائی کے مطابق درجے ملیں گے۔

بدی کا ٹھکانا دوزخ اور اس کا نظّارہ

۲۱- اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝

بے شک دوزخ گھات میں ہے۔

اِنَّ - جَهَنَّمَ - كَانَتْ - مِرْصَادًا -

بے شک - دوزخ - ہے - گھات -

۲۲- لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝

وہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔

لِ - ال - طَاغِيْنَ - (طَاغِيْ) - مَاٰبًا -

لئے - - سرکش (جمع) - (مفرد) ٹھکانا -

۲۳- لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا ۝

وہ بے انتہا زمانہ اس میں رہیں گے۔

لّٰبِثِيْنَ - لَابِثٌ - فِيْ - هَا - اَحْقَابًا -

رہنے والے (جمع) (مفرد) میں - اس - بے انتہا زمانہ -

۲۴- لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

وہ وہاں نہ ٹھنڈک کا۔

لَا - يَذُوْقُوْنَ - فِيْ - هَا -

نہیں - وہ چکھیں گے - میں - اس -

بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝

مزا چکھیں گے اور نہ پینے کا۔

بَرْدًا - وَ - لَا - شَرَابًا -

ٹھنڈک - اور - نہیں - پینے کی چیز -

۲۵- اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝

سوائے جلتے پانی اور پیپ کے۔

اِلَّا - حَمِيْمًا - وَ - غَسَّاقًا -

سوائے - جلتا ہوا پانی - اور - پیپ -

لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ○

سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ ٹھیک بات کہے۔

لَ - هُ - اَل - رَحْمٰنُ - وَ - قَالَ - صَوَابًا -

کو - اس - - - رحمٰن - اور - کہے - ٹھیک بات -

شہنشاہ حقیقی کی حالت دنیا کے بادشاہوں جیسی نہیں۔ اس کی حکومت کل کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہے۔ وہ بہت ہی مہربان ہے۔ مگر اس کے رعب وجلال کی بھی حد نہیں۔ کیا مجال کہ اس کے حکم کے بغیر کوئی بات بھی کر سکے۔

آخری تنبیہ

۳۹- ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ

یہ یقینی دن ہے۔ پس جو چاہے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ○

اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنا رکھے۔

ذٰلِكَ - اَل - يَوْمُ - اَل - حَقُّ - فَ - مَنْ - شَآءَ -

یہ - - - دن - - یقینی - پس - جو - چاہے -

اِتَّخَذَ - اِلٰى - رَبِّ - هٖ - مَاٰبًا -

بنالے - طرف - پروردگار - اپنے - ٹھکانا -

۴۰- اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ ○

ہم نے تم کو ایک جلدی آنیوالے عذاب سے ڈرایا ہے۔

اِنَّآ - اَنْذَرْنَا - كُمْ - عَذَابًا - قَرِيْبًا -

بیشک - ڈرایا ہم نے - تم کو - عذاب - جلدی آنے والا -

يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے

يَوْمَ - يَنْظُرُ - اَل - مَرْءُ - مَا - قَدَّمَتْ -

جس دن - دیکھے گا - - - آدمی - جو - آگے بھیجا -

يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ

اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا

يَدَا - هُ - وَ - يَقُوْلُ - اَل - كٰفِرُ -

دو ہاتھ - اس کے - اور - کہے گا - - - کافر -

يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○

کاش میں مٹی ہو جاتا۔

يٰلَيْتَنِيْ - كُنْتُ - تُرَابًا -

اے کاش - ہو جاتا میں - مٹی -

ع ۲

قیامت کی حقیقت یہ ہے جو بیان ہوئی۔ اب انسان اپنا نیک و بد خود سمجھ لے۔ ابھی موقع ہے کہ جو شخص چاہے۔ اپنے پروردگار کے پاس جا کر اچھا ٹھکانا حاصل کرنے کا بندوبست کرلے۔ اللہ نے اس دن کا حال سنا دیا ہے جس دن ہر کوئی اپنے کئے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ اس روز منکرین قیامت کہیں گے کہ ہائے افسوس ہم مٹی ہی رہتے۔

———(۴۰)———

۳۳- وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ

ایک ہی عمر کی نوجوان عورتیں۔

وَ - كَوَاعِبَ - (كَاعِبٌ) - اَتْرَابًا - (تِرْبٌ)

اور - نوجوان عورتیں - (مفرد) - ہم عمر - (مفرد)

۳۴- وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۙ

اور لبالب بھرے ہوئے پیالے۔

وَ - كَاْسًا - دِهَاقًا -

اور - پیالے - لبالب بھرے ہوئے -

۳۵- لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

اور اس میں نہ کوئی بیہودہ بات -

لَا - يَسْمَعُوْنَ - فِيْ - هَا - لَغْوًا -

نہیں - سُنیں گے - میں - اس - بیہودہ بات -

وَّ لَا كِذّٰبًا ۚ

سُنیں گے اور نہ جھوٹ۔

وَ - لَا - كِذّٰبًا -

اور - نہیں - جھوٹ -

۳۶- جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ

یہ بدلا ہے جو کہ کافی انعام ہوگا تمہارے رب کی طرف سے

جَزَآءً - مِنْ - رَبِّ - كَ - عَطَآءً - حِسَابًا -

بدلا - سے - رب - تیرے - انعام - کافی -

جن لوگوں نے خدا کے خوف سے اپنے فرائض اچھی طرح ادا کئے اور قانون الٰہی کی پابندی کی ان کے عملوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اگلی زندگی میں بہشت میں جگہ پائیں گے۔ بہشت کی نعمتوں کا بیان دُنیا کی لذیذ تریں اور مرغوب تریں چیزوں کی مثال دیکر کیا گیا ہے ورنہ دنیا کی نعمتوں کو وہاں کی نعمتوں سے کیا نسبت ؟

دربار الٰہی کا نظّارہ

۳۷- رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین

رَبِّ - اَل - سَمٰوٰتِ - وَ - اَل - اَرْضِ -

رب - - آسمان (جمع) - اور - - زمین -

وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں بہت مہربان

وَ - مَا - بَيْنَ - هُمَا - اَل - رَحْمٰنِ -

اور - جو کچھ - درمیان - ان دونوں کے - - بہت مہربان -

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ

کسی کو قدرت نہیں جو اس سے بات کرے۔

لَا - يَمْلِكُوْنَ - مِنْ - هُ - خِطَابًا -

نہیں - مالک ہوں گے - سے - اس - بات کرنا -

۳۸- يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اس دن تمام روح اور فرشتے

يَوْمَ - يَقُوْمُ - اَل - رُوْحُ - وَ - اَل - مَلٰٓئِكَةُ - (مَلَكٌ)

جس دن - کھڑے ہونگے - - روح - اور - - فرشتے - (مفرد)

صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ

صف باندھ کر کھڑے ہوں گے - کوئی نہ بول سکیگا -

صَفًّا - لَا - يَتَكَلَّمُوْنَ - اِلَّا - مَنْ - اَذِنَ -

صف باندھ کر - نہیں - بول سکیں گے - مگر - وہ کہ - اجازت دے -

نکالتے ہیں جیسا کہ غوطہ مار کر کوئی چیز گہرے پانی سے نکالی جاتی ہے نیک لوگوں کی روح ایسی نکلتی ہے جیسے کسی چیز کا آہستہ سے منہ کھول دیا جائے۔ اور وہ اس میں سے آسانی سے باہر آجائے۔ اس وقت جسمانی تکلیف کم و بیش ہونا طبعی بات ہے۔ مگر چونکہ نیک لوگوں کا اللہ کے ساتھ تعلق خوش گوار ہوتا ہے۔ اس لئے روح کو بدن چھوڑنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل میں نہایت تیزی سے یوں دوڑتے پھرتے ہیں جیسے کوئی تیزی سے تیر رہا ہو۔ اور سب کام تدبیر کے ساتھ سر انجام دیتے ہیں۔

قیامت اور قیامت کے منکروں کا کچھ احوال

۸۔ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ

اس دن بہت سے دل دھڑک رہے ہوں گے۔

قُلُوْبٌ (قَلْب) - يَوْمَئِذٍ - وَاجِفَةٌ

دل (جمع) (مفرد) اس دن - دھڑکنے والے

۹۔ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ

ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔

اَبْصَارُ - هَا - خَاشِعَةٌ - وقف لازم

نگاہیں ان کی - جھکی ہوئی -

۱۰۔ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں

فِى الْحَافِرَةِ ۗ

پھر واپس ہوں گے۔

يَقُوْلُوْنَ - ءَ - اِنَّا - لَ - مَرْدُوْدُوْنَ

کہتے ہیں - کیا - بے شک ہم۔ البتہ۔ واپس کئے ہوئے

فِى - اَلْ - حَافِرَةِ -

میں - - - پہلی زندگی کی حالت۔

۱۱۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۗ

کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے۔

ءَ - اِذَا - كُنَّا - عِظَامًا - نَخِرَةً -

کیا - جب ہم ہوں گے - ہڈیاں - کھوکھلی -

۱۲۔ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ

بولے تب تو وہ بہت نقصان والی واپسی ہوگی۔

قَالُوْا - تِلْكَ - اِذًا - كَرَّةٌ - خَاسِرَةٌ وقف لازم

بولے - یہ - وہ - تب - واپسی - نقصان والی

۱۳۔ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ

بس وہ تو ایک ہی جھڑکی ہوگی

فَ - اِنَّمَا - هِىَ - زَجْرَةٌ - وَّاحِدَةٌ -

پس - بس - یہ - جھڑکی - ایک ہی -

۱۴۔ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۗ

جس سے وہ فوراً میدان میں پہنچ جائیں گے۔

فَ - اِذَا - هُمْ - بِ - اَلْ - سَاهِرَةِ

پس - ناگاہ - وہ لوگ - میں - - - میدان -

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

(یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۴۶ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ اس میں بھی سابقہ سورت کا مضمون ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمِ
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا ۔

قیامت ضرور آئے گی

۱۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ
قسم ہے ڈوب کر کھینچ لانے والوں کی۔

وَ ۔ اَلْ ۔ نٰزِعٰتِ ۔ غَرْقًا ۔
قسم ہے ۔ ۔ ۔ کھینچنے والے ۔ ڈوب کر ۔

۲۔ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ
اور سہولت سے کھولنے والوں کی۔

وَ ۔ اَلْ ۔ نٰشِطٰتِ ۔ نَشْطًا ۔
اور ۔ ۔ ۔ کھولنے والے ۔ سہولت سے ۔

۳۔ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ
اور تیزی سے تیرنے والوں کی۔

وَ ۔ اَلْ ۔ سٰبِحٰتِ ۔ سَبْحًا ۔
اور ۔ ۔ ۔ تیرنے والے ۔ تیرنے کی تیزی ۔

۴۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ
پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی۔

فَ ۔ اَلْ ۔ سٰبِقٰتِ ۔ سَبْقًا ۔
پھر ۔ ۔ ۔ آگے بڑھنے والے ۔ دوڑ کر ۔

۵۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ (وقف لازم)
پھر ہر کام کی تدبیر کرنے والوں کی۔

فَ ۔ اَلْ ۔ مُدَبِّرٰتِ ۔ اَمْرًا ۔
پھر ۔ ۔ ۔ تدبیر کرنے والے ۔ کام کی ۔

۶۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ
جس دن ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی۔

يَوْمَ ۔ تَرْجُفُ ۔ اَلْ ۔ رَاجِفَةُ ۔
جس دن ۔ ہلا ڈالے گی ۔ ۔ ۔ ہلانے والی ۔

۷۔ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۙ
اس کے پیچھے آئیگی ایک پیچھے آنے والی (یعنی قیامت)

تَتْبَعُ ۔ هَا ۔ اَلْ ۔ رَادِفَةُ ۔
پیچھے آئیگی ۔ اس کے ۔ ۔ ۔ پیچھے آنے والی ۔

خدا کے مخفی کارندے (فرشتے) جو دنیا کے انتظام پر مقرر ہیں۔ ان کے ایک کام یعنی انسانوں کی روح قبض کرنے اور دیگر احکام خداوندی کی تعمیل کی کیفیت بیان کر کے اللہ تعالےٰ اُن کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی۔ اس روز دنیا کا موجودہ نظام تہ و بالا ہو جائے گا۔

جو لوگ دنیا میں بداعمالیوں کی گہرائی میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کی جان فرشتے زور سے کھینچ کر

۲۳- فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝

اور لوگوں کو جمع کیا پھر (بلند آواز سے) پکارا

فَ - حَشَرَ - فَ - نَادٰى -

پس - جمع کیا - پس - پکارا -

۲۴- فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝

اور کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں -

فَ - قَالَ - اَنَا - رَبُّ - كُمُ - اَلْ - اَعْلٰى -

پس - کہا - میں - رب - تمہارا - - - سب سے بڑا -

۲۵- فَاَخَذَهُ اللّٰهُ -

پس اللہ نے اس کو آخرت

فَ - اَخَذَ - هُ - اَللّٰهُ -

پس - پکڑا - اس کو - اللہ نے -

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ۝

اور دنیا کے عذاب میں پکڑا -

نَكَالَ - اَلْ - اٰخِرَةِ - وَ - اَلْ - اُوْلٰى -

عذاب - - - دوسرا جہان - اور - - پہلا جہان -

۲۶- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

بے شک اس میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو ڈرے

اِنَّ - فِيْ - ذٰلِكَ - لَ - عِبْرَةً - لِ - مَنْ - يَخْشٰى -

بے شک - میں - یہ - اس - البتہ - عبرت - واسطے - جو - ڈرے -

ع ۳

اللہ تعالٰے نے اپنی رحمت کاملہ سے انسان کی ہدایت کے لئے جو جو سامان کئے ہیں - ان میں ایک بڑا ذریعہ ہدایت کا وحی اور نبوّت کا سلسلہ ہے - اسی سلسلہ کا یہ ایک قصہ ہے - مصر کے بادشاہ فرعون نے خدائی کا دعوٰی کرکے اللہ تعالٰے سے پوری پوری بغاوت اختیار کی - تو اللہ تعالٰی نے وادی طوٰی میں موسیٰؑ کو منصب پیغمبری بخش کر فرعون کی ہدایت کے لئے مقرر کیا - یعنی فرعون نے اپنے مالک سے بغاوت کی تو اس کا رحم و کرم دیکھئے کہ اس سے خفا ہو کر سزا دینے کی بجائے یہ چاہا کہ کسی طرح فرعون کی اصلاح ہو جائے - موسیٰؑ نے حکم خداوندی کے مطابق فرعون کو جا کر سمجھایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری اصلاح ہو جائے تو میں تجھے تیرے رب کا سیدھا رستہ دکھاؤں گا - اور اس کو قدرت خداوندی کا یقین دلانے کے لئے موسیٰؑ نے بڑے بڑے معجزے بھی دکھائے - مگر اس نے کچھ پرواہ نہ کی - اُلٹا اپنا ہی پراپوگنڈا کرنے لگا یعنی اپنی رعایا کو جمع کرکے بلند آواز سے تقریر کی کہ تمہارا رب تو میں ہوں تمہاری زندگی - تمہاری روزی - تمہاری عزت میرے ہاتھ میں ہے - یہ موسیٰؑ کس خدا کی باتیں کر رہا ہے - باوجود سمجھانے کے جب فرعون نہ مانا اور اللہ کی حجّت پوری ہو گئی - تو خدا نے فرعون اور اس کی فوجوں کو دنیا میں تو دریا میں غرق ہونے کا عذاب دیا - اور آخرت میں دوزخ کا عذاب دے گا جن لوگوں کے دل میں خدا کا خوف ہے - ان کے لئے اس قصہ میں بڑی عبرت ہے - جب فرعون جیسے جابر بادشاہ کا یہ انجام ہوا تو معمولی سرکش انسان کیا چیز ہے - یہ قصہ اللہ تعالٰے نے بیان فرما کر پیغمبرؐ کو تسلی دی - تاکہ وہ

قیامت میں روحوں کی حاضری کا یہ حال ہوگا۔ کہ ایک سخت جھڑکی کی آواز ہوگی اور سب مردے میدان حشر میں آموجود ہوں گے۔ اس وقت خوف کے مارے دل دھڑک رہے ہوں گے۔ اور نگاہیں جھکی ہوں گی۔ مگر اس زندگی میں منکروں کا یہ حال ہے کہ وہ تعجب سے کہتے ہیں کہ مرکر جب ہماری ہڈیاں کھوکھلی ہو جائیں گی تو بھلا پھر وہ کس طرح اپنی پہلی زندگی کی صورت میں لوٹ کر آئیں گے۔ اور پھر از راہ تمسخر خود ہی کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو پھر تو یار ہم بہت گھاٹے میں رہیں گے۔

موسیٰ اور فرعون کا قصہ

وقف لازم ۱۵۔ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ

کیا تیرے پاس موسیٰ کی خبر پہنچی۔

۱۶۔ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

جب کہ اس کو اس کے رب نے طویٰ

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ

کے پاک میدان میں آواز دی

۱۷۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ

تم فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بہت نافرمان ہوا ہے

۱۸۔ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ

سو اس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ تو سدھر جائے۔

۱۹۔ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ

اور میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھلاؤں تو ڈرنے لگے۔

۲۰۔ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ

پھر اس کو بڑی نشانی (معجزہ) دکھائی۔

۲۱۔ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ

تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔

۲۲۔ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ

پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا (اور) کوشش کرنے لگا۔

هَلْ۔ اَتٰى۔ كَ۔ حَدِيْثُ۔ مُوْسٰى۔
کیا۔ آئی۔ تیرے پاس۔ خبر۔ موسیٰ۔

اِذْ۔ نَادٰى۔ هُ۔ رَبُّ۔ هٗ۔
جب۔ آواز دی۔ اس کو۔ رب۔ اس کے۔

بِ۔ اَلْ۔ وَادِ۔ اَلْ۔ مُقَدَّسِ۔ طُوًى۔
میں۔ ۔۔ میدان۔ ۔۔ پاک۔ طویٰ۔

اِذْهَبْ۔ اِلٰى۔ فِرْعَوْنَ۔ اِنَّ۔ هٗ۔ طَغٰى۔
جاؤ۔ طرف۔ فرعون۔ بے شک۔ وہ۔ نافرمان ہوا۔

فَ۔ قُلْ۔ هَلْ۔ لَ۔ كَ۔ اِلٰى۔ اَنْ۔ تَزَكّٰى۔
پس۔ کہہ۔ کیا۔ لئے۔ تیرے۔ طرف۔ کہ۔ سدھر جائے۔

وَ۔ اَهْدِيَ۔ كَ۔ اِلٰى۔ رَبِّ۔ كَ۔ فَ۔ تَخْشٰى۔
اور میں راہ دکھلاؤں۔ تجھے۔ طرف۔ رب۔ تیرے۔ پس۔ تو ڈرے

فَ۔ اَرٰى۔ هُ۔ اَلْ۔ اٰيَةَ۔ اَلْ۔ كُبْرٰى۔
پس۔ دکھلایا اس نے۔ اس کو۔ ۔۔ نشانی۔ ۔۔ بڑی۔

فَ۔ كَذَّبَ۔ وَ۔ عَصٰى۔
پس۔ جھٹلایا اس نے۔ اور۔ نہ مانا۔

ثُمَّ۔ اَدْبَرَ۔ يَسْعٰى۔
پھر۔ پیٹھ پھیری۔ کوشش کرنے لگا۔

سبزہ اُگایا۔ جس سے انسان اور مویشی فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ بتاؤ یہ کام زیادہ مشکل ہیں یا مردہ کا دوبارہ زندہ کرنا۔

دنیا کا انجام

۳۴۔ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝
جب بڑا ہنگامہ آئے گا۔

فَ۔ اِذَا۔ جَآءَتْ۔ اَلْ۔ طَآمَّةُ۔ اَلْ۔ كُبْرٰى۔
پس۔ جب۔ آئے۔ ۔۔ ۔ ہنگامہ۔ ۔۔ ۔ بہت بڑا۔

۳۵۔ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝
جس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کمایا

يَوْمَ۔ يَتَذَكَّرُ۔ اَلْ۔ اِنْسَانُ۔ مَا۔ سَعٰى۔
دن۔ یاد کرے گا۔ ۔۔ ۔ انسان۔ جو۔ اپنے کوشش کی۔ کمایا۔

۳۶۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝
دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ لائی جائے گی

وَ۔ بُرِّزَتْ۔ اَلْ۔ جَحِيْمُ۔ لِ۔ مَنْ۔ يَرٰى۔
اور۔ سامنے لائی جائیگی۔ دوزخ۔ لئے۔ جو۔ دیکھے۔

۳۷۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝
سو جس نے سرکشی کی

فَ۔ اَمَّا۔ مَنْ۔ طَغٰى۔
پس۔ بہرحال۔ جس نے۔ سرکشی کی۔

۳۸۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝
اور دنیا کی زندگی کو بہتر جانا۔

وَ۔ اٰثَرَ۔ اَلْ۔ حَيٰوةَ۔ اَلْ۔ دُنْيَا۔
اور۔ بہتر جانا۔ ۔۔ ۔ زندگی۔ ۔۔ ۔ دنیا۔

۳۹۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝
سو یقیناً دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا۔

فَ۔ اِنَّ۔ اَلْ۔ جَحِيْمَ۔ هِيَ۔ اَلْ۔ مَاْوٰى۔
پس۔ یقیناً۔ ۔۔ ۔ دوزخ۔ وہی۔ ۔۔ ۔ ٹھکانا۔

۴۰۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا

وَ۔ اَمَّا۔ مَنْ۔ خَافَ۔ مَقَامَ۔ رَبِّ۔ هٖ۔
اور۔ بہرحال۔ جو۔ ڈرا۔ کھڑا ہونا۔ رب۔ اپنے۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝
اور اپنے جی کو (حرام) خواہش سے روکا

وَ۔ نَهٰى۔ اَلْ۔ نَفْسَ۔ عَنْ۔ اَلْ۔ هَوٰى۔
اور۔ منع کیا۔ ۔۔ ۔ جی۔ سے۔ ۔۔ ۔ خواہش۔

۴۱۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝
سو یقیناً بہشت اس کا ٹھکانا ہوگا۔

فَ۔ اِنَّ۔ اَلْ۔ جَنَّةَ۔ هِيَ۔ اَلْ۔ مَاْوٰى۔
پس۔ یقیناً۔ ۔۔ ۔ بہشت۔ وہی۔ ۔۔ ۔ ٹھکانا۔

۴۲۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ
لوگ آپ سے پوچھتے ہیں قیامت

يَسْئَلُوْنَ۔ كَ۔ عَنْ۔ اَلْ۔ سَاعَةِ۔
پوچھتے ہیں۔ تجھ سے۔ سے۔ ۔۔ ۔ گھڑی (قیامت)

منکروں کی سرکشی کے باعث حوصلہ نہ ہاریں۔ اور منکروں کو جتایا کہ وہ اپنی دنیاوی طاقت اور سازوسامان پر مغرور ہو کر اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ رہیں۔

مردہ کا دوبارہ زندہ کرنا بڑی بات ہے۔ یا کل کائنات کا پیدا کرنا

٢٧۔ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت کام ہے

ءَ - اَنْتُمْ - اَشَدُّ - خَلْقًا۔

کیا - تم - زیادہ سخت - پیدائش میں۔

اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۞

یا آسمان کا۔ اللہ نے اس کو بنایا۔

اَمْ - اَل - سَمَآءُ - بَنٰى - هَا۔

یا - .. - آسمان - بنایا اس نے۔ اس کو۔

٢٨۔ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ

اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست کیا۔

رَفَعَ - سَمْكَ - هَا - فَ - سَوّٰى - هَا۔

بلند کیا۔ چھت - اسی کی - پس - درست کیا۔ اس کو

٢٩۔ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۠

اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور پھر اس سے دن نکالا

وَ - اَغْطَشَ - لَيْلَ - هَا - وَ - اَخْرَجَ - ضُحٰى - هَا

اور - تاریک بنایا۔ رات - اس کی - اور - نکالا - دن - اس کے۔

٣٠۔ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۞

اور اس کے بعد زمین کو بچھایا۔

وَ - اَل - اَرْضَ - بَعْدَ - ذٰلِكَ - دَحٰى - هَا۔

اور - .. - زمین - پیچھے - اس کے - بچھایا - اس کو۔

٣١۔ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۠

اور اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا

اَخْرَجَ - مِنْ - هَا - مَآءَ - هَا - وَ - مَرْعٰى - هَا۔

نکالا - سے - اس - پانی - اس کا - اور - چارا - اس کا۔

٣٢۔ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۙ

اور پہاڑوں کو قائم کر دیا۔

وَ - اَل - جِبَالَ - اَرْسٰى - هَا

اور - .. - پہاڑ (جمع) - قائم کیا - ان کو۔

٣٣۔ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ

تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لئے

مَتَاعًا - لِ - كُمْ - وَ - لِ - اَنْعَامِ - كُمْ۔

فائدہ - واسطے - تمہارے - اور - واسطے - مویشی - تمہارے۔

منکرین قیامت کو تعجب ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد جسم گل سڑ جائے گا۔ تو انسان کو دوبارہ کیسے زندگی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مردہ کا دوبارہ زندہ کرنا زیادہ مشکل کام ہے یا یہ بات زیادہ مشکل ہے کہ جب کچھ بھی نہ تھا۔ تو اس نے آسمان کو کیسا بلند اور بے عیب بنایا۔ اور سورج کے ذریعہ رات اور دن کی تاریکی اور روشنی کا انتظام کیا۔ سطح زمین کو بچھا کر اس پر پہاڑ قائم کئے اور آسمان سے پانی برسایا۔ اور زمین سے

آخری آیات سے ظاہر ہے۔ اس سورت میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرما کر انسان کو اس کے ابتدا اور انجام پر توجہ دلائی ہے۔ اور یہ بتلایا ہے کہ اس کی مادی نعمتوں کی طرح ہدایت الٰہی کی روحانی نعمت بھی ہر خاص و عام کے لئے یکساں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِیْمِ

ساتھ - نام - اللہ - - - بڑا مہربان - - - نہایت رحم والا

پیغمبروں کی تعلیم میں سب برابر کے حقدار ہیں

۱- عَبَسَ وَ تَوَلّٰىٓ ۙ

(رسول اللہ نے) تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا۔

عَبَسَ - وَ - تَوَلّٰى۔

تیوری چڑھائی - اور - منہ موڑا۔

۲- اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ

اس لئے کہ ان کے پاس ایک اندھا آیا۔

اَنْ - جَآءَ - هُ - اَلْ - اَعْمٰى۔

کہ - آیا - اس کے پاس - - - اندھا۔

۳- وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ

آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا۔

وَ - مَا - يُدْرِيْ - كَ - لَعَلَّ - هٗ - يَزَّكّٰى

اور - کیا - خبر کرے - تجھ کو - شائد - وہ - سنور جائے

۴- اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ

یا نصیحت مانتا اور اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا۔

اَوْ - يَذَّكَّرُ - فَ - تَنْفَعَ - هُ - اَلْ - ذِكْرٰى۔

یا - نصیحت مانتا - پس - فائدہ پہنچاتا - اس کو - نصیحت کرنا

۵- اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ

پر جو بے پروائی کرتا ہے

اَمَّا - مَنْ - اِسْتَغْنٰى۔

بہرحال - جس نے - بے پروائی کی۔

۶- فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ

آپ اس کی فکر کرتے ہیں۔

فَ - اَنْتَ - لَ - هٗ - تَصَدّٰى۔

پس - تو - کے لئے - اس - فکر کرتا ہے۔

۷- وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ

حالانکہ وہ نہ سنورے تو آپ پر الزام نہیں۔

وَ - مَا - عَلَيْكَ - اَنْ - لَا - يَزَّكّٰى۔

اور - نہیں - تجھ پر - کہ - نہ - سنور جائے۔

۸- وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ

اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا آیا۔

وَ - اَمَّا - مَنْ - جَآءَ - كَ - يَسْعٰى۔

اور - بہرحال - جو - آیا - تیرے پاس - دوڑتا۔

اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ
کا آنا کب ہوگا۔

۴۳- فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؕ
مگر اس کے بیان سے آپ کا کیا تعلق

۴۴- اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؕ
اس کا مدار آپ کے رب پر ہی ہے۔

۴۵- اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ؕ
آپ تو صرف اس کو ڈرانے والے ہیں جو اللہ سے ڈرے

۴۶- كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا
جس دن وہ اس کو دیکھیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا۔

اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؑ
کہ گویا وہ (دنیا میں) صرف ایک صبح یا ایک شام ٹھہرے ہیں۔

اَيَّانَ - مُرْسٰى - هَا -
کب - واقع ہونا - اس کا -

فِيْ - مَ - اَنْتَ - مِنْ - ذِكْرٰى - هَا -
میں - کس - تو - سے - بیان - اس -

اِلٰى - رَبِّ - كَ - مُنْتَهٰى - هَا -
طرف - رب - تیرے - انتہا - اس کی -

اِنَّمَا - اَنْتَ - مُنْذِرُ - مَنْ - يَّخْشٰى - هَا -
بس - تو - ڈرانے والا - جو - ڈرے - اس سے -

كَاَنَّ - هُمْ - يَوْمَ - يَرَوْنَ - هَا - لَمْ - يَلْبَثُوْٓا
گویا - وہ لوگ - دن - دیکھیں گے - اس کو - نہیں - ٹھیرے

اِلَّا - عَشِيَّةً - اَوْ - ضُحٰى - هَا -
مگر - شام - یا - صبح - اس کو -

ع ۲

قیامت کے روز انسان کو اپنے عملوں کی حقیقت نظر آجائے گی۔ جس شخص نے حق سے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت سے بہتر جانا۔ سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اور جس شخص نے دنیا میں اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا خوف رکھا اور اپنے نفس کو حرام خواہشوں سے روکا۔ سو بہشت اس کا ٹھکانا ہوگا۔

لوگ قیامت کا انکار کرتے ہوئے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ اگر قیامت کا آنا صحیح ہے تو پھر یہ کب ہوگی۔ اس کا جواب اللہ تعالٰی یہ دیتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی؟ اس سے رسول اللہ ؐ کا کیا تعلق۔ اس کا دار و مدار تو اللہ ہی کی ذات پر ہے۔ رسول ؐ کا کام تو صرف قیامت سے ڈرنے والوں کو برے اعمال کے نتائج سے ڈرانا ہے۔ اور یہ لوگ جو دنیا میں اس قدر الجھ رہے ہیں جب قیامت کو دیکھیں گے۔ تو ایسا معلوم ہوگا۔ کہ وہ دنیا میں صرف ذرا سی دیر رہے ہیں جس کی خاطر اپنی آخرت خراب کی۔

سُوْرَةُ عَبَسَ

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کی سولہ آیتیں ہیں۔ اس سورت میں قیامت کا مضمون ہے جیسا کہ

۱۵- بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ
ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں سے

بِ - اَيْدِيْ - سَفَرَةٍ -
سے - ہاتھوں - لکھنے والے -

۱۶- كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۙ
جو بزرگ (اور) نیک ہیں۔

كِرَامٍ - بَرَرَةٍ -
بزرگ لوگ - نیک لوگ -

یہ تمثیلی طور پر قرآن مجید کی عظمت کا بیان ہے۔ وہ ایسے ورقوں پر لکھا ہے کہ جو خدا کے نزدیک مکرم و مقدس ہیں (یعنی لوح محفوظ میں) اور جن کے کاتب بزرگ اور نیک (فرشتے) ہیں۔ ایسی بلند مرتبہ اور مقدس کتاب کی نصیحتوں سے غفلت نہیں چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور انسان کے ابتدا اور انجام کا بیان

۱۷- قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۙ
آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے۔

قُتِلَ - اَلْ - اِنْسَانُ - مَا - اَكْفَرَهٗ -
مارا جائے۔ - آدمی - کیسا - ناشکرا۔

۱۸- مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۙ
اللہ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا

مِنْ - اَيِّ - شَيْءٍ - خَلَقَ - هٗ -
سے - کس - چیز - پیدا کیا - اس کو۔

۱۹- مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ
ایک بوند سے اسکو پیدا کیا اور پھر اندازہ سے بنایا

مِنْ - نُطْفَةٍ - خَلَقَ - هٗ - فَ - قَدَّرَ - هٗ -
سے - بوند - پیدا کیا - اس کو - پس - اندازہ کیا - اس کو۔

۲۰- ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ
پھر اس کی (زندگی کی) راہ (ہدایت الٰہی کے ذریعہ) آسان کردی

ثُمَّ - اَلْ - سَبِيْلَ - يَسَّرَ - هٗ -
پھر - - راستہ - آسان کردیا - اس کو۔

۲۱- ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ
پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں رکھوایا۔

ثُمَّ - اَمَاتَ - هٗ - فَ - اَقْبَرَ - هٗ -
پھر - موت دی - اس کو - پس - قبر میں رکھوایا - اس کو۔

۲۲- ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ۙ
پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ نکالے گا۔

ثُمَّ - اِذَا - شَاۗءَ - اَنْشَرَ - هٗ -
پھر - جب - چاہا - اٹھایا - اس کو۔

۲۳- كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۙ
ہرگز نہیں۔ اس کو جو حکم دیا اس نے پورا نہ کیا۔

كَلَّا - لَمَّا - يَقْضِ - مَا - اَمَرَ - هٗ -
ہرگز - ابتک نہیں - پورا کیا اس نے - جو - حکم دیا - اس کو۔

۹- وَهُوَ يَخْشٰى ۝

اور وہ ڈرتا بھی ہے۔

وَ - هُوَ - يَخْشٰى -

اور - وہ - ڈرتا ہے -

۱۰- فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝

آپ اس سے بے پرواہی کرتے ہیں

فَ - اَنْتَ - عَنْ - هُ - تَلَهّٰى

پس - تو - سے - اس - بے پرواہی کرتا ہے

۱۱- كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝

ہرگز ایسا نہ کیجئے۔ یہ (قرآن) نصیحت کی چیز ہے۔

كَلَّا - اِنَّ - هَا - تَذْكِرَةٌ -

ہرگز - بے شک - وہ - نصیحت کی چیز -

۱۲- فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝

پھر جو کوئی چاہے اس کو قبول کرے۔

فَ - مَنْ - شَآءَ - ذَكَرَهٗ -

پس - جو کوئی - چاہے - نصیحت قبول کرے -

رسول کریمؐ ایک دفعہ مکہ کے مشرک سرداروں کو کچھ سمجھا رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتوم آئے اور کچھ پوچھنا شروع کیا۔ اس بیچارے کو کیا معلوم کہ رسول اللہؐ کن لوگوں سے باتوں میں مشغول ہیں۔ رسول اللہؐ کو یہ قطع کلام برا معلوم ہوا۔ اور آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بلکہ چیں بجبیں ہو کر منہ موڑ لیا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے شکایتاً رسول اللہؐ کو تنبیہ فرمائی۔ اس کے بعد جب وہ صحابی حضورؐ کے پاس آتے تو آپ ان کی بڑی خاطر کرتے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ حق کا یہ اصول سمجھایا ہے۔ کہ ہدایت الٰہی میں ہر ایک انسان کا یکساں حق ہے۔ چھوٹے بڑے کی کچھ تمیز نہیں بلکہ جس کے دل میں زیادہ طلب ہے وہ زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔ نیز پیغمبروں اور مبلغوں پر اس بات کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ان کی تبلیغ سے لوگ ایمان ہی لائیں تو ان کی کارگذاری سمجھی جائے گی۔ قرآن تو تمام دنیا کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن مجید کی عظمت

۱۳- فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝

وہ (قرآن) عزت والے ورقوں میں لکھا ہے۔

فِىْ - صُحُفٍ - (صَحِيْفَةٌ) - مُكَرَّمَةٍ -

میں - ورق (جمع) - (مفرد) - ادب کے لائق -

۱۴- مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝

جو بلند مرتبہ اور مقدس ہیں۔

مَرْفُوْعَةٍ - مُطَهَّرَةٍ -

بلند مرتبہ - مقدس -

قیامت کا نقشہ

۳۳- فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝
پھر جب کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور (قیامت) آئے

فَ - اِذَا - جَآءَتْ - اَلْ - صَآخَّةُ -
پس - جب - آئے - -- - کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور

۳۴- يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝
جس دن آدمی دور بھاگے اپنے بھائی سے -

يَوْمَ - يَفِرُّ - اَلْ - مَرْءُ - مِنْ - اَخِيْ - هِ -
جس دن - بھاگے - -- - آدمی - سے - بھائی - اپنے -

۳۵- وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝
اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے -

وَ - اُمِّ - هٖ - وَ - اَبِيْ - هِ -
اور - ماں - اپنی - اور - باپ - اپنے -

۳۶- وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝
اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے -

وَ - صَاحِبَةِ - هٖ - وَ - بَنِيْ - هِ -
اور - بیوی - اپنی - اور - بیٹے - اپنے -

۳۷- لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
اس روز ان میں سے ہر ایک کو ایسا

شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝
مشغلہ ہوگا کہ اس کے لئے کافی ہوگا -

لِ - كُلِّ - امْرِئٍ - مِنْ - هُمْ - يَوْمَئِذٍ -
لئے - ہر - آدمی کے - سے - ان - اس روز -

شَاْنٌ - يُغْنِيْ - هِ -
مشغلہ - کافی ہوگا - اس کو -

۳۸- وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝
بہت چہرے اس روز روشن ہوں گے

وُجُوْهٌ - (وَجْهٌ) يَوْمَئِذٍ - مُسْفِرَةٌ -
بہت چہرے (مفرد) اس روز - روشن -

۳۹- ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝
خنداں اور شاداں -

ضَاحِكَةٌ - مُسْتَبْشِرَةٌ -
خنداں - شاداں -

۴۰- وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝
بہت چہرے اس روز گرد آلود ہوں گے -

وَ - وُجُوْهٌ - يَوْمَئِذٍ - عَلَيْهَا - غَبَرَةٌ -
اور - بہت چہرے - اس روز - ان پر - گرد -

۴۱- تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝
ان پر سیاہی چھائی ہوگی -

تَرْهَقُ - هَا - قَتَرَةٌ -
چھائی ہوئی - ان پر - سیاہی -

۴۲- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝
یہ لوگ (دنیا میں) وہی کافر بدکار تھے -

اُولٰٓئِكَ - هُمْ - اَلْ - كَفَرَةُ - اَلْ - فَجَرَةُ -
یہ لوگ - وہ - -- - کافر - -- - بدکار -

ع ۱

۲۴- فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ
سو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے ہی کو دیکھے۔

فَ - لِ - يَنْظُرْ - اَلْ - اِنْسَانُ - اِلٰى - طَعَامِ - هٖ -
پس - چاہئے نظر کرے - - - آدمی - طرف - کھانا - اپنے -

۲۵- اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ
کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔

اَنَّا - صَبَبْنَا - اَلْ - مَاءَ - صَبًّا -
کہ - برسایا ہم نے - - - پانی - برسانا -

۲۶- ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ
پھر زمین کو پھاڑ کر چیرا۔

ثُمَّ - شَقَقْنَا - اَلْ - اَرْضَ - شَقًّا -
پھر - پھاڑا ہم نے - - - زمین - پھاڑنا -

۲۷- فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۙ
پھر ہم نے اس میں غلہ اُگایا۔

فَ - اَنْۢبَتْنَا - فِیْ - هَا - حَبًّا -
پس - اُگائے ہم نے - میں - اس - دانے -

۲۸- وَّعِنَبًا وَّ قَضْبًا ۙ
اور انگور اور ترکاریاں۔

وَ - عِنَبًا - وَ - قَضْبًا -
اور - انگور - اور - ترکاریاں -

۲۹- وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۙ
اور زیتون اور کھجور۔

وَ - زَيْتُوْنًا - وَ - نَخْلًا -
اور - زیتون - اور - کھجور -

۳۰- وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ
اور گھنے گھنے باغ۔

وَ - حَدَائِقَ - غُلْبًا -
اور - باغ (جمع) گھنے -

۳۱- وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ
اور میوے اور چارہ۔

وَ - فَاكِهَةً - وَ - اَبًّا -
اور - میوے - اور - گھاس چارہ -

۳۲- مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۗ
تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لئے

مَتَاعًا - لَكُمْ - وَ - لِ - اَنْعَامِ - كُمْ -
کام آنے کو - تمہارے لئے - اور - لئے - مویشی - تمہارے -

اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر ذرا دھیان کرو۔ اس نے انسان کو ایک بوند پانی سے پیدا کیا اس کی شکل صورت کیسے اندازہ سے بنائی۔ اور پھر اس کی زندگی کے لئے کیا کیا سامان کئے۔ بارش کے ذریعہ زمین سے غلہ ترکاریاں اور طرح طرح کے پھل انسان کے لئے اور چارہ اس کے مویشیوں کے لئے پیدا کیا۔ اور پھر اس زندگی کے خاتمے پر اسے قبر میں پہنچا دیا۔ پھر جب چاہے گا اس کو دوبارہ اُٹھا کھڑا کرے گا۔ مگر انسان پر خدا کی مار وہ اللہ کی ان نعمتوں کا شکر نہیں کرتا اور اسے جو حکم دیا جاتا ہے وہ نہیں مانتا۔

۶- وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے۔

وَ - اِذَا - اَلْ - بِحَارُ - (بَحْرٌ) - سُجِّرَتْ

اور - جب - - - دریا (جمع) (مفرد) - بھڑکائے گئے

دنیا کے ختم ہونے پر قیامت کا آنا اس طرح ہوگا۔ کہ موجودہ نظام کائنات درہم برہم ہو جائے گا۔ (۱) آفتاب کی نوری چادر لپیٹ دی جائے گی یعنی آفتاب بے نور ہو جائیگا۔ (۲) ستاروں کی چمک جاتی رہے گی (۳) پہاڑ پھسل پڑیں گے (۴) دس مہینے کی گابھن اونٹنیوں جیسا مال جسے عرب اس قدر قیمتی چیز سمجھتے ہیں۔ آوارہ چھٹا پھرے گا۔ (۵) جنگلی جانور خوف کے مارے اکٹھے ہو جائیں گے (۶) دریاؤں کا پانی طغیانی اور شدت گرمی سے شاید گیس بن کر بھڑک اُٹھے گا۔ یہ واقعات اس دنیا کی تباہی کے ہیں جسے نفخہ اولےٰ کہا جاتا ہے۔

۲- انسان کی دوبارہ زندگی - نفخہ ثانی

۷- وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝

اور جب جانیں (بدنوں سے) جوڑ دی جائیں گی۔

وَ - اِذَا - اَلْ - نُفُوْسُ - زُوِّجَتْ -

اور - جب - - - جانیں - جوڑ دی گئیں۔

۸- وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا

وَ - اِذَا - اَلْ - مَوْءٗدَةُ - سُئِلَتْ -

اور - جب - - - جیتی گاڑی ہوئی لڑکی - پوچھی گئی

۹- بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝

کہ وہ کس گناہ پر ماردی گئی تھی۔

بِ - اَیِّ - ذَنْۢبٍ - قُتِلَتْ -

پر وجہ - کس - گناہ - مار ڈالی گئی -

۱۰- وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝

اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

وَ - اِذَا - اَلْ - صُحُفُ - نُشِرَتْ -

اور - جب - - - اعمال نامے - کھولے جائیں۔

۱۱- وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝

اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی۔

وَ - اِذَا - اَلْ - سَمَآءُ - كُشِطَتْ -

اور - جب - - - آسمان - کھال کھینچی جائے۔

۱۲- وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جب دوزخ دہکائی جائے گی۔

وَ - اِذَا - اَلْ - جَحِیْمُ - سُعِّرَتْ -

اور - جب - - - دوزخ - دہکائی جائے۔

۱۳- وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝

اور جب بہشت قریب لائی جائے گی۔

وَ - اِذَا - اَلْ - جَنَّةُ - اُزْلِفَتْ -

اور - جب - - - بہشت - پاس لائی جائے۔

۱۴- عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝

تب ہر شخص جان لیگا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔

عَلِمَتْ - نَفْسٌ - مَا - اَحْضَرَتْ -

جان لے - ہر آدمی - جو کچھ - لے کر آیا ہے -

قیامت کی افسا نفسی کا یہ حال ہوگا کہ بھائی بھائی سے اولاد ماں باپ سے ۔بیوی خاوند سے اور ماں باپ اپنی اولاد سے دور بھاگیں گے ۔کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا ۔سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی مگر جن لوگوں نے دنیا میں اپنی زندگی احکام الٰہی کے مطابق گذاری ۔ان کے چہرے اس روز روشن اور بشاش ہوں گے اور کافر بدکار لوگوں کے چہروں پر سیاہی چھائی ہوگی ۔

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی ۔اس میں ۲۹ ۔آیتیں ہیں ۔اس میں بھی قیامت کا ذکر ہے ۔قیامت کے ہولناک نظارہ کا بیان کرکے بتایا گیا ہے ۔کہ قرآن مجید انسان کی ہدایت کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ نازل کیا گیا ہے ۔سو جو کوئی قیامت کی سختیوں اور اعمال بد کی سزا سے بچنا چاہے وہ اس کے بتائے ہوئے رستہ پر چلے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔اِسْمِ ۔اَللّٰہ ۔اَلْ ۔رَحْمٰنِ ۔اَلْ ۔رَحِیْمِ
ساتھ ۔نام ۔اللہ ۔ ۔ ۔بڑا مہربان ۔ ۔نہایت رحم والا

قیامت کے واقعات

۱۔موجودہ نظام کائنات کی تباہی ۔نفخہ اولیٰ

۱۔ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ۝
جب سورج لپیٹ دیا جائے گا ۔

اِذَا ۔اَلْ ۔شَمْسُ ۔کُوِّرَتْ ۔
جب ۔ ۔ ۔سورج ۔لپیٹ دیا جائے ۔

۲۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ۝
اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے ۔

وَ ۔اِذَا ۔اَلْ ۔نُجُوْمُ ۔نَجْمٌ ۔اَنْکَدَرَتْ ۔
اور ۔جب ۔ ۔ ۔تارے ۔(مفرد) ۔میلے ہوگئے

۳۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۝
اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۔

وَ ۔اِذَا ۔اَلْ ۔جِبَالُ ۔سُیِّرَتْ ۔
اور ۔جب ۔ ۔ ۔پہاڑ ۔چلائے گئے ۔

۴۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝
اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی ۔

وَ ۔اِذَا ۔اَلْ ۔عِشَارُ ۔عُطِّلَتْ
اور ۔جب ۔ ۔ ۔دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں ۔چھوڑ دی گئیں

۵۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝
اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے ۔

وَ ۔اِذَا ۔اَلْ ۔وُحُوْشُ ۔حُشِرَتْ ۔
اور ۔جب ۔ ۔ ۔وحشی جانور ۔اکٹھے کئے گئے ۔

۲۱- مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝

اور وہاں کا سردار اور امانت دار ہے۔

۲۲- وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝

اور یہ تمہارے ساتھی (محمدؐ) سودائی نہیں ہیں۔

۲۳- وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝

بے شک انہوں نے اس (فرشتہ) کو آسمان کے کھلے کنارہ پر دیکھا ہے

۲۴- وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝

اور وہ (پیغمبرؐ) غیب کی باتیں بتلانے میں بخیل نہیں۔

۲۵- وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور یہ (قرآن) شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔

۲۶- فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝

پھر تم کدھر جا رہے ہو۔

مُطَاعٍ - ثَمَّ - اَمِيْنٍ -

جس کی اطاعت کی جائے - وہاں - امانت دار -

وَ - مَا - صَاحِبُ - كُمْ - بِ - مَجْنُوْنٍ -

اور - نہیں - ساتھی - تمہارا - . - سودائی -

وَ - لَ - قَدْ - رَاٰ - هُ - بِ - اَلْ - اُفُقِ - اَلْ مُبِيْنِ

اور - البتہ - تحقیق - اس نے دیکھا - اس کو - پر - . - آسمان کا کنارہ - . کھلا

وَ - مَا - هُوَ - عَلٰى - اَلْ - غَيْبِ - ضَنِيْنٍ -

اور نہیں - وہ - پر - . - غیب - بخیل -

وَ - مَا - هُوَ - بِ - قَوْلِ - شَيْطٰنِ - رَجِيْمٍ -

اور - نہیں - وہ - سے - کلام - شیطان - ملعون -

فَ - اَيْنَ - تَذْهَبُوْنَ -

پس - کہاں - تم جاتے ہو -

قیامت کے مذکورہ بالا واقعات سن کر اگر انسان کے دل میں منکروں کی سزا سے بچنے اور فرمانبرداروں کا انعام حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو۔ تو یہ دونوں امر قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کے بعض مظاہر کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کریم اس کا کلام ہے۔ جو ایک ایسے بزرگ فرشتے (جبریلؑ) کے ذریعہ نبی کریمؐ کو بھیجا گیا ہے۔ جو فرشتوں کا سردار ہے۔ قوی الامعتبر اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑے رتبہ والا ہے۔ یعنی کلام الٰہی کے رسولؐ تک پہنچنے میں قاصد کی کمزوری یا بے اعتباری کے باعث کسی نقص کا اندیشہ نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ مکہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص (محمدؐ) جن پر یہ کلام نازل کیا گیا ہے۔ تمہارے ساتھ رہنے والے ہیں۔ اور تمہیں خوب معلوم ہے کہ یہ سودائی نہیں ہیں بلکہ خود تمہارے نزدیک بڑے امین ہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ قرآن کی غیب کی باتیں بتانے میں بخل کرتے ہوں اور تمہارے کاہنوں کی طرح نذر نیاز کے خواہاں ہوں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ کلام شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے۔ تو پھر تم اس ہدایت نامہ سے منہ موڑ کر کدھر جا رہے ہو۔ اور اس پر عمل کر کے جاودانی راحت کے حق دار کیوں نہیں بنتے۔

اس دنیا کی ہر ایک چیز فنا ہو جانے کے بعد پھر عدل و فیصلہ کے لئے انسان کو دوبارہ زندگی دی جائے گی اس وقت (۱) روحوں کو پھر بدن سے ملا دیا جائے گا۔ (۲) مظلوموں سے ظالموں کے ظلم کا حال پوچھا جائیگا۔ مثلاً جو لڑکیاں خاندانی تکبّر کی وجہ سے زندہ گاڑ کر ماردی گئی تھیں۔ اُن سے پوچھا جائیگا کہ تم پر یہ ظلم کس قصور پر ہوا۔ یعنے ظالموں کا جرم اور مظلوموں کی بے گناہی ثابت کی جائیگی۔ (۳) لوگوں کے اعمال نامے کھول کر رکھدئے جائیں گے (۴) آسمان کا پردہ پھاڑ دیا جائیگا اور چھپی چیزیں ظاہر ہو جائیں گی۔ (۵) دوزخ کی آگ نافرمانوں کی سزا کے لئے دہکائی جائے گی (۶) بہشت کو قریب لے آئیں گے۔ تاکہ نیک بندے حکم سنتے ہی اس میں جا داخل ہوں۔ اس روز ہر کسی کو پتہ لگ جائیگا کہ وہ دنیا سے کیا عمل کر کے ساتھ لایا ہے۔ یہ واقعات انسان کی دوبارہ زندگی کے ہیں جسے نفخہ ثانی کہتے ہیں۔

(نوٹ) ان آیات میں جو افعال ماضی کے ہیں۔ ان کا ترجمہ اِذَا کے داخل ہونے کے باعث مستقبل میں کیا گیا ہے

قرآن کی صداقت

۱۵۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۙ

قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں

فَ۔ لَا۔ اُقْسِمُ۔ بِ۔ اَلْ۔ خُنَّسِ۔

بس۔ ۔۔ ۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ ساتھ۔ ۔۔ پیچھے ہٹنے والے

۱۶۔ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۙ

جو سیدھے چلتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔

اَلْ۔ جَوَارِ۔ اَلْ۔ کُنَّسِ۔

۔۔ سیدھے چلنے والے۔ ۔۔ چھپ جانے والے۔

۱۷۔ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۙ

اور رات کی قسم جب جانے لگے۔

وَ۔ اَلْ۔ لَیْلِ۔ اِذَا۔ عَسْعَسَ۔

اور ۔۔ ۔ رات۔ جب۔ جانے لگے۔

۱۸۔ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ

اور صبح کی قسم جب نمودار ہو

وَ۔ اَلْ۔ صُبْحِ۔ اِذَا۔ تَنَفَّسَ۔

اور ۔ ۔۔ ۔ صبح۔ جب۔ وہ دم بھرے۔

۱۹۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ

بے شک یہ (قرآن) کلام ہے ایک بزرگ قاصد (فرشتہ) کا لایا ہوا

اِنَّ۔ ہٗ۔ لَ۔ قَوْلُ۔ رَسُوْلٍ۔ کَرِیْمٍ۔

بے شک۔ یہ۔ البتہ۔ کلام۔ قاصد۔ بزرگ۔

۲۰۔ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ

جو قوت والا اور مالک عرش کے نزدیک رتبہ والا ہے۔

ذِیْ۔ قُوَّۃٍ۔ عِنْدَ۔ ذِیْ۔ اَلْ۔ عَرْشِ۔ مَکِیْنٍ۔

والا۔ قوت۔ نزدیک۔ والا۔ ۔۔ عرش۔ بلند مرتبہ۔

۲۔ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝
جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔

وَ ۔ اِذَا ۔ اَل ۔ كَوَاكِبُ ۔ اِنْتَثَرَتْ ۔
اور ۔ جب ۔ ۔ ۔ ستارے ۔ جھڑ جائیں ۔

۳۔ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝
اور جب دریا بہ پڑیں گے۔

وَ ۔ اِذَا ۔ اَلْ ۔ بِحَارُ ۔ فُجِّرَتْ ۔
اور ۔ جب ۔ ۔ ۔ دریا ۔ بہائے جائیں ۔

۴۔ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝
اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔

وَ ۔ اِذَا ۔ اَلْ ۔ قُبُوْرُ ۔ بُعْثِرَتْ ۔
اور ۔ جب ۔ ۔ ۔ قبریں ۔ اکھاڑ دی جائیں ۔

۵۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝
ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔

عَلِمَتْ ۔ نَفْسٌ ۔ مَا ۔ قَدَّمَتْ ۔ وَ ۔ اَخَّرَتْ ۔
جان لے گا ۔ جی ۔ جو ۔ آگے بھیجا اس نے ۔ اور ۔ پیچھے چھوڑا اس نے ۔

قیامت برپا ہونے پر موجودہ نظام کائنات فنا ہوگا۔ تو آسمان پھٹ جائیگا اور ستارے جھڑ پڑیں گے۔ زلزلہ کے باعث دریا اپنے مقررہ راستے چھوڑ کر کھلی زمین پر بہتے پھریں گے۔ اس نفخہ اولے کے بعد نفخہ ثانیہ میں قبریں کھل جائیں گی اور مُردے باہر نکل کھڑے ہوں گے۔ اس وقت ہر شخص کو پتہ لگ جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور پیچھے کیا چھوڑ آیا ہے اور دنیا کے جن سامانوں کی تیاری میں وہ عاقبت کو بھولا رہا ان کی کیا حقیقت ہے۔ دنیا میں وہ اپنی جن کارگذاریوں کو اپنی سب سے بڑی کامیابی سمجھتا تھا۔ اور ان پر فخر کرتا تھا۔ وہ سب پیچھے رہ گئیں۔ اور ساتھ کچھ نہ آیا۔

خالق سے انسان کی غفلت پر تنبیہ

۶۔ يَآاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ
اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے

يَآاَيُّهَا ۔ اَلْ ۔ اِنْسَانُ ۔ مَا ۔ غَرَّ ۔ كَ ۔
اے ۔ ۔ ۔ انسان ۔ کیا ۔ فریب دیا ۔ تجھ کو ۔

بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝
رب کریم کے متعلق بھول میں ڈال رکھا ہے۔

بِ ۔ رَبِّ ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ كَرِيْمِ ۔
پر ۔ رب ۔ تیرا ۔ ۔ ۔ کرم کرنے والا ۔

۷۔ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝
جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر تجھے برابر کیا۔

اَلَّذِيْ ۔ خَلَقَ ۔ كَ ۔ فَ ۔ سَوّٰى ۔ كَ ۔ فَ ۔ عَدَلَ ۔ كَ ۔
جس نے ۔ پیدا کیا ۔ تجھے ۔ پھر ۔ درست کیا ۔ تجھے ۔ پھر ۔ برابر کیا ۔ تجھے ۔

۸۔ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝
اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

فِيْ ۔ اَيِّ ۔ صُوْرَةٍ ۔ مَّا ۔ شَآءَ ۔ رَكَّبَ ۔ كَ ۔
میں ۔ جس ۔ صورت ۔ کہ ۔ چاہا ۔ جوڑا ۔ تجھے ۔

قرآن کی صفت

۲۷- اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ
یہ تو دنیا جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔

اِنْ - هُوَ - اِلَّا - ذِكْرٌ - لِ - اَلْ - عَالَمِيْنَ -
نہیں - وہ - مگر - نصیحت - واسطے - - - جہان (جمع)

۲۸- لِمَنْ شَاۤءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۗ
ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے

لِ - مَنْ - شَاءَ - مِنْ - كُمْ - اَنْ - يَسْتَقِيْمَ -
لئے - اس کے - چاہے - سے - تم - یہ کہ - سیدھا چلے

۲۹- وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۤءَ
اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے - مگر وہی جو -
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۧ
خدا رب العالمین چاہے -

وَ - مَا - تَشَاءُوْنَ - اِلَّا - اَنْ - يَشَاءَ -
اور - نہیں - چاہتے تم - مگر - یہ کہ - چاہے -
اَللّٰهُ - رَبّ - اَلْ - عَالَمِيْنَ -
اللہ - پروردگار - - جہان (جمع) -

یہ قرآن تو دنیا جہان کے سب لوگوں کے لئے نصیحت اور درس ہدایت ہے - جو شخص اپنی اصلاح اور کامیابی کا طلبگار رہو - وہ اس سے راہ معلوم کر سکتا ہے - مگر یاد رکھو تمہارے دل میں ایسی نیک خواہش اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے - جب خدا چاہے - اس لئے تمہیں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کوشش کرنی چاہئے - تاکہ وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے - وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے رستے ضرور دکھا دیں گے -

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار

یہ سورت مکی ہے اور اس میں قیامت - انسان کی اپنی عاقبت سے غفلت اور اعمال کی جزا کا بیان ہے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اَللّٰه - اَلْ - رَحْمٰن - اَلْ - رَحِيْم
ساتھ - نام - اللہ - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا -

قیامت کے روز انسان کو اپنے اعمال کا علم ہو جائیگا

۱- اِذَا السَّمَاۤءُ انْفَطَرَتْ ۙ
جب آسمان پھٹ جائے گا -

اِذَا - اَلْ - سَمَاءُ - اِنْفَطَرَتْ -
جب - - آسمان - پھٹ جائے -

اعمال کی جزا یہ ہوگی۔ کہ نیک لوگ بہشتوں کی نعمتیں پائیں گے۔ اور بدکار لوگ دوزخ کی آگ میں جلیں گے۔ اور کوئی اس سزا سے بھاگ نہیں سکے گا۔ یہ نتیجہ تمہارے اپنے کئے کا پھل ہوگا۔

روزِ جزا

۱۷۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ
اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ جزا کا دن کیا ہے۔

وَ ۔ مَا ۔ اَدْرٰى ۔ كَ ۔ مَا ۔ يَوْمُ ۔ اَلْ ۔ دِيْن ۔
اور ۔ کیا ۔ آگاہ کرے ۔ تجھ کو ۔ کیا ۔ دن ۔ ۔ ۔ جزا ۔

۱۸۔ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ
پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ جزا کا دن کیا ہے۔

ثُمَّ ۔ مَآ ۔ اَدْرٰى ۔ كَ ۔ مَا ۔ يَوْمُ ۔ اَلْ ۔ دِيْن ۔
پھر ۔ کیا ۔ آگاہ کرے ۔ تجھ کو ۔ کیا ۔ دن ۔ ۔ ۔ جزا ۔

۱۹۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۧ
اس دن کوئی کسی کا کچھ بھلا کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ اور حکم اس روز اللہ کا ہی ہوگا۔

يَوْمَ ۔ لَا ۔ تَمْلِكُ ۔ نَفْسٌ ۔ لِ ۔ نَفْسٍ ۔ شَيْـًٔا ۔
دن ۔ نہ ۔ مالک ہو ۔ جان ۔ لئے ۔ جان ۔ کچھ چیز ۔
وَ ۔ اَلْ ۔ اَمْرُ ۔ يَوْمَىِٕذٍ ۔ لِ ۔ اللّٰه ۔
اور ۔ ۔ حکم ہو ۔ اس دن ۔ لئے ۔ اللہ ۔

(ع ۱۹)

اے انسان تم کچھ سمجھے کہ جزا کا دن کیسا ہوگا۔ کبھی اس کی بھی سوچ کی ہے۔ دنیا میں تو تم اپنی سی چلا رہے ہو۔ مگر اس دن کچھ پیش نہ جائے گی اس روز حکم صرف اللہ کا چلے گا۔ اس لئے اس دن کی فکر کر لو اور غفلت سے باز آؤ۔

سُوْرَةُ التَّطْفِيْف

یہ سورت مکی ہے۔ اور اس میں حقوق العباد کے لئے تنبیہ۔ اعمال کی جزا و سزا اور نیک و بد لوگوں کی اس دنیا اور اگلے جہان میں کیفیت بیان کی گئی ہے مقصد انسان کو قیامت اور اعمال کے نیک و بد نتائج کا یقین دلانا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اَللّٰه ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰن ۔ اَلْ ۔ رَحِيْم ۔
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ نہایت رحم والا ۔

لین دین میں صفائی نہ رکھنے والوں کو تنبیہ

۱۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ
خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی

وَيْلٌ ۔ لِ ۔ اَلْ ۔ مُطَفِّفِيْن ۔
خرابی ہے ۔ واسطے ۔ ۔ کمی کرنے والے ۔

۹- كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ

ہرگز نہیں بلکہ تم جزا و سزا کو جھٹلاتے ہو۔

كَلَّا - بَلْ - تُكَذِّبُوْنَ - بِ - اَلْ - دِيْنِ -

ہرگز نہیں - بلکہ - تم جھٹلاتے ہو - کو - ۔ - جزا

۱۰- وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ

حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔

وَ - اِنَّ - عَلَيْكُمْ - لَ - حٰفِظِيْنَ -

اور - بے شک - تم پر - - - نگہبان -

۱۱- كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ

بزرگ لکھنے والے۔

كِرَامًا - كَاتِبِيْنَ -

بزرگ - لکھنے والے۔

۱۲- يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

يَعْلَمُوْنَ - مَا - تَفْعَلُوْنَ -

وہ جانتے ہیں - جو - تم کرتے ہو۔

دیکھو خدا نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہارے ہاتھ پیر درست کئے۔ تمہارا جسم کیسا موزوں بنایا اور تمہاری کیسی اچھی صورتیں بنائیں۔ تو پھر اے انسان تو نے کیوں اپنے ایسے رب کریم کو بھلا رکھا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ ہر دم اُسکی یاد تیرے دل میں بسی رہے۔ مگر تمہاری غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ تم عملوں کی جزا سزا کو ہی جھوٹ سمجھتے ہو۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان مقرر ہیں جو تم کرتے ہو وہ لکھتے رہتے ہیں۔ اور قیامت کو تمہاری یہ ڈائری پیش ہوگی تو اپنے کئے کا پھل پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا علم تو خود ہی کامل ہے۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی تحریر کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دستاویز تو ملزم کے اطمینان کے لئے ہے۔

اعمال کا نتیجہ

۱۳- اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝

بے شک نیک لوگ نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔

اِنَّ - اَلْ - اَبْرَارَ - لَ - فِيْ - نَعِيْمٍ -

بے شک - ۔ - نیک لوگ - ۔ - میں - نعمتوں

۱۴- وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۙ

اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔

وَ - اِنَّ - اَلْ - فُجَّارَ - لَ - فِيْ - جَحِيْمٍ -

اور - بے شک - ۔ - بُرے لوگ - ۔ - میں - دوزخ -

۱۵- يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝

جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔

يَصْلَوْنَ - هَا - يَوْمَ - اَلْ - دِيْنِ -

داخل ہوں گے - اس میں - دن - ۔ - جزا -

۱۶- وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۙ

اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔

وَ - مَا - هُمْ - عَنْ - هَا - بِ - غَائِبِيْنَ -

اور - نہیں - وہ - سے - اس - ۔ - غائب -

١٠- وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

١١- الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

جو لوگ انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔

١٢- وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے گذرنے والا گنہگار ہو۔

١٣- اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

یہ تو بس اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

١٤- كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

زنگ چڑھ گیا ہے۔

١٥- كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

ہرگز نہیں یہ لوگ اس روز اپنے رب سے

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝

آڑ میں رکھے جائیں گے۔

١٦- ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝

پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

١٧- ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ

پھر کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کو تم

بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

جھٹلاتے تھے۔

وَيْلٌ - يَوْمَئِذٍ - لِ - اَلْ - مُكَذِّبِيْنَ -

خرابی - اس روز - واسطے - ۔ - جھٹلانے والے -

اَلَّذِيْنَ - يُكَذِّبُوْنَ - بِ - يَوْمِ - اَلْ - دِيْنِ

جو لوگ - جھٹلاتے ہیں - کو - دن - ۔ - جزا، انصاف

وَ - مَا - يُكَذِّبُ - بِهٖ - اِلَّا - كُلُّ - مُعْتَدٍ - اَثِيْمٍ -

اور - نہیں - جھٹلاتا - اس کو - مگر - ہر - حد سے بڑھ جانے والا - گنہگار

اِذَا - تُتْلٰى - عَلَيْهِ - اٰيٰتُ - نَا - قَالَ -

جب - پڑھی جائیں - اس پر - آیتیں - ہماری - کہے -

اَسَاطِيْرُ - اَلْ - اَوَّلِيْنَ -

کہانیاں (جمع) - ۔ - اگلے لوگ -

كَلَّا - بَلْ - رَانَ - عَلٰى - قُلُوْبِ - هِمْ -

ہرگز نہیں - ۔ - زنگ چڑھا دیا ہے - پر - دل (جمع) - ان کے -

مَا كَانُوْا - يَكْسِبُوْنَ -

وہ جو تھے - کماتے -

كَلَّآ - اِنَّ - هُمْ - عَنْ - رَبِّ - هِمْ - يَوْمَئِذٍ -

ہرگز نہیں - یقیناً - وہ - سے - رب - اپنے - اس دن -

لَ - مَحْجُوْبُوْنَ -

البتہ - پردہ میں رکھے ہوئے -

ثُمَّ - اِنَّ - هُمْ - لَ - صَالُوْا - اَلْ - جَحِيْمِ -

پھر - بے شک - وہ - ۔ - داخل ہوں گے - ۔ - دوزخ -

ثُمَّ - يُقَالُ - هٰذَا - اَلَّذِيْ - كُنْتُمْ -

پھر - کہا جائیگا - یہ - جو کہ - تم تھے -

بِ - هٖ - تُكَذِّبُوْنَ -

ساتھ - اس کے - جھٹلاتے تھے -

۲۔ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ
جو لوگوں سے ناپ کر (خود) لیں۔
یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۝ۙ
تو پورا بھر کر لیں۔

اَلَّذِیۡنَ ۔ اِذَا ۔ اَکۡتَالُوۡا ۔ عَلٰی ۔ اَلۡ ۔ نَاسِ ۔
جو لوگ ۔ جب ۔ ناپ کریں ۔ پر ۔ ۔ ۔ لوگ ۔
یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۔
پورا بھر لیں ۔

۳۔ وَاِذَا کَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ۝ؕ
اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔

وَ ۔ اِذَا ۔ کَالُوۡا ۔ هُمۡ ۔ اَوۡ ۔ وَزَنُوۡ ۔ هُمۡ ۔ یُخۡسِرُوۡنَ
اور ۔ جب ۔ ناپ کر دیں ۔ ان کو ۔ یا ۔ تول کر دیں ۔ ان کو ۔ گھٹا کر دیں ۔

۴۔ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۝ۙ
کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ وہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے

اَ ۔ لَا ۔ یَظُنُّ ۔ اُولٰٓئِکَ ۔ اَنَّ ۔ هُمۡ ۔ مَبۡعُوۡثُوۡنَ ۔
کیا ۔ نہیں ۔ گمان کرتے ۔ یہ لوگ ۔ کہ ۔ وہ ۔ اُٹھائے جانے والے ۔

۵۔ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۝ۙ
ایک بڑے (سخت) دن میں ۔

لِ ۔ یَوۡم ۔ عَظِیۡمٌ ۔
واسطے ۔ دن ۔ بڑے ۔

۶۔ یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ؕ
جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ۔

یَوۡمَ ۔ یَقُوۡمُ ۔ اَلۡ ۔ نَاسُ ۔ لِ ۔ رَبّ ۔ اَلۡ ۔ عَالَمِیۡنَ ۔
دن ۔ اُٹھیں گے ۔ ۔ ۔ لوگ ۔ واسطے ۔ رب ۔ ۔ ۔ جہاں (جمع)

بعض لوگوں کو جب خود کسی سے کچھ لینا ہو۔ تو لڑ جھگڑ کر پورا لیتے ہیں اور جب کسی کو دینا ہو تو جہاں تک بس چلے کم دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ کیا ان لوگوں کو یہ خبر نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن یعنی قیامت کو قبروں سے اُٹھائے جائیں گے ۔ اور سب کو رب العالمین کی عدالت میں کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس روز معاملات کے ایسے بُرے لوگوں کی بڑی خرابی ہوگی اور وہ اپنی بے ایمانیوں کی سزا پائیں گے ۔

بدکاروں کا انجام

۷۔ کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ۝ؕ
ہرگز نہیں ۔ بدکار لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہے ۔

کَلَّا ۔ اِنَّ ۔ کِتٰبَ ۔ اَلۡ ۔ فُجَّارِ ۔ لَ ۔ فِیۡ ۔ سِجِّیۡن ۔
ہرگز نہیں ۔ بے شک ۔ اعمال نامہ ۔ ۔ ۔ بدکار لوگ ۔ البتہ ۔ میں ۔ سجین ۔

۸۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ۝ؕ
اور تمہیں معلوم ہے کہ سجین کیا چیز ہے ۔

وَ ۔ مَا ۔ اَدۡرٰىکَ ۔ مَا ۔ سِجِّیۡن ۔
اور ۔ کیا ۔ معلوم کرایا تجھے ۔ کیا ۔ سجین ۔

۹۔ کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ۝ؕ
ایک دفتر ہے لکھا ہوا ۔

کِتٰبٌ ۔ مَرۡقُوۡمٌ ۔
تحریر ۔ دفتر ۔ لکھا ہوا ۔

۲۵- يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۙ
ان کو خالص سربمہر شراب پلائی جائے گی۔

يُسْقَوْنَ - مِنْ - رَحِيقٍ - مَخْتُومٍ -
پلائے جائیں گے - سے - خالص شراب - سربمہر -

۲۶- خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ
جس کی مہر مشک کی ہوگی (نعمتوں کے) شائقین
فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۭ
کو چاہیئے کہ ایسی چیز پر رشک کریں۔

خِتَامُ - هٗ - مِسْك - وَ - فِيْ - ذٰلِكَ -
مہر لگانے کا مصالحہ - اس کا - مشک - اور - میں - اس -
فَ - لِ - يَتَنَافَسِ - اَلْ - مُتَنَافِسُوْنَ -
پس - . - للچائیں - - - رغبت کرنے والے شوقین

۲۷- وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ
اور اس میں تسنیم کے پانی کی ملاوٹ ہوگی۔

وَ - مِزَاجُ - هٗ - مِنْ - تَسْنِيْمٍ -
اور - ملاوٹ - اس کی - سے - تسنیم -

۲۸- عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ
وہ ایک چشمہ ہے جس سے خدا کے مقرب پانی پئیں گے۔

عَيْنًا - يَشْرَبُ - بِ هَا - اَلْ - مُقَرَّبُوْنَ -
ایک چشمہ - پیتے ہیں - اس سے - - - مقرب -

بدکاروں کی سزا کا حال اوپر بیان ہو چکا - نیکوں کا حال یوں ہے - کہ ان کے اعمال نامے علیین میں رکھے جائیں گے۔ یہ وہ دفتر ہے کہ جس کے محافظ اللہ کے مقرب فرشتے ہیں۔ دوسرے جہان میں نیک بندے بڑے آرام و آسائش میں ہوں گے۔ تختوں پر بڑے ٹھاٹھ سے بیٹھے بہشت کی سیریں دیکھیں گے۔ ان کے چہروں سے راحت و آرام کی تازگی ٹپکتی ہوگی۔ انہیں سربمہر بند بوتلوں میں سے خالص پاکیزہ شراب پینے کو ملے گی جس کے ہر ایک گھونٹ میں کستوری کی لپیٹ آئے گی۔ اس خالص شراب میں تسنیم کے لطیف پانی کی ملاوٹ ہوگی تسنیم بہشت کا ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب بندے پانی پیا کریں گے۔ عیش و عشرت کے شوقینوں کو ان نعمتوں کی آرزو کرنی چاہیئے۔ (عرب کے لوگ شراب کے بڑے رسیا تھے دنیا کی گندی شراب نیک لوگوں پر حرام ہوئی تو اللہ میاں نے ان سے بہشت میں لذیذ پاکیزہ شراب کا وعدہ کیا)۔

کافروں اور مومنوں کا حال دنیا میں اور آخرت میں

۲۹- اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ
جو لوگ مجرم تھے وہ ایمانداروں کی
اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝ۡ
ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔

اِنَّ - اَلَّذِيْنَ - اَجْرَمُوْا - كَانُوْا - مِنَ - اَلَّذِيْنَ
یقیناً - جو لوگ - جرم کیا - تھے - سے - وہ
اٰمَنُوْا - يَضْحَكُوْنَ -
ایمان لائے - ہنسی کرتے -

بدکاروں کے اعمال نامے ٹھیک ٹھیک لکھ کر ایک دفتر میں رکھے ہوئے ہیں۔ جس کا نام سجین ہے۔ جو منکر لوگ روز جزا کو جھوٹ ہی سمجھتے تھے ان کی قیامت کے روز بڑی خرابی ہوگی۔ قیامت کو وہی لوگ جھوٹ سمجھتے ہیں جو اللہ کی بندگی چھوڑ کر گناہ کی زندگی اختیار کرتے ہیں۔ ان کو جب قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ یہ تو بے سند باتیں محض کہانیاں ہیں۔ جو پچھلوں سے اگلوں کو پہنچتی چلی آئی ہیں۔ ان کے ایسا خیال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بُرے عملوں سے ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ اور صحیح بات کے سمجھنے کی اہلیت نہیں رہی۔ قیامت کے روز یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے دیدار اور رحمت سے روک دیئے جائیں گے۔ پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ تو ان سے کہا جائیگا یہ ہے اعمال بد کی سزا جسے تم جھوٹ ہی سمجھتے تھے۔ آیا اب یقین اس کا۔

نیکوں کا انجام

۱۸۔ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۞

ہرگز نہیں۔ یقیناً نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے

كَلَّا - اِنَّ - كِتٰبَ - الْ - اَبْرَارِ - لَ - فِيْ - عِلِّيِّيْنَ

ہرگز نہیں۔ یقیناً۔ اعمال نامہ۔ ۔ نیک لوگ۔ ۔ ۔ میں۔ علیین۔

۱۹۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۞

اور تمہیں معلوم ہے کہ علیین کیا چیز ہے۔

وَ - مَا - اَدْرٰى - كَ - مَا - عِلِّيُّوْنَ -

اور۔ کیا۔ بتائے۔ تجھ کو۔ کیا۔ علیین۔

۲۰۔ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۞

ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔

كِتٰبٌ - مَرْقُوْمٌ -

تحریر۔ دفتر۔ لکھا ہوا۔

۲۱۔ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۞

جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہیں۔

يَشْهَدُ - هُ - الْ - مُقَرَّبُوْنَ

دیکھتے ہیں۔ اس کو۔ ۔ ۔ (جمع) مقرب۔ نزدیک والے۔

۲۲۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۞

نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے۔

اِنَّ - الْ - اَبْرَارَ - لَ - فِيْ - نَعِيْمٍ -

بے شک۔ ۔ ۔ نیک لوگ۔ ۔ ۔ میں۔ نعمت۔ آسائش۔

۲۳۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۞

تختوں پر بیٹھے ہوئے سیر دیکھتے ہوں گے۔

عَلٰى - الْ - اَرَائِكِ - يَنْظُرُوْنَ -

پر۔ ۔ ۔ تخت (جمع)۔ دیکھتے ہیں۔

۲۴۔ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۞

تو ان کے چہروں میں خوشحالی کی تروتازگی پائے گا۔

تَعْرِفُ - فِيْ - وُجُوْهِ - هِمْ - نَضْرَةَ - الْ - نَعِيْمِ

تو پہچانتا ہے۔ میں۔ چہرے۔ ان کے۔ تازگی۔ ۔ ۔ آسائش۔

غرضیکہ کافروں کو ان کے کئے کا خوب ہی بدلا ملے گا۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہتا ہے حتیٰ کہ ایک روز اسے اپنے مالک حقیقی کے سامنے ہونا پڑے گا۔ اور اس وقت سے اس کے اعمال کے مطابق ایک دوسری زندگی شروع ہوگی۔ تمثیلی طور پر دربار الٰہی کا مؤثر الفاظ میں یوں نقشہ کھینچا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰہِ - اَل - رَحْمٰنِ - اَل - رَحِیْمِ

ساتھ - نام - اللہ - - - بڑا مہربان - - - نہایت رحم والا

قیامت میں انسان کی اللہ کے دربار میں حاضری

۱- اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝

جب آسمان پھٹ جائے گا۔

اِذَا - اَل - سَمَآءُ - اِنْشَقَّتْ -

جب - - - آسمان - پھٹ جائے -

۲- وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اور اپنے رب کا حکم سن لے گا۔ اور یہی اسے واجب ہے۔

وَ - اَذِنَتْ - لِ - رَبِّ - هَا - وَ - حُقَّتْ -

اور - حکم سنے - کا - رب - اپنے - اور - اس کو واجب ہے۔

۳- وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝

اور جب زمین کھینچ کر ہموار کر دی جائے گی۔

وَ - اِذَا - اَل - اَرْضُ - مُدَّتْ -

اور - جب - - - زمین - کھینچی جائے -

۴- وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝

اور جو کچھ اس کے اندر ہے باہر اگل دیگی اور خالی ہو جائیگی۔

وَ - اَلْقَتْ - مَا - فِیْ - هَا - وَ - تَخَلَّتْ -

اور - اگل دے - جو - میں - اس - اور - خالی ہو جائے۔

۵- وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اور اپنے رب کا حکم سن لے گی۔ اور یہی اسے واجب ہے۔

وَ - اَذِنَتْ - لِ - رَبِّ - هَا - وَ - حُقَّتْ

اور - حکم سنے - کا - رب - اپنے - اور - اسکو واجب ہے۔

۶- يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝

اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک خوب کوشش سے اپنے کاموں میں لگا ہوا ہے۔ سو اس سے جا ملے گا۔

يَا اَيُّهَا - اَل - اِنْسَانُ - اِنَّكَ - كَادِحٌ -

اے - - - انسان - بے شک تو - کوشش میں لگا ہوا ہے

اِلٰی رَبِّ - كَ - كَدْحًا - فَ - مُلَاقِیْ - هِ -

طرف - رب - اپنے - کوشش سے - پس - ملنے والا ہے - اس سے -

٣٠۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝

اور جب ان کے پاس سے گذرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے

وَ ۔ اِذَا ۔ مَرُّوْا ۔ بِ ۔ هِمْ ۔ يَتَغَامَزُوْنَ ۔

اور ۔ جب ۔ گذرتے ۔ پر ۔ اُن ۔ آنکھیں مارتے ۔

٣١۔ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

اور جب اپنے گھروں کو لوٹ کر جاتے تو دل لگیاں کرتے ۔

وَ ۔ اِذَا ۔ انْقَلَبُوْٓا ۔ اِلٰى ۔ اَهْلِ ۔ هِمُ ۔ انْقَلَبُوْا ۔ فَكِهِيْنَ

اور ۔ جب ۔ لوٹ کر جاتے ۔ طرف ۔ گھر والے ۔ اپنے ۔ لوٹتے ۔ باتیں بناتے ۔

٣٢۔ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَضَاۗلُّوْنَ ۝

اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ بھول میں پڑے ہیں ۔

وَ ۔ اِذَا ۔ رَاَوْ ۔ هُمْ ۔ قَالُوْٓا ۔ اِنَّ ۔ هٰٓؤُلَاۗءِ ۔ لَ ۔ ضَاۗلُّوْنَ ۔

اور ۔ جب ۔ دیکھتے ۔ اُن کو ۔ کہتے ۔ یقیناً ۔ یہ لوگ ۔ ۔ بھولے ہوئے ۔

٣٣۔ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝

حالانکہ وہ (کافر) ان (مومنوں) پر چوکیدار بنا کر نہیں بھیجے گئے

وَ ۔ مَا ۔ اُرْسِلُوْا ۔ عَلَيْهِمْ ۔ حٰفِظِيْنَ ۔

اور ۔ نہیں ۔ بھیجے گئے ۔ ان پر ۔ چوکیدار ۔

٣٤۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝

سو آج مومن کافروں پر ہنستے ہوں گے ۔

فَ ۔ الْيَوْمَ ۔ الَّذِيْنَ ۔ اٰمَنُوْا ۔ مِنْ ۔ اَلْ ۔ كُفَّارِ ۔ يَضْحَكُوْنَ ۔

پس ۔ آج ۔ جو لوگ ۔ ایمان لائے ۔ سے ۔ ۔ کافروں ۔ ہنسی کریں گے ۔

٣٥۔ عَلَى الْاَرَاۗئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے ۔

عَلَى ۔ اَلْ ۔ اَرَاۗئِكِ ۔ يَنْظُرُوْنَ ۔

پر ۔ ۔ تختوں ۔ دیکھتے ہیں ۔

٣٦۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع

ع ٢٦ / ٨

کافروں کو ان کے کئے کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا ۔

هَلْ ۔ ثُوِّبَ ۔ اَلْ ۔ كُفَّارُ ۔ مَا ۔ كَانُوْا ۔ يَفْعَلُوْنَ ۔

کیا ۔ بدلہ پایا ۔ ۔ کافروں نے ۔ اس کا جو ۔ تھے ۔ کرتے ۔

دنیا میں کافر مومنوں پر ہنسا کرتے تھے ۔ اور جب ان کے پاس سے گذرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو مومنوں کی باتیں کر کے دل لگیاں کرتے ۔ اور جب ان کو کہیں دیکھتے تو کہتے یہ بیچارے کیسی غلطی میں گرفتار ہیں ۔ خواہ مخواہ اپنی زندگی کو بے آرام کر رہے ہیں ۔ حالانکہ یہ کافر مومنوں پہ کوئی داروغہ بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ۔ انہیں اپنی فکر چاہئے ۔ ان کے پیچھے کیوں پڑتے ہیں ۔ سو قیامت کے دن یہ سب بدلہ اُتر جائے گا ۔ اس روز مومن کافروں کی حالت پر ہنسیں گے اور تختوں پر بیٹھے ان کی درگت بنتی دیکھیں گے

انسان اپنی کارگذاری کا نتیجہ سُننے کے لئے عدالت خداوندی میں حاضر ہوگا۔ تو اہلکاران قضا و قدر نے اعمال نامے پہلے سے چھانٹ رکھے ہوں گے جو لوگ اپنے اعمال کے باعث کامیاب ہوئے ہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دے کر حاکم حقیقی کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اور انہیں صرف آتنی بینی پر ہی کامیابی کی خوشخبری سُنادی جائے گی۔ وہ حکم سُن کر خوشی خوشی اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آجائیں گے۔ جو لوگ اپنے اعمال کے باعث قابل سزا سمجھے جائیں گے۔ ان کی مشکیں کس کر اور پیٹھ کے پیچھے ہاتھوں میں اعمال نامے دیکر اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ یہ لوگ سزا کا حکم سُن کر چلائیں گے کہ کاش وہ پھر موت کی گود میں چلے جائیں۔ مگر اب مرنا کیسا وہ تو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جا داخل ہوں گے۔ ان کا یہ انجام اس لئے ہؤا کہ وہ دنیا میں اپنے اہل و عیال میں مست رہتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ ہمیں کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ ان کا رب ان کے سارے کرتوت دیکھ رہا تھا۔

انسانی زندگی کے مدارج اور انجام

۱۶۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝

سو ہمیں شام کی سرخی کی قسم۔

فَ ۔ لَا ۔ اُقْسِمُ ۔ بِ ۔ اَل ۔ شَفَق ۔
پس ۔ ۔ میں قسم اُٹھاتا ہوں ۔ ساتھ ۔ ۔ شام کی سرخی ۔

۱۷۔ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝

اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو وہ سمیٹ لیتی ہے۔

وَ ۔ اَل ۔ لَيْلِ ۔ وَ ۔ مَا ۔ وَسَقَ ۔
اور ۔ ۔ رات ۔ اور ۔ جو ۔ (اس میں) جمع ہوئی

۱۸۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝

اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔

وَ ۔ اَل ۔ قَمَرِ ۔ اِذَا ۔ اِتَّسَقَ ۔
اور ۔ ۔ چاند ۔ جب ۔ وہ پورا ہو ۔

۱۹۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

تم درجہ بدرجہ چڑھو گے (ایک حالت سے دوسری حالت میں)

لَتَرْكَبُنَّ ۔ طَبَقًا ۔ عَنْ ۔ طَبَقٍ ۔
تمکو ضرور چڑھنا ہوگا ۔ درجہ ۔ بہ ۔ درجہ ۔

۲۰۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

سو ان لوگوں کو کیا ہؤا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔

فَ ۔ مَا ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ لَا ۔ يُؤْمِنُونَ ۔
پس ۔ کیا ہوا ہے ۔ ۔ ان کو ۔ نہیں ۔ ایمان لاتے ہیں ۔

۲۱۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے

وَ ۔ اِذَا ۔ قُرِئَ ۔ عَلَيْهِمْ ۔ اَل ۔ قُرْاٰنُ ۔
اور ۔ جب ۔ پڑھا جاتا ہے ۔ ان پر ۔ ۔ قرآن

قیامت میں نفخہ ثانیہ کے وقت جب آسمان پھٹ جائیگا۔ اور کارخانہ قدرت کی پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جائینگی اور زمین ہموار کردی جائے گی۔ اور جو مخلوق روز ازل سے پیدا ہوکر پھر اس میں سماتی رہی ہے۔ وہ ان سب کو باہر نکال کر خالی پیٹ ہو جائے گی۔ اس وقت انسان جو اپنی دنیاوی زندگی میں اس منزل پر پہنچنے تک ہر طرح کی دوڑ دھوپ میں لگا رہا تھا۔ اور دن رات نیک و بد عمل کما رہا تھا۔ آخر اپنے آپ کو اپنے رب کے سامنے حاضر پائیگا۔

خدائی عدالت کے فیصلے

۷۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ

توجس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

فَ - اَمَّا - مَنْ - اُوْتِیَ - كِتَابَ - هٗ - بِ - یَمِیْنِ - هٖ -

پس - بہرحال - جو شخص - دیا گیا - نامہ اعمال - اسکا - میں - دایاں ہاتھ - اس کے -

۸۔ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ

سو اس سے حساب آسان لیا جائے گا

فَ - سَوْفَ - یُحَاسَبُ - حِسَابًا - یَسِیْرًا -

پس - عنقریب - حساب کیا جائیگا - حساب - آسان -

۹۔ وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ

وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش پھر آئے گا۔

وَ - یَنْقَلِبُ - اِلٰی - اَهْلِ - هٖ - مَسْرُوْرًا -

اور - وہ پھریگا - طرف - متعلقین - اپنے - خوش خوش -

۱۰۔ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ

اور جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائیگا۔

وَ - اَمَّا - مَنْ - اُوْتِیَ - كِتَابَ - هٗ - وَرَاءَ - ظَهْرِ - هٖ -

اور - بہرحال جس کو - دیا گیا - نامہ اعمال - اسکا - پیچھے سے - پیٹھ - اسکی -

۱۱۔ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ

سو وہ موت کو پکارے گا۔

فَ - سَوْفَ - یَدْعُوْا - ثُبُوْرًا -

پس - آگے - پکارے گا - موت -

۱۲۔ وَّیَصْلٰى سَعِیْرًا ؕ

اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

وَ - یَصْلٰى - سَعِیْرًا -

اور - داخل ہوگا - بھڑکتی آگ -

۱۳۔ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ

وہ اپنے متعلقین میں خوش خوش رہتا تھا۔

اِنَّ - هٗ - كَانَ - فِیْ - اَهْلِ - هٖ - مَسْرُوْرًا -

تحقیق - وہ - تھا - میں متعلقین - اپنے - خوش خوش -

۱۴۔ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۛۚ ع

اسنے گمان کر رکھا تھا کہ اسے خدا کی طرف لوٹنا نہیں ہے۔

اِنَّ - هٗ - ظَنَّ - اَنْ - لَنْ - یَحُوْرَ -

بیشک - اسنے گمان کیا - کہ - ہرگز نہیں - لوٹے گا -

۱۵۔ بَلٰۤی ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ؕ

کیوں نہیں اس کا رب اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

بَلٰی - اِنَّ - رَبَّ - هٗ - كَانَ - بِ - هٖ - بَصِیْرًا -

کیوں نہیں - یقیناً - رب - اسکا - تھا - اس کو - دیکھنے والا -

اللہ تعالیٰ آخر حق کو ہی فتح دے گا۔ اور باطل کے لشکر پامال ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔
ہاں توبہ کرنے والوں کے لئے اس کی رحمت بھی عام ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِيْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

حق پرستوں پر ظلم کی کہانی

۱۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝
قسم ہے برجوں والے آسمان کی

وَ۔ اَلْ۔ سَمَآءِ۔ ذَاتِ۔ اَلْ۔ بُرُوْجِ۔
قسم ہے۔ ۔ آسمان۔ والا۔ ۔ ۔ برج (جمع)

۲۔ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝
اور وعدہ کئے ہوئے دن کی

وَ۔ اَلْ۔ يَوْمِ۔ اَلْ۔ مَوْعُوْدِ۔
اور۔ ۔ ۔ دن۔ ۔ ۔ وعدہ کئے ہوئے

۳۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝
اور حاضر ہونے والے کی اور جس کے پاس حاضر ہوویں۔

وَ۔ شَاهِدٍ۔ وَ۔ مَشْهُوْدٍ۔
اور۔ حاضر ہونے والا۔ اور۔ جو حاضر کیا جائے۔

۴۔ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝
غارت ہوئے خندقوں والے۔

قُتِلَ۔ اَصْحٰبُ۔ اَلْ۔ اُخْدُوْدِ۔
غارت ہوئے۔ والے۔ ۔ ۔ خندقوں۔

۵۔ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝
بہت ایندھن کی آگ والے۔

اَلْ۔ نَارِ۔ ذَاتِ۔ اَلْ۔ وَقُوْدِ۔
۔ ۔ آگ۔ والی۔ ۔ ۔ ایندھن۔

۶۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝
جب وہ ان پر بیٹھے تھے۔

اِذْ۔ هُمْ۔ عَلٰى۔ هَا۔ قُعُوْدٌ۔
جب۔ وہ۔ پر۔ ان۔ بیٹھے تھے۔

۷۔ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝
اور وہ جو کچھ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے۔

وَ۔ هُمْ۔ عَلٰى۔ مَا۔ يَفْعَلُوْنَ۔ بِ۔ اَلْ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ شُهُوْدٌ۔
اور۔ وہ۔ پر۔ جو۔ کرتے تھے۔ ساتھ۔ ۔ ۔ مومن (جمع) دیکھ رہے تھے۔

۸۔ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
اور وہ ان سے صرف اس بات کا بدلا لیتے تھے کہ

وَ۔ مَا۔ نَقَمُوْا۔ مِنْهُمْ۔ اِلَّا۔ اَنْ۔ يُؤْمِنُوْا۔
اور۔ نہیں۔ بدلا لیا۔ ان سے۔ مگر۔ اس کا۔ ایمان لائے۔

السجدۃ

لَا يَسْجُدُوْنَ ۩

توسجدہ نہیں کرتے۔

لا۔ يَسْجُدُوْنَ۔

نہیں۔ سجدہ کرتے۔

۲۲۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ۖ

بلکہ کافر اسے جھٹلاتے ہیں۔

بَلْ۔ اَلَّذِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ يُكَذِّبُوْنَ۔

بلکہ۔ جنہوں نے۔ کفرکیا۔ جھٹلاتے ہیں۔

۲۳۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ۖ

اور اللہ خوب جانتا ہے جوکچھ یہ جمع کر رہے ہیں۔

وَ۔ اَللّٰهُ۔ اَعْلَمُ۔ بِمَا۔ يُوْعُوْنَ۔

اور۔ اللہ۔ خوب جاننے والا ہے۔ جوکچھ۔ جمع کرتے ہیں وہ

۲۴۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ۙ

سو ان کو دردناک عذاب کی خبر دیدو۔

فَ۔ بَشِّرْ۔ هُمْ۔ بِ۔ عَذَابٍ۔ اَلِيْمٍ۔

پس۔ خوشخبری سُنا۔ ان کو۔ کی۔ عذاب۔ دردناک۔

۲۵۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

مگر جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے

اِلَّا۔ اَلَّذِيْنَ۔ اٰمَنُوْا۔ وَ۔ عَمِلُوْا۔ اَلصّٰلِحٰتِ

مگر۔ جو لوگ۔ ایمان لائے۔ اور۔ عمل کئے۔ ۔ ۔ اچھے۔

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ؑ

ان کے لئے ایسا اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں

ع ۹ ۲۵

لَ۔ هُمْ۔ اَجْرٌ۔ غَيْرُ۔ مَمْنُوْنٍ۔

ان کے لئے۔ اجر۔ نہ۔ ختم ہونے والا۔

اللہ تعالےٰ چند مظاہر قدرت مثلاً شام کی سرخی۔ رات کے اندھیرے میں تمام مخلوق کے اپنے مسکنوں میں سمٹنے کی کیفیت اور چودھویں رات کے چاند کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ انسان ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچتا رہے گا۔ اسے پیدائش۔ نشوونما۔ تہذیب و تمدّن۔ عروج وزوال۔ موت۔ برزخ اور حشر کی کئی حالتوں سے انفرادی طور پر اور من حیث الجماعت درجہ بدرجہ چڑھنا اور اپنے اعمال کے مطابق منزلیں طے کرنا ہوگا۔ بلند درجے حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ انسان ایمان لائے اور قرآن کریم کے حکموں کے آگے سرِتسلیم خم کردے۔ مگر بہت سے سرکش لوگ اطاعت کی بجائے اُلٹے قرآن کو جھٹلانا ہی شروع کر دیتے ہیں یہ جو کمائی کر رہے ہیں۔ اس کی اللہ کو خوب خبر ہے۔ ایسے لوگوں کو اے پیغمبرؐ دردناک عذاب کی خبر دیدیں۔ ہاں جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے احکام خداوندی کے مطابق عمل بھی اچھے کئے تو ان کے اجر کا تو پوچھنا ہی کیا۔ وہ تو ختم ہونے میں ہی نہیں آئے گا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

یہ سورت مکّی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حق پرستوں پر سرکش انسانوں کی طرف سے ظلم کئے جائیں گے۔ مگر

وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

مومن عورتوں کو تکلیف دی پھر توبہ نہ کی۔ تو

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ

ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل بھی کئے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَ - اَلْ - مُؤْمِنَاتِ - ثُمَّ - لَمْ - يَتُوْبُوْا - فَ - لَ - هُمْ

اور - - مومن عورتیں - پھر - نہیں - توبہ کی - پس - لئے - ان کے -

عَذَابُ - جَهَنَّمَ - وَ - لَ - هُمْ - عَذَابُ - اَلْ - حَرِيْقِ

عذاب - جہنم - اور - لئے - ان کے - عذاب - - - جلنے کا -

اِنَّ - اَلَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - وَ - عَمِلُوْا - اَلْ - صٰلِحٰتِ -

بیشک - جو لوگ - ایمان لائے - اور - عمل کئے - - - اچھے -

لَ - هُمْ - جَنّٰتٌ - تَجْرِيْ - مِنْ - تَحْتِ - هَا - اَلْ - اَنْهٰرُ

لئے - ان کے - باغات - جاری ہیں - سے - نیچے - ان کے - - - نہریں -

ذٰلِكَ - اَلْ - فَوْزُ - اَلْ - كَبِيْرُ -

یہ - - - کامیابی - - - بڑی -

جن ظالموں نے مومنوں کو تکلیفیں دیں۔ اور پھر توبہ بھی نہ کی تو ان کو دوزخ کی آگ میں جلنے کا سخت عذاب ملے گا۔ اس وعید میں ایک بڑی بشارت کا بھی اشارہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت کی وسعت کو دیکھو کہ جن ظالموں نے اس کے پیارے بندوں کو ایسے عذاب پہنچائے انہیں بھی وہ توبہ کرنے پر مغفرت اور بخشش کی امید دلاتا ہے۔ یعنی یہ سخت سزا صرف انہی کو ملے گی جو توبہ کئے بغیر مر جائیں گے۔ سبحان اللہ! اللہ کی رحمت کا کیا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی نیک کئے۔ تو ان کی تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ وہ ایسے باغات میں رہیں گے کہ جن میں نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی۔

صفات الٰہی کا بیان

۱۲۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ

بیشک تمہارے اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۱۳۔ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ

وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔

۱۴۔ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ

اور وہ بڑا بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔

اِنَّ - بَطْشَ - رَبِّ - كَ - لَ - شَدِيْدٌ -

بیشک - پکڑ - رب - تیرا - البتہ - بہت سخت

اِنَّ - هٗ - هُوَ - يُبْدِئُ - وَ - يُعِيْدُ -

بیشک - وہ - وہی - پہلے پیدا کرتا ہے - اور - دوبارہ زندہ کرتا ہے -

وَ - هُوَ - اَلْ - غَفُوْرُ - اَلْ - وَدُوْدُ -

اور - وہ - - - بخشنے والا - - - محبت کرنے والا -

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

وہ ایسے اللہ پر ایمان لاتے تھے جو زبردست اور تعریف کے لائق ہے۔

بِ - اَللّٰهِ - اَلْ - عَزِيْزِ - اَلْ - حَمِيْدِ -

ساتھ - اللہ - - - زبردست - - - تعریف کے لائق -

۹- اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمانوں اور زمین میں اسی کی بادشاہی ہے

اَلَّذِیْ - لَ - هٗ - مُلْكُ - اَلْ - سَمٰوٰتِ - وَ - اَلْ - اَرْضِ

وہ - لئے - اس کے - بادشاہی - - آسمانوں - اور - - زمین -

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝

اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

وَ - اللّٰهُ - عَلٰى - كُلِّ - شَیْءٍ - شَهِيْدٌ -

اور - اللہ - پر - ہر - چیز - حاضر ہونے والا - خبردار

ان آیات میں ان مظالم کا ذکر ہے۔ جو سرکش انسان اہلِ حق پر کرتے رہے ہیں۔ اور اہلِ حق اللہ کی راہ میں برداشت کرتے رہے ہیں۔ مومنوں کو آگ کی بھٹیوں میں ڈالے جانے کی کئی روایات ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نمرود کے حکم سے آگ کی بھٹی میں ڈالے گئے۔ زمانہ وسطیٰ میں بہت عیسائی یورپ میں کھمبوں سے باندھ کر آگ میں جلائے گئے۔ یمن کے آخری حمیری بادشاہ ذونواس نے جو مذہب کا یہودی تھا۔ نجران کے عیسائیوں کو مرتد کرنا چاہا۔ اور جو مرد مومن اپنے دین سے نہیں پھرتے تھے۔ ان کو وہ آگ سے بھری ہوئی خندقوں میں ڈال کر جلا دیتا تھا۔ وہ اور اس کی قوم ان کے جلنے کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ مشرکین قریش نے بھی مسلمانوں پر اس سے کم مظالم نہیں ڈھائے۔ اللہ تعالیٰ تاروں بھرے آسمان۔ روز قیامت۔ اور ان کی جو قیامت کے روز گواہی دیں گے۔ مثلاً پیغمبر اور فرشتے اور ان کی جن کے خلاف گواہی دی جائے گی (یعنی گنہگار یا اعمال نامہ) کی طرف توجہ دلا کر ...... ان لوگوں کی بابت جو حق پرستوں پر ظلم کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہ ضرور غارت ہوں گے۔ یہ لوگ مومنوں کے ساتھ صرف اس لئے بیر رکھتے ہیں۔ کہ وہ ایسے خدا پر کیوں ایمان لائے ہیں جو زبردست، بڑی صفتوں والا، زمین اور آسمان کا بادشاہ اور ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے مومنوں کے خلاف کفار کی یہ دشمنی روزِ ازل سے چلی آتی ہے اور قیامت تک بدستور رہے گی۔ کیونکہ انہیں صرف اس بات کی ضد ہے کہ مسلمان ان کے جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر کیوں ایک خدائے واحد کے پرستار ہیں۔ افسوس ہے کہ آج کل مسلمان اس حقیقت کو دیدہ دانستہ بھولے جا رہے ہیں۔

اعمال کا نتیجہ

۱۰- اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ

بے شک جنہوں نے مومن مردوں اور

اِنَّ - اَلَّذِیْنَ - فَتَنُوْا - اَلْ - مُؤْمِنِيْنَ -

بیشک - وہ جنہوں نے - تکلیف دی - - - مومن مردوں -

اس کے مادی۔ اخلاقی اور دماغی وسائل نہایت وسیع تھے۔ ثمود کی قوم اپنے زمانہ میں مادی تہذیب اور عالی شان مکانات کی تعمیر کے لئے بہت مشہور تھی۔ مگر جب انہوں نے حق کی مخالفت کی اور خدا کے پیغمبروں سے سرکشی اختیار کی تو تباہ ہو گئے۔ ان کی طاقت اور ہر قسم کے ذرائع قانون الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے کچھ کام نہ آئے۔ ان تاریخی واقعات کو جان بوجھ کر بھی منکرین قانون الٰہی کی اطاعت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ قدرت الٰہی کے پنجے میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ دن رات اپنی بے بسی کا تماشا دیکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ قرآن مجید کی تعلیم کو جھٹلاتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ قرآنی احکام اٹل ہیں۔ وہ زمانے کے مٹائے مٹ نہیں سکتے۔ گویا کہ وہ قدرت کی محفوظ تختی پر کندہ کئے ہوئے ہیں۔

سُوْرَةُ الطَّارِق

یہ سورت مکی ہے اس میں انسان کی پیدائش۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قرآنی تعلیم کے ذریعہ انسان کی ہدایت کا بیان فرما کر جتایا گیا ہے کہ ہر ایک انسان کی پوری پوری نگرانی ہو رہی ہے۔ اور اس کا انجام اس کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ کوئی چھل بل کام نہیں آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ۔ اِسْمِ۔ اللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَّحِيْمِ

ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ نہایت رحم والا

ہر ایک انسان پر خدائی عمّال کی نگرانی ہے

۱۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝

قسم ہے آسمان کی اور رات کے وقت آنے والے کی۔

وَ۔ اَلْ۔ سَمَآءِ۔ وَ۔ اَلْ۔ طَارِقِ۔

قسم ہے۔ ۔ آسمان۔ اور۔ ۔ ۔ رات کو آنے والا۔

۲۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝

اور آپ کو معلوم ہے کہ رات کو آنے والی چیز کیا ہے؟

وَ۔ مَا۔ اَدْرٰىكَ۔ مَا۔ اَلْ۔ طَارِقِ۔

اور۔ کیا۔ جانا تو نے۔ کیا۔ ۔ ۔ رات کو آنے والا۔

۳۔ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝

وہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔

اَلْ۔ نَجْمُ۔ اَلْ۔ ثَاقِبُ۔

۔ ۔ تارا۔ ۔ ۔ چمکتا ہوا۔

۴۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝

کوئی جان نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

اِنْ۔ كُلُّ۔ نَفْسٍ۔ لَمَّا۔ عَلَيْهَا۔ حَافِظٌ۔

نہیں۔ ہر ایک۔ جان۔ مگر۔ اس پر۔ نگہبان۔

۱۵- ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ
عرش کا مالک اور بڑی شان والا ہے۔

ذُوْ۔ اَلْ۔ عَرْش۔ اَلْ۔ مَجِيْدُ۔
والا۔ ۔۔ عرش ۔ ۔ بڑی شان والا۔

۱۶- فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۗ
وہ جو چاہے کرڈالتا ہے۔

فَعَّالٌ۔ لِ۔ مَا۔ يُرِيْدُ۔
کرڈالنے والا۔ اس کو۔ جو۔ چاہے۔

اللہ تعالٰے کل کائنات کا خالق ہے۔ ہر ایک شے کو اسی نے اوّل بار پیدا کیا۔ اور اس کے فنا ہو جانے پر دوبارہ بھی زندہ کرسکتا ہے۔ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اگر انسان کو اس کے اعمالِ بد پر پکڑنا چاہے تو اس کی پکڑ بہت ہی سخت ہے۔ اور اگر رحم کرے تو وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

سرکشی کا انجام

۱۷- هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ
کیا تمہیں لشکروں کا کچھ حال معلوم ہوا۔

هَلْ۔ اَتٰى۔ كَ۔ حَدِيْثُ۔ اَلْ۔ جُنُوْدِ۔
کیا۔ آئی۔ تجھے۔ خبر یا حال۔ ۔ ۔ لشکر (جمع)

۱۸- فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ۗ
یعنی فرعون اور ثمود کا۔

فِرْعَوْنَ۔ وَ۔ ثَمُوْدَ۔
فرعون ۔ اور۔ ثمود ۔

۱۹- بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ
بلکہ یہ کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

بَلِ۔ اَلَّذِيْنَ۔ كَفَرُوْا۔ فِيْ۔ تَكْذِيْبٍ۔
بلکہ۔ جن لوگوں نے۔ کفر کیا۔ میں۔ جھٹلانا ۔

۲۰- وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ
اور اللہ ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے

وَ۔ اللّٰهُ۔ مِنْ۔ وَرَاءِ۔ هِمْ۔ مُحِيْطٌ۔
اور۔ اللہ۔ سے۔ گرداگرد۔ ان کے۔ گھیرے ہوئے۔

۲۱- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ
بلکہ یہ بڑی شان والا قرآن ہے۔

بَلْ۔ هُوَ۔ قُرْاٰنٌ۔ مَجِيْدٌ۔
بلکہ۔ وہ ۔ قرآن۔ بڑی شان والا۔

۲۲- فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۧ
جو لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

فِيْ۔ لَوْحٍ۔ مَحْفُوْظٍ۔
میں۔ لوح۔ محفوظ۔

ع

اللہ تعالٰی کی صفتوں کا بیان اوپر پڑھ چکے ہو۔ اب دیکھو کہ ایسے پروردگار سے جنہوں نے سرکشی کی ان کا کیا حال ہوا۔ فرعون ایک عظیم الشّان سلطنت کا بڑا جابر بادشاہ تھا۔ اس کی سلطنت کا نظام نہایت مکمل اور

اورچھپانے کی طاقت ہوگی۔ اور نہ اُسے کسی اور طرف سے مدد مل سکے گی۔

قرآن کی صداقت اور منکرین کی ناکام مخالفت

۱۱۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ

قسم ہے آسمان کی جس سے بارش برستی ہے

وَ ۔ اَلۡ ۔ سَمَاء ۔ ذَاتِ ۔ اَلۡ ۔ رَجۡع ۔

قسم ہے ۔ ۔ آسمان ۔ والے ۔ ۔ بارش ۔

۱۲۔ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ

اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے۔

وَ ۔ اَلۡ ۔ اَرۡضِ ۔ ذَاتِ ۔ اَلۡ ۔ صَدۡعِ ۔

اور ۔ ۔ زمین ۔ والی ۔ ۔ پھٹنے ۔

۱۳۔ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ

بے شک قرآن فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔

اِنَّ ۔ هٗ ۔ لَ ۔ قَوۡلٌ ۔ فَصۡلٌ ۔

بے شک ۔ وہ ۔ البتہ ۔ کلام ۔ فیصلہ کردینے والا ۔

۱۴۔ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ

اور وہ بیہودہ بات نہیں ہے۔

وَ ۔ مَا ۔ هُوَ ۔ بِ ۔ اَلۡ ۔ هَزۡلِ ۔

اور نہیں ۔ وہ ۔ ۔ ۔ ۔ بیہودہ بات ۔

۱۵۔ اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۙ

یقیناً یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں۔

اِنَّ ۔ هُمۡ ۔ يَكِيۡدُوۡنَ ۔ كَيۡدًا ۔

یقیناً ۔ وہ لوگ ۔ تدبیر کرتے ہیں ۔ تدبیر ۔

۱۶۔ وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ۚ ۖ

اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں

وَ ۔ اَكِيۡدُ ۔ كَيۡدًا ۔

اور ۔ میں تدبیر کرتا ہوں ۔ تدبیر ۔

۱۷۔ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ۟

تو اے پیغمبر تم کافروں کو تھوڑی مہلت دو۔

فَ ۔ مَهِّلۡ ۔ اَلۡ ۔ كٰفِرِيۡنَ ۔ اَمۡهِلۡ ۔ هُمۡ ۔ رُوَيۡدًا

بس ۔ مہلت دیتا رہ ۔ ۔ کافر (جمع) مہلت دے ۔ ان کو ۔ تھوڑی ۔

ع ۱

قرآن کی صداقت میں کسی کو شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یقیناً قرآن مجید حق و باطل میں فیصلہ کردینے والا کلام ہے۔ یہ محض بے بنیاد باتیں نہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ مادی دنیا میں آسمان سے بارش ہوتی ہے۔ تو سنگلاخ زمین کو پھاڑ کر سبزہ اُگ آتا ہے۔ تو کیا روحانی دنیا میں خدا تعالیٰ کا ایسا انتظام قابل تعجب ہے۔ کہ وہ کلام الٰہی کے ذریعہ اپنی رحمت اور ہدایت کی بارش کر کے پتھر جیسے سخت دلوں میں نیکی کا بیج اگادے۔ مگر باوجود سچائی ظاہر ہو جانے کے منکرین حق کو شکست دینے کی تدبیریں کرتے رہتے ہیں۔ اے پیغمبرؐ آپ ان کی مخالفت سے نہ گھبرائیں۔ ذرا ٹھہریے ہم نے بھی ان کی ناکامی کی تدبیر کر رکھی ہے۔ قریش مکہ نے اسلام کی مخالفت میں کیا کیا تدبیریں نہ کیں مگر وہ سب ناکام رہیں۔ اور آئندہ بھی جو قوم ایسا کرے گی۔

اللہ تعالیٰ آسمان اور رات کے وقت آسمان پر نمودار ہونے والے روشن تارے کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یاد رکھو ہر ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے جو اس کے عملوں کو لکھتا رہتا ہے۔ یہ حقیقت بھی ایسی ہی ثابت ہے کہ جیسے آسمان پر اندھیری رات میں روشنی کرنے کے لئے روشن ستارے اللہ کے حکم سے جمے کھڑے ہیں۔ اور رات کا اندھیرا ہوتے ہی چمک اُٹھتے ہیں۔

انسان کی پہلی اور دوسری زندگی

۵۔ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝

پس انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔

فَ۔ لِ۔ يَنظُرِ۔ الْ۔ إِنسَانُ۔ مِمَّ۔ خُلِقَ

پس۔ چاہئے۔ نظر کرے۔ ۔۔ انسان۔ کس سے۔ وہ پیدا ہوا ہے۔

۶۔ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ۝

اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے۔

خُلِقَ۔ مِنْ۔ مَاءٍ۔ دَافِقٍ۔

وہ پیدا ہوا ہے۔ سے۔ پانی۔ اُچھلتے ہوئے۔

۷۔ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝

جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

يَخْرُجُ۔ مِنْ۔ بَيْنِ۔ الْ۔ صُلْبِ۔ وَ۔ الْ۔ تَرَائِبِ۔

نکلتا ہے۔ سے۔ درمیان۔ ۔۔ پیٹھ۔ اور۔ ۔۔ سینہ۔

۸۔ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝

بے شک خدا اسے پھر لانے (یعنی زندہ کرنے) پر قادر ہے۔

إِنَّ۔ هُ۔ عَلَىٰ۔ رَجْعِ۔ هِ۔ لَ۔ قَادِرٌ۔

بے شک۔ وہ۔ پر۔ پھیر لانا۔ اس کے۔ البتہ۔ قادر۔

۹۔ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝

جس دن بھید ظاہر ہو جائیں گے۔

يَوْمَ۔ تُبْلَىٰ۔ الْ۔ سَرَائِرُ۔

جس دن۔ ظاہر کئے جائیں گے۔ ۔۔ بھید۔ (جمع)

۱۰۔ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝

تو انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا۔

فَ۔ مَا۔ لَهُ۔ مِنْ۔ قُوَّةٍ۔ وَ۔ لَا۔ نَاصِرٍ۔

پس۔ نہ ہو۔ اس کو۔ کچھ۔ قوت۔ اور۔ نہ۔ مددگار۔

انسان کی پیدائش پر غور کرو۔ جسم انسانی کے رقیق جوہر کی ایک بوند اس کا بیج ہے۔ بلکہ اس کا ایسا خفیف حصہ جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آسکتا۔ ایسی بے مقدار چیز میں اللہ تعالیٰ والدین کی شکل وصورت۔ رنگ وروپ۔ قدوقامت۔ عادات واخلاق۔ علم وفہم سب بچے میں منتقل کر دیتا ہے۔ اس علم کے بعد کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ایک دفعہ پھر انسان کو وجود میں لے آئے۔ اور اس نئی دنیا میں اس کی پہلی زندگی کے تمام اعمال حتیٰ کہ اس کے خیالات۔ نیت اور پوشیدہ بھید سب منعکس ہو جائیں۔ اور پھر ان کا اندازہ دنیا کے غلط پیمانوں سے نہیں بلکہ حق کی میزان سے کیا جائے۔ اس وقت انسان کو نہ تو خود اپنے افعال سے مکرنے

وہ پختگی اور تکمیل کے بعد آخر سیاہ کوڑا ہو کر نابود ہوگا۔ تاکہ ایک دوسری دنیا میں انسان اپنی سابقہ پختگی اور تکمیل کے مطابق ایک نئی زندگی شروع کرے۔

قرآنی تبلیغ

۶۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ○

ہم آپکو ابھی (قرآن) پڑھائیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے

سَ۔ نُقْرِئُ۔ كَ۔ فَ۔ لَا۔ تَنسَىٰ۔

ابھی۔ ہم پڑھائیں گے۔ تجھ کو۔ پس۔ نہیں۔ بھولے گا تو۔

۷۔ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ○

مگر جو خدا چاہے۔ وہ ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور پوشیدہ کو بھی۔

إِلَّا۔ مَا۔ شَآءَ۔ ٱللَّهُ۔ إِنَّ۔ هُ۔ يَعْلَمُ۔

مگر۔ جو۔ چاہا۔ اللہ۔ یقیناً۔ وہ۔ جانتا ہے۔

ٱلْ۔ جَهْرَ۔ وَ۔ مَا۔ يَخْفَىٰ۔

۔۔ ظاہر۔ اور۔ جو کچھ۔ پوشیدہ ہے۔

۸۔ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ○

ہم آپ کو آسان طریقہ کی سہولت دیں گے۔

وَ۔ نُيَسِّرُ۔ كَ۔ لِ۔ ٱلْ۔ يُسْرَىٰ۔

اور ہم سہولت دیں گے۔ تجھ کو۔ تک۔ ۔۔ آسان طریقہ۔

۹۔ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكْرَىٰ ○

سو آپ سمجھاتے رہئے اگر سمجھانا نفع دے۔

فَ۔ ذَكِّرْ۔ إِنْ۔ نَفَعَتْ۔ ٱلْ۔ ذِكْرَىٰ۔

پس۔ سمجھاتا رہ۔ اگر۔ نفع دے۔ ۔۔ سمجھانا۔

۱۰۔ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ○

جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ سمجھ جائے گا۔

سَ۔ يَذَّكَّرُ۔ مَنْ۔ يَخْشَىٰ۔

اب۔ سمجھ جائے گا۔ جو۔ ڈرتا ہے۔

انسان کو زندگی کا صحیح راستہ دکھانے کے لئے اے پیغمبر ہم نے قرآن نازل کیا اور آپ کو اس کی تبلیغ پر مقرر کیا ہے۔ سو اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگرچہ آپ بالکل ان پڑھ ہیں۔ مگر ہم جتنا قرآن نازل کرتے جائیں گے وہ آپ کو یاد کرا دیا کریں گے۔ اور آپ اسے نہیں بھولیں گے۔ دین حق تو ہمیشہ کے لئے ایک ہی ہے۔ مگر شریعت کی کوئی بات مصلحت موقع کے مطابق اگر ہم مناسب سمجھیں گے تو بھلا بھی دیں گے۔ کیونکہ ہم ہر ظاہر اور مخفی بات کو جانتے ہیں۔ اور ہر ایک بات کی مصلحت سے واقف ہیں۔ قرآن کی تعلیم بالکل سادہ اور آسان ہے۔ اس کا سمجھنا بھی آسان ہے اور اس پر عمل کرنا بھی آسان ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو سمجھاتے رہیں۔ آپ کا بس اتنا ہی فرض ہے جس کے دل میں میرا خوف ہوگا وہ سمجھ جائیگا اور اس سے فائدہ اُٹھائیگا۔ قرآن کے نہ بھولنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے ایسا انتظام فرما دیا ہے کہ جو دنیا کی کسی

اس کا دہی انجام ہوگا۔

سُورَۃُ الاَعلیٰ

یہ سورت ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ خداوند کریم نے انسان کو ترقی مدارج کی اہلیت بخش کر وحی الٰہی سے اس کی ہدایت کا ایسا سامان کر دیا ہے جس سے وہ کامیابی کا بلند ترین درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ رسول کریمؐ کو یہ سورت نہایت مرغوب و محبوب تھی۔ نماز وتر اور جمعہ میں اس کو پڑھا کرتے تھے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کی تسبیح اسی حکم کے مطابق داخل کی گئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ۔ اسۡمِ۔ اللّٰہِ۔ اَلۡ۔ رَحۡمٰنِ۔ اَلۡ۔ رَحِیۡمِ
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

لائق ستائش اللہ کی ذات ہے

۱۔ سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ
اے پیغمبر اپنے سب سے اونچے رب کے نام کی تسبیح کرو۔

سَبِّحِ۔ اِسۡمَ۔ رَبِّ۔ کَ۔ اَلۡ۔ اَعۡلٰی۔
تسبیح کرو۔ نام۔ رب۔ اپنے۔ ۔ ۔ سب سے اونچا۔

۲۔ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ
جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور اسے ٹھیک بنایا۔

اَلَّذِیۡ۔ خَلَقَ۔ فَ۔ سَوّٰی۔
جس نے۔ پیدا کیا۔ پس۔ درست کیا۔

۳۔ وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ
اور جس نے ہر کا اندازہ ٹھہرایا اور پھر رستہ بتایا۔

وَ۔ اَلَّذِیۡ۔ قَدَّرَ۔ فَ۔ هَدٰی۔
اور۔ جس نے۔ اندازہ کیا۔ پس۔ راہ بتائی۔

۴۔ وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۙ
اور جس نے چارہ اگایا

وَ۔ اَلَّذِیۡ۔ اَخۡرَجَ۔ اَلۡ۔ مَرۡعٰی۔
اور۔ جس نے۔ نکالا۔ ۔ ۔ چارا۔

۵۔ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ
پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

فَ۔ جَعَلَ۔ هٗ۔ غُثَآءً۔ اَحۡوٰی۔
پھر۔ کر ڈالا۔ اس کو۔ خشک۔ سیاہ۔

اے پیغمبر آپ اور آپ کی پیروی میں کل مومن اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں۔ وہ رب ایسا ہے کہ جس نے تم سب کو پیدا کیا اور تمہاری ضروریات اور حالات گرد و پیش کے مطابق تمہارے جسمانی اور دماغی قوا بنائے اور پھر تمام نظام کائنات کو ایک قانون کے ماتحت کر کے ان قوانین سے تمہیں آگاہ کیا۔ تاکہ بلند ترین انسانی مدارج تک پہنچ سکو۔ مگر یہ بھی جان لو کہ اس دنیا کا قانون یہ بھی ہے کہ جو سبزہ اگتا ہے

۱۸۔ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝
یقیناً یہ بات پہلی کتابوں میں بھی لکھی ہے

اِنَّ ۔ هٰذَا ۔ لَ ۔ فِیْ ۔ اَلْ ۔ صُحُف ۔ اَلْ ۔ اُوْلٰی ۔
یقیناً ۔ یہ ۔ البتہ ۔ میں ۔ ۔ کتابیں ۔ ۔ ۔ پہلی ۔

۱۹۔ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝
(مثلاً) ابراہیم اور موسےٰ کی کتابوں میں۔

صُحُفِ ۔ اِبْرٰهِیْمَ ۔ وَ ۔ مُوْسٰی ۔
کتابیں ۔ ابراہیم ۔ اور ۔ موسےٰ ۔

ع ۱ / ۱۹ / ۱۲

جب یہ بخوبی واضح ہوگیا ہے کہ اس دنیا کی زندگی انسان کی دوسری مستقل زندگی کے لئے (APPREN-TICESHIP) امیدواری کا زمانہ ہے۔ اور انسان جس درجہ کے لائق اپنے آپ کو تیار کرلے گا وہ دوسری زندگی میں اسی درجہ میں رکھا جائیگا۔ پھر بھی بہت لوگ اس دنیا کی کامیابی کو ہی انسانی زندگی کا معیار سمجھتے ہیں حکومت۔ مال وزر۔ طاقت واقتدار۔ علوم وفنون۔ تہذیب وتمدن بذاتہٖ ناپائدار چیزیں ہیں ۔ البتہ ان سے کام لے کر آئندہ زندگی کے لئے اچھا سامان پیدا کیا جائے تو وہ بدرجہا بہتر اور پائدار چیز ہے۔ یہ تعلیم صرف قرآن ہی کی نہیں ہے۔ پہلے پیغمبروں مثلاً حضرت ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں کا بھی یہی مضمون ہے۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

یہ سورت مکی ہے۔ اور اس میں اسی سلسلہ کی دوسری سورتوں کی طرح قیامت کے دن کی کیفیت اور نیک وبد اعمال کے نتائج کا بیان کرکے انسان کو راہ حق کی دعوت دی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰه ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِیْم
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا

قیامت کے دن منکروں کی نامرادی

۱۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝
کیا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنے قیامت) کی کچھ خبر پہنچی ہے۔

هَلْ ۔ اَتٰی ۔ كَ ۔ حَدِیْثُ ۔ اَلْ ۔ غَاشِیَة
کیا ۔ آئی ۔ تیرے پاس ۔ خبر ۔ ۔ ۔ ڈھانپ لینے والی ۔

۲۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝
بہت سے چہرے اس روز ذلیل وخوار

وُجُوْهٌ ۔ یَوْمَئِذٍ ۔ خَاشِعَةٌ ۔
چہرے ۔ اس روز ۔ ذلیل وخوار ۔

۳۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝
مصیبت کے مارے تھکے ماندے ہوں گے۔

عَامِلَةٌ ۔ نَاصِبَةٌ ۔
مصیبت جھیلنے والے ۔ تھکنے والے ۔

الہامی یا غیر الہامی کتاب کو نصیب نہیں ہوا۔

منکر و مومن کا انجام

۱۱۔ وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ

اور جو بدبخت ہے وہ اس سے پہلو تہی کرے گا۔

وَ۔ یَتَجَنَّبُ۔ هَا۔ اَلْ۔ اَشْقٰی۔

اور۔ پہلو تہی کریگا۔ اس سے۔ ۔۔ بدبخت۔

۱۲۔ الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ

جو بہت بڑی آگ میں داخل ہوگا۔

اَلَّذِیْ۔ یَصْلٰی۔ اَلْ۔ نَارَ۔ اَلْ۔ کُبْرٰی۔

جو۔ داخل ہوگا۔ ۔۔ آگ۔ ۔۔ بہت بڑی۔

۱۳۔ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰی ؕ

پھر وہ اس میں نہ مرہی جائیگا اور نہ جئے گا۔

ثُمَّ۔ لَا۔ یَمُوْتُ۔ فِیْ۔ هَا۔ وَ۔ لَا۔ یَحْیٰی۔

پھر۔ نہیں۔ مرے گا۔ میں۔ اس۔ اور۔ نہ۔ جئے گا۔

۱۴۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ

جو شخص پاک ہوا یقیناً وہ مراد کو پہنچ گیا۔

قَدْ۔ اَفْلَحَ۔ مَنْ۔ تَزَکّٰی۔

تحقیق۔ مراد کو پہنچا۔ جو۔ پاک ہوا۔

۱۵۔ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ

اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

وَ۔ ذَکَرَ۔ اِسْمَ۔ رَبِّ۔ هٖ۔ فَ۔ صَلّٰی۔

اور۔ اس نے یاد کیا۔ نام۔ رب۔ اپنے۔ پس۔ نماز پڑھی۔

جو شخص قرآن کے بتائے ہوئے رستے کو چھوڑ کر اور رستے اختیار کرے گا وہ بدبخت اپنے اعمال کے نتائج بد کی ابدی سزا میں عذاب کی آگ میں ڈالا جائیگا جہاں اس کا یہ حال ہوگا کہ نہ تو اس میں جینا قابل برداشت ہوگا اور نہ موت ہی آئے گی کہ اس سے چھٹکارا ہو۔ یہ اس بدبخت انسان کی کیسی خوفناک تصویر ہے جس نے اپنی غفلت اور سرکشی کے باعث اپنی آیندہ مستقل زندگی کو خراب کرلیا۔ اس کے مقابلہ میں جس شخص نے حق قبول کر کے اپنے عقائد اور اخلاق کو پاکیزہ کرلیا۔ اور اپنے تمام افعال میں اللہ کو یاد رکھا اور شریعت کے مطابق نماز پڑھتا رہا وہ بڑی مراد کو پہنچ گیا۔

زندگی کا غلط نظریہ

۱۶۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۖ

بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

بَلْ۔ تُؤْثِرُوْنَ۔ اَلْ۔ حَیٰوةَ۔ اَلْ۔ دُنْیَا۔

بلکہ۔ ترجیح دیتے ہو تم۔ ۔۔ زندگی۔ ۔۔ دنیا۔

۱۷۔ وَ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ

حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائدار ہے۔

وَ۔ اَلْ۔ اٰخِرَةُ۔ خَیْرٌ۔ وَ۔ اَبْقٰی۔

اور۔ ۔۔ آخرت۔ بہتر۔ اور۔ پائدار۔

وقف لازم

۱۲- فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝
اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے۔

فِیْ - هَا - عَيْنٌ - جَارِيَةٌ -
میں - اس - چشمہ - بہتا ہوا -

۱۳- فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝
اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔

فِیْ - هَا - سُرُرٌ - مَرْفُوعَةٌ -
میں - اس - تخت (جمع) - اونچے -

۱۴- وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝
آبخورے (قرینے سے) چنے ہوئے۔

وَ - اَكْوَابٌ - مَوْضُوعَةٌ -
اور - آبخورے - چنے ہوئے -

۱۵- وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝
اور گاؤ تکیے برابر لگے ہوئے۔

وَ - نَمَارِقُ - مَصْفُوفَةٌ -
اور - گاؤ تکیے - برابر لگے ہوئے -

۱۶- وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝
اور قالینیں بچھی ہوئیں۔

وَ - زَرَابِيُّ - مَبْثُوثَةٌ -
اور - قالین (جمع) - بچھی ہوئی -

جس طرح امتحان میں اعلیٰ کامیابی کی خبر سُن کر ایک طالب علم کے چہرے پر مسرت کا نور چمکنے لگتا ہے اسی طرح خدا کے نیک بندے۔ پاک سرشت اور نیکوکار لوگ اپنی دنیوی زندگی کی کامیابی کا اعلان خدا کے دربار سے سن کر بے حد شاد و فرحاں ہوں گے۔ ان کے چہروں پر خاص تازگی اور رونق ہوگی۔ اپنی نیک کوششوں کا بہترین ثمرہ دیکھ کر ان کے دل اطمینان و راحت سے لبریز ہوں گے۔ کامیابی کا پروانہ حاصل کر کے یہ حضرات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں مقیم ہوں گے۔ جہاں رنج و غم کا بالکل گذر نہیں۔ جو شور و شغب اور بیہودہ گفتگو سے بالکل پاک ہے۔ یہاں آرام کے سارے اسباب مہیا ہیں۔ آج دنیا پرست زینت۔ آرائش اور راحت و آسائش کے جن چند روزہ سامانوں کے لئے شب و روز فکر و اندوہ میں مبتلا اور مشقت و کوفت میں گرفتار ہیں ایک جنتی کو اپنے اعمالِ نیک کے بدلے ان سے ہزار گنا زیادہ ساز و سامان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مل جائیگا۔

مخلوق کو دیکھ کر خالق کا تصوّر

۱۷- اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاِبِلِ
تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے

اَ - فَ - لَا - يَنْظُرُونَ - اِلٰى - اَلْ - اِبِلِ -
کیا - پھر - نہیں - نظر کرتے - طرف - - - اونٹ -

كَيْفَ خُلِقَتْ ۝
کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔

كَيْفَ - خُلِقَتْ -
کیسے - پیدا کیا گیا ہے -

۴۔ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ
دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

تَصْلٰى ۔ نَارًا ۔ حَامِيَةً ۔
داخل ہونگے ۔ آگ ۔ دہکنے والی ۔

۵۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۙ
ان کو ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا۔

تُسْقٰى ۔ مِنْ ۔ عَيْنٍ ۔ اٰنِيَةٍ ۔
پلائے جائینگے ۔ سے ۔ ایک چشمہ ۔ کھولتے ہوئے ۔

۶۔ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ
ان کے لئے ایک خاردار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ہوگا۔

لَيْسَ ۔ لَ ۔ هُمْ ۔ طَعَامٌ ۔ اِلَّا ۔ مِنْ ۔ ضَرِيْعٍ ۔
نہیں ۔ لئے ۔ ان کے ۔ کھانا ۔ مگر ۔ سے ۔ ایک کانٹے والی گھاس

۷۔ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۙ
جس سے نہ جسم موٹا ہو اور نہ بھوک ہی دور ہو۔

لَا ۔ يُسْمِنُ ۔ وَ ۔ لَا ۔ يُغْنِيْ ۔ مِنْ ۔ جُوْعٍ ۔
نہ ۔ موٹا کرے گی ۔ اور ۔ نہ ۔ کام آئے گی ۔ سے ۔ بھوک ۔

اس چند روزہ زندگی میں سچائی کو جھٹلانے والے اور خدا کی نافرمانی کرنے والے کتنے ہی آرام اور عزت میں اپنی زندگی بسر کریں مگر خدائی فیصلے کے بعد وہ قیامت کے روز ذلیل وخوار ہوں گے۔ اور دنیادی عیش و رحت کی جگہ دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ آج معمولی عزت پاکر اور جسمانی لذتوں میں پھنس کو خدا سے غافل اور سرکشی وظلم میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر اس غفلت وسرکشی کی پاداش میں ہر قسم کی راحتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم کردئے جائیں گے۔

اور فرمانبرداروں کی کامیابی

۸۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ
بہت سے چہرے اس روز تروتازہ۔

وُجُوْهٌ ۔ يَوْمَئِذٍ ۔ نَاعِمَةٌ ۔
چہرے ۔ اس دن ۔ تروتازہ ۔

۹۔ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ
اپنے عملوں کی بدولت خوش۔ خوش۔

لِ ۔ سَعْيِ ۔ هَا ۔ رَاضِيَةٌ ۔
پر ۔ کوشش ۔ اپنی ۔ خوش ۔

۱۰۔ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ
بہشت بریں میں ہوں گے۔

فِيْ ۔ جَنَّةٍ ۔ عَالِيَةٍ ۔
میں ۔ باغ ۔ اونچے ۔

۱۱۔ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۙ
وہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔

لَا ۔ تَسْمَعُ ۔ فِيْ ۔ هَا ۔ لَاغِيَةً ۔
نہیں ۔ سنینگے ۔ میں ۔ اس ۔ بیہودہ بات ۔

۲۵- اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ
بیشک ان کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے

اِنَّ - اِلٰی - نَا - اِیَابَ - هُمْ -
بے شک - طرف - ہماری - پھر آنا - اُن کا -

۲۶- ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۧ
پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب ہے۔

ثُمَّ - اِنَّ - عَلٰی - نَا - حِسَابَ - هُمْ -
پھر - بیشک - پر - ہم - حساب - ان کا -

ع ۲۶ ۱ ۱۳

منکرین حق اپنی گمراہیوں پر مضبوطی سے جمے ہوتے تھے۔ آں حضرت کی ہر قسم کی کوششوں اور خدا کی بے شمار نشانیوں اور حجتوں کے باوجود سچائی قبول نہ کرتے تھے۔ اس حالت میں بھی خدا نے اپنے رسول کو یہی حکم فرمایا کہ آپ تبلیغ میں برابر لگے رہیں کیونکہ آپ کا فرض پیغام الٰہی کا پہنچا دینا ہی ہے۔ گمراہ سیدھے راستہ پر آئیں یا نہ آئیں اس کی ذمہ واری آپ پر نہیں۔ جس خدا کے حکموں کو آج یہ لوگ جھٹلاتے ہیں آخر کار اسی کے سامنے ان کو پیش ہونا ہے۔ اور وہ ان کے اعمال کا حساب لے کر ان کی بدکاریوں کے باعث انہیں سخت عذاب کی سزا دے گا۔ اس آیت سے ہمارے مبلغوں کو بہت بڑا سبق حاصل کرنا چاہئے۔ جب مصلح عالم۔ مبلغ اعظم رسول اکرم ؐ کو بلا لحاظ نتائج عمر بھر تبلیغ میں لگے رہنے کا حکم دیا گیا ہے تو آنحضرت کے ایک اُمتی کے لئے کیسے جائز ہے کہ قوم کی تہی اور بے راہ روی سے مایوس ہو کر تبلیغ حق بند کر دے۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس سورت میں دن کے آغاز۔ رات کی رخصت اور خاص خاص راتوں اور اوقات کی مختلف حالتوں کی طرف اشارہ کر کے اور قوم عاد و ثمود اور فرعون کا عبرتناک انجام بیان کر کے انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ زندگی کی فرصت کو غنیمت سمجھ کر نیکیاں جمع کرے۔ اس کو بیکار یا برے کاموں میں نہ گنوائے۔ کیونکہ نیکی کا نتیجہ دائمی راحت و کامیابی ہے اور بدی کا نتیجہ دائمی نامرادی اور خسران۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰه - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِیْمِ -
ساتھ - نام - اللہ - ۔ - بڑا مہربان - ۔ - نہایت رحم والا

عقلمند کی ہدایت کے لئے قدرتی نشانیاں کافی ہیں

۱- وَالْفَجْرِ ۙ
فجر کے وقت کی قسم۔

وَ - اَلْ - فَجْرِ -
قسم ہے - ۔ - فجر کی -

۱۸- وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وقف

اور آسمان کو کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے۔

وَ - اِلٰی - اَلْ - سَمَآءِ - کَیْفَ - رُفِعَتْ -

اور - طرف - ۔ - آسمان - کیسے - بلند کیا گیا۔

۱۹- وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وقف

اور پہاڑوں کو کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں۔

وَ - اِلٰی - اَلْ - جِبَالِ - کَیْفَ - نُصِبَتْ -

اور - طرف - ۔ - پہاڑوں - کیسے - کھڑے کئے گئے۔

۲۰- وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝

اور زمین کو کہ کس طرح بچھائی گئی۔

وَ - اِلٰی - اَلْ - اَرْضِ - کَیْفَ - سُطِحَتْ -

اور - طرف - ۔۔ - زمین - کیسی - بچھائی گئی۔

قیامت اور خدائی فیصلہ کے منکر وہی لوگ ہیں جنہیں خدا کی عظیم الشان قدرت و حکمت سے آگاہی نہیں۔ جو لوگ خدا کی ذات و صفات کی تھوڑی سی بھی معرفت رکھتے ہیں وہ عقیدۂ جزا و سزا اور جنت دوزخ کے منکر ہرگز نہیں ہو سکتے۔ پس ہر انسان کی سعادت اسی میں مضمر ہے کہ خدا کی معرفت حاصل کرے۔ اور اس کا بہترین ذریعہ اپنی گرد و پیش کی چیزوں پر غور و فکر ہے۔ ایک عرب جب سفر پر روانہ ہوتا تو ساتھ اونٹ ہوتا اور اردگرد پہاڑوں کا سلسلہ پاؤں تلے صحرا کی زمین اور سر پر نیلگون آسمان۔ اس لئے خدا نے چاروں کی خلقت۔ ان کے فوائد۔ ان کے عجیب و غریب حالات اور ان کے حیرت انگیز نظام پر غور کرنے کی دعوت دی۔ جو شخص ان پر غور کریگا بے اختیار پکار اُٹھے گا۔ کہ بے شک خدا قیامت قائم کرنے پر قادر ہے اور بلاشبہ اس کی حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان کے لئے اُس کے عمل کی روحانی و جسمانی جزا و سزا ضروری ہے۔

تبلیغ حق اور منکروں کا انجام

۲۱- فَذَكِّرْ ۗ وقف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝

سو آپ نصیحت کرتے رہو۔ آپ تو بس صرف نصیحت کرنیوالے ہیں

فَ - ذَکِّرْ - اِنَّمَا - اَنْتَ - مُذَکِّرٌ -

پس - نصیحت کرتا رہ - اسکے سوا نہیں - تو ہے - نصیحت کرنے والا۔

۲۲- لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝

آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

لَسْتَ - عَلٰی - ھِمْ - بِ - مُصَیْطِرٍ -

تو نہیں ہے - پر - ان - ۔ - داروغہ -

۲۳- اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝

ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا۔

اِلَّا - مَنْ - تَوَلّٰی - وَ - کَفَرَ -

مگر - جس نے - منہ موڑا - اور - نہ مانا۔

۲۴- فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝

تو خدا اس کو بڑا عذاب دے گا۔

فَ - یُعَذِّبُ - ہٗ - اَللّٰہُ - اَلْ - عَذَابَ - اَلْ - اَکْبَرَ -

پس - عذاب دیگا - اس کو - اللہ - ۔ - عذاب - ۔ - بڑا۔

۸۔ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۝

جن کی مانند تمام شہروں میں کوئی قوم پیدا نہیں ہوئی تھی

الَّتِیْ ۔ لَمْ ۔ یُخْلَقْ ۔ مِثْلُ ۔ هَا ۔ فِیْ ۔ الْ ۔ بِلَادِ

کہ ۔ نہیں ۔ پیدا کیا گیا ۔ مثل ۔ انکی ۔ میں ۔ ۔۔ شہروں ۔

۹۔ وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝

اور قوم ثمود کے ساتھ کیا کیا جو وادی میں پتھر تراشتے تھے ۔

وَ ۔ ثَمُوْدَ ۔ الَّذِیْنَ ۔ جَابُوْا ۔ الْ ۔ صَخْرَ ۔ بِ ۔ الْ ۔ وَادِ

اور ۔ ثمود کے ۔ جنہوں نے ۔ کاٹا اور تراشا ۔۔ چٹانوں کو ۔ میں ۔ وادی

۱۰۔ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۝

اور فرعون کے ساتھ جو میخوں اور خیموں والا تھا ۔

وَ ۔ فِرْعَوْنَ ۔ ذِیْ ۔ الْ ۔ اَوْتَادِ ۔

اور ۔ فرعون ۔ والے کے ۔ ۔۔ ۔ میخوں ۔

۱۱۔ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۝

یہ لوگ ملکوں میں سرکشی کر رہے تھے ۔

اَلَّذِیْنَ ۔ طَغَوْا ۔ فِیْ ۔ الْ ۔ بِلَادِ ۔

جنہوں نے ۔ سر اُٹھایا ۔ میں ۔ ۔۔ ۔ ملک ۔

۱۲۔ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۝

اور بہت فساد مچائے ہوئے تھے ۔

فَ ۔ اَكْثَرُوْا ۔ فِیْ ۔ هَا ۔ الْ ۔ فَسَادَ ۔

پھر ۔ بہت کیا ۔ میں ۔ ان ۔ ۔۔ ۔ فساد ۔

۱۳۔ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝

تو تمہارے پروردگار نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا ۔

فَ ۔ صَبَّ ۔ عَلَیْهِمْ ۔ رَبُّ ۔ كَ ۔ سَوْطَ ۔ عَذَابِ

پھر ۔ برسایا ۔ ان پر ۔ رب نے ۔ تیرے ۔ کوڑا ۔ عذاب ۔

۱۴۔ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

بے شک تمہارا پروردگار تاک میں لگا رہتا ہے ۔

اِنَّ ۔ رَبَّ ۔ كَ ۔ لَ ۔ بِ ۔ الْ ۔ مِرْصَادِ ۔

یقیناً ۔ رب ۔ تیرا ۔ البتہ ۔ میں ہے ۔ ۔۔ ۔ گھات ۔

عاد جو ایک شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنی زور آوری اور جسامت میں بے نظیر تھے ۔ ثمود پتھر تراش تراش کر نہایت عالی شان اور مضبوط محل تعمیر کرتے تھے اور فرعون جو بے شمار خیموں اور لاؤ لشکر والا تھا ۔ ان تمام نے جب نافرمانی اور سرکشی پر کمر باندھی اور ملکوں ملکوں میں بدامنی پھیلا دی تو ان پر خدا کا قہر و عذاب نازل ہوا ۔ عاد و ثمود کی بستیاں تیز و تند آندھی و طوفان سے الٹ گئیں ۔ فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہو کر مرا جب خدا کا عذاب آیا تو انسانی طاقتیں ۔ سنگین محل ۔ اور بڑی بڑی فوجیں کچھ بھی کام نہ آئیں ۔ سب تباہ و ہلاک ہوئے اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا سے بغاوت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔

امیری اور غریبی دونوں میں انسان کی آزمائش ہے

۱۵۔ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

پس جب کبھی انسان کو اس کا پروردگار آزماتا ہے

فَ ۔ اَمَّا ۔ الْ ۔ اِنْسَانُ ۔ اِذَا ۔ مَا ۔ اِبْتَلٰى ۔ هُ ۔

پھر ۔ ۔۔ ۔ ۔۔ ۔ انسان ۔ جب ۔ ۔۔ ۔ آزماتا ہے ۔ اس کو ۔

آیت و ترجمہ	لفظی ترجمہ
۲۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝	وَ ۔ لَيَالٍ ۔ عَشْرٍ ۔
اور دس راتوں کی۔	اور ۔ راتوں کی ۔ دس ۔
۳۔ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝	وَ ۔ اَلْ ۔ شَفْعِ ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ وَتْرِ ۔
اور جفت اور طاق کی۔	اور ۔ ۔ ۔ جفت ۔ اور ۔ ۔ ۔ طاق کی۔
۴۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝	وَ ۔ اَلْ ۔ لَيْلِ ۔ اِذَا ۔ يَسْرِ ۔
اور رات کی جب ختم ہونے لگے۔	اور ۔۔ رات کی ۔ جب ۔ وہ چلے ۔
۵۔ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝	هَلْ ۔ فِيْ ۔ ذٰلِكَ ۔ قَسَمٌ ۔ لِ ۔ ذِيْ ۔ حِجْرٍ ۔
بے شک عقلمند کے لئے ان میں کافی قسم ہے۔	کیا ۔ میں ۔ اس ۔ کوئی قسم ہے ۔ واسطے ۔ صاحب عقل کے

(۱) فجر کے طلوع ہوتے ہی رات کی سیاہی دور ہونے لگتی ہے (۲) ہر مہینہ کے شروع کی دس راتوں کا ابتدائی حصہ روشن ہوتا ہے اور آخر کا تاریک۔ اور مہینہ کے اخیر کی دس راتوں کا ابتدائی حصہ تاریک ہوتا ہے اور آخر کا روشن۔ اور مہینہ کی دس درمیانی راتوں کا اکثر حصہ روشن رہتا ہے (۳) دنیا کی چیزیں طاق ہیں یا جفت کبھی طاق چیز دوسرے سے مل کر جفت ہو جاتی ہے اور کبھی جفت چیز کم ہو کر طاق بن جاتی ہے۔ (۴) رات کے ختم ہوتے ہی دن کی روشنی سے دنیا منور ہو جاتی ہے یہ تمام امور گواہ ہیں کہ دنیا کی کسی چیز کو ثبات و بقاء نہیں ہے اور یہ کہ یہ سب کچھ کسی عظیم الشان قدرت والے کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ہست و نیست کرتا رہتا ہے۔ وہی گھٹاتا بڑھاتا ہے۔ یہ نشانیاں ایک عقلمند کو تنبیہ کے لئے کافی ہیں کہ وہ دنیا دی دولت عزت پا کر اپنی حقیقت کو بھول نہ جائے۔ اور ظلم و سرکشی پر کمر نہ باندھے۔ کیونکہ یہ سب مٹنے والی چیزیں ہیں۔ بلکہ ان تمام کے مالک و حاکم سے دل لگائے۔ اسی پر بھروسہ کرے۔ اور اپنی زندگی اس کی فرمانبرداری میں گذارے۔

نافرمانوں اور سرکشوں کا انجام

آیت و ترجمہ	لفظی ترجمہ
۶۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝	اَ ۔ لَمْ ۔ تَرَ ۔ كَيْفَ ۔ فَعَلَ ۔ رَبُّ ۔ كَ ۔ بِ ۔ عَادٍ
کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔	کیا ۔ نہیں ۔ دیکھا تو نے ۔ کیسا ۔ کیا ۔ پروردگار نے ۔ تیرے ۔ ساتھ ۔ عاد کے ۔
۷۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝	اِرَمَ ۔ ذَاتِ ۔ اَلْ ۔ عِمَادِ ۔
جو قوم ارم سے تھے اور بڑے لمبے ڈیل ڈول رکھتے تھے۔	ارم ۔ والے ۔ ۔ ۔ ستونوں ۔

۲۰- وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ
اور بہت زیادہ مال کی محبت رکھتے ہو -

وَ - تُحِبُّوْنَ - اَل - مَالَ - حُبًّا - جَمًّا -
اور - دوستی رکھتے ہو - - - مال سے - دوستی - بہت -

جس کے دل پر مال کی محبت چھا جاتی ہے اس سے انسانی ہمدردی و شرافت بالکل رخصت ہو جاتی ہے - وہ نہ یتیم پر ترس کھاتا ہے جو ہر طرح سے شفقت و رحم کا محتاج ہوتا ہے - نہ کسی لاچار و بھوکے انسان کی مدد کے لئے قدم اُٹھاتا ہے بلکہ وہ مُردوں کا مال بھی مستحقوں کو محروم کر کے سارا کا سارا کھا جاتا ہے اور دن رات بس مال جمع کرنے کی فکر میں گھلتا رہتا ہے اور اس کوشش میں اسے چوری - غصب - رشوت - سود - خیانت - کسی گناہ سے باک نہیں ہوتا۔

بعد از وقت ندامت لاحاصل ہوگی

۲۱- كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ
اچھا یہی - جب زمین توڑ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔

كَلَّا - اِذَا - دُكَّتْ - اَل - اَرْضُ - دَكًّا - دَكًّا -
نہیں نہیں - جب - کوٹی جائے - - - زمین - کوٹ - کوٹ کر -

۲۲- وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ
اور تیرا پروردگار اور قطار در قطار فرشتے موجود ہو جائیں گے -

وَ - جَاءَ - رَبُّكَ - وَ - اَل - مَلَكُ - صَفًّا صَفًّا -
اور - آئے - تیرا رب - اور - - - فرشتے - صفیں کی صفیں -

۲۳- وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ
اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی۔

وَ - جِایْٓءَ - يَوْمَئِذٍ - بِ - جَهَنَّمَ -
اور - لایا جائے - اس روز - - - جہنم -

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ
اس دن انسان کو تنبیہ ہو گی لیکن اب تنبیہ سے کیا فائدہ ہو گا۔

يَوْمَئِذٍ - يَتَذَكَّرُ - اَل - اِنْسَانُ - وَ - اَنّٰى - لَهُ - اَل - ذِكْرٰى
اس روز - سوچیگا - - - انسان - اور - کہاں ہے - - - سوچنا -

۲۴- يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۚ
کہیگا کہ کاش اپنی دائمی زندگی کے لئے میں نے پہلے کچھ کر لیا ہوتا۔

يَقُوْلُ - يَا - لَيْتَ نِيْ - قَدَّمْتُ - لِ - حَيَاتِ - يْ -
کہے گا - اے - کاش - میں نے آگے بھیجا ہوتا - واسطے - زندگی کے - میری -

۲۵- فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۙ
پس اس دن نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا ہو گا

فَ - يَوْمَئِذٍ - لَا يُعَذِّبُ - عَذَابَ - هٗ - اَحَدٌ -
سو - اس روز - نہ مارے گا - مار - اس کی - کوئی -

۲۶- وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ؕ
اور نہ اس جیسا کوئی قید و بند میں ڈالنے والا ہو گا۔

وَ - لَا - يُوْثِقُ - وَثَاقَ - هٗ - اَحَدٌ -
اور - نہ - باندھے گا - باندھنا - اس کا - کوئی -

جب یہ دنیا درہم برہم ہو کر فنا ہو جائے گی اور عالم آخرت کا آغاز ہو گا تو خدائے ذوالجلال کا تخت عدالت بچھایا جائیگا اور فرشتے شہادت دینے - اعمال نامے پیش کرنے - اور عدالت خداوندی کے فیصلوں کی تعمیل کرنے کے لئے حاضر

رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ

اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے۔

رَبُّ۔ ہٗ۔ فَ۔ اَكْرَمَ۔ ہٗ۔ وَ۔ نَعَّمَ۔ ہٗ۔

رب۔ اس کا۔ پھر۔ عزت دیتا ہے۔ اس کو۔ اور نعمت میں رکھتا ہے۔ اس کو۔

فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۞

تو وہ کہتا ہے میرے رب نے میری عزت بڑھا دی

فَ۔ يَقُوْلُ۔ رَبِّيْ۔ اَكْرَمَ۔ نِ۔

تو۔ کہتا ہے۔ میرے رب نے۔ عزت دی۔ مجھ کو۔

۱۶۔ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ

اور جب اس کا پروردگار آزمائش میں اس کو ڈالتا ہے

وَ۔ اَمَّا۔ اِذَا۔ مَا۔ ابْتَلٰى۔ ہٗ۔

اور۔ ۔۔ جب۔ ۔۔ آزماتا ہے۔ اس کو۔

فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ

اور اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے۔

فَ۔ قَدَرَ۔ عَلَيْهِ۔ رِزْقَ۔ ہٗ۔

پھر۔ تنگ کرتا ہے۔ اس پر۔ روزی۔ اس کی۔

فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۞

تو کہتا ہے میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔

فَ۔ يَقُوْلُ۔ رَبُّ۔ یْ۔ اَهَانَ۔ نِ۔

تو۔ کہتا ہے۔ رب نے۔ میرے۔ ذلیل کیا۔ مجھ کو۔

انسان کو جب دولت وعزت ملتی ہے تو عموماً وہ بہت اترانے اور اکڑنے لگتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ خدا نے مجھے بڑے رتبے والا بنایا ہے اور جب وہ سختی اور تنگدستی میں مبتلا ہوتا ہے تو شکستہ خاطر ہو کر کہنے لگتا ہے۔ خدا نے مجھے محتاجی اور ذلت میں دھکیل دیا ہے۔ حالانکہ خدا دولت اور تنگدستی دونوں کے ذریعوں سے آزماتا ہے کہ کون بندہ دولت وعزت پاکر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور دولت و قوت کو مناسب جگہ صرف کرتا ہے اور کون بندہ فقر میں مبتلا ہو کر صبر کرتا ہے اور ایمان وعدل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا ہے۔

مال کی محبّت انسان کو تنگدل بنا دیتی ہے

۱۷۔ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ

ایسا ہرگز نہیں بلکہ تم یتیموں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے

كَلَّا۔ بَلْ۔ لَا۔ تُكْرِمُوْنَ۔ اَلْ۔ يَتِيْمَ۔

نہیں نہیں۔ بلکہ۔ نہیں۔ تم عزت کرتے۔ ۔ ۔ یتیم کی۔

۱۸۔ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ

اور دوسروں کو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے

وَ۔ لَا۔ تَحٰٓضُّوْنَ۔ عَلٰى۔ طَعَامِ۔ اَلْ۔ مِسْكِيْنِ۔

اور۔ نہیں۔ آپس میں تاکید کرتے۔ پر۔ کھانے۔ ۔۔ مسکین کے۔

۱۹۔ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ

اور مردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

وَ۔ تَاْكُلُوْنَ۔ اَلْ۔ تُرَاثَ۔ اَكْلًا۔ لَمًّا۔

اور۔ تم کھاتے ہو۔ ۔۔ مردوں کا مال۔ کھانا۔ سمیٹ سمیٹ کر۔

فرمانبرداری اور اس کی رضامندی کے لئے دوسرے انسانوں کے ساتھ نیک سلوک سے پیش نہیں آتا۔ مگر جو لوگ خدا پر ایمان لاتے ہیں اور دوسرے انسانوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں وہ یقیناً خوش نصیب ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ۔ اِسْمِ۔ اللّٰہِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِیْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا۔

کامیابی کے لئے رنج و مشقت اُٹھانا لازمی ہے

۱۔ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ
اس شہر کی قسم ہے۔

لَا۔ اُقْسِمُ۔ بِ۔ ھٰذَا۔ اَلْ۔ بَلَدِ۔
نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ کی۔ اس۔ ۔۔ شہر۔

۲۔ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۙ
اور آپ پر اس شہر میں پابندی نہیں رہنے والی

وَ۔ اَنْتَ۔ حِلٌّ۔ بِ۔ ھٰذَا۔ اَلْ۔ بَلَدِ۔
اور تو۔ حلال ہے۔ میں۔ اس۔ ۔۔ شہر۔

۳۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ
اور باپ اور اس کی اولاد کی قسم۔

وَ۔ وَالِدٍ۔ وَ۔ مَا۔ وَلَدَ۔
اور۔ جننے والا۔ اور۔ جو۔ اس نے جنا۔

۴۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۙ
البتہ ہم نے انسانوں کو رنج و مشقت میں پیدا کیا ہے

لَ۔ قَدْ۔ خَلَقْنَا۔ اَلْ۔ اِنْسَانَ۔ فِیْ۔ کَبَدٍ۔
البتہ۔ ہے۔ پیدا کیا ہم نے۔ ۔۔ انسان کو۔ میں۔ رنج و مشقت۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر کفار کی طرف سے مصائب کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے، مکہ میں خدا کو ایک کہنا اور اس کی فرمانبرداری کی طرف بلانا وہ سنگین جرم تھا جس کی پاداش میں سینکڑوں قسم کے مظالم مسلمانوں پر ہوتے تھے، خدا تعالیٰ نے اسی شہر مکہ کی اور نسل انسانی کے باپ اور اس کی اولاد کی قسم کھا کر خوشخبری دی کہ جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے جبکہ اللہ کے رسول کو اسی شہر میں کامل آزادی نصیب ہوگی۔ اس وقت مظلوم لوگ غالب اور کامیاب ہوں گے۔ اور ظالم مغلوب و ناکام۔ لیکن اس دن کے آنے سے پہلے جو مصیبتیں پیش آئیں ان کو برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ قانون فطرت یہی ہے کہ انسان بچپن سے بڑھاپے تک رنج و مشقت میں گرفتار رہے اور طرح طرح کی سختیوں اور آزمائشوں سے دوچار ہو تو آخری کامیابی کا حق دار بنے۔ اور جبکہ کوئی بڑا مقصد اس کے سامنے ہو یا کوئی سخت دشمن اس کے مقابلہ پر کھڑا ہو جائے تب تو اس کی مشقت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

دنیاوی کامیابی سے انسان کی گمراہی

۵۔ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ ۘ
کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہیں پائے گا

اَ۔ یَحْسَبُ۔ اَنْ۔ لَنْ۔ یَقْدِرَ۔ عَلٰی۔ ہٖ۔ اَحَدٌ۔ وقف لازم
کیا۔ وہ گمان کرتا ہے۔ کہ۔ ہرگز۔ قدرت نہ پائیگا۔ پر۔ اس۔ کوئی۔

ہوجائیں گے جہنم اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ سامنے ہوگا۔ اس وقت انسان اپنی غفلت پر ماتم کریگا۔ اور اپنی عمر عزیز اور دولت کو زاد آخرت کا ذریعہ نہ بنانے پر افسوس کرے گا۔ مگر اس دن کا افسوس بے نتیجہ ہوگا۔ کیونکہ خدائی عدالت کے فیصلے اٹل ہیں۔ خدا کی پکڑ اور سزا سے نہ کوئی بچا سکتا ہے اور نہ کوئی اس کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ عالم آخرت انسانی عملوں کی جزا و سزا کے لئے ہے۔ اور موجودہ عالم عمل کے لئے ہے۔ اس دنیا میں اپنے عمل کی کوتاہیوں پر غم کرنا تو بہت مفید ہے۔ کیونکہ اس سے انسان اپنے عمل کی اصلاح کرسکتا ہے اور کوتاہیوں کی تلافی ہوسکتی ہے مگر آخرت کی توبہ وحسرت سب بے سود ہوگی۔

نیکوں کا نیک انجام

۲۷۔ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ۝

اے اطمینان والی روح۔

یٰۤاَیَّتُهَا۔ اَلْ۔ نَفْسُ۔ مُطْمَىِٕنَّةُ۔

اے - - - جان۔ چین پائی ہوئی۔

۲۸۔ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝

تو لوٹ آ اپنے پروردگار کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی

اِرْجِعِیْ۔ اِلٰى رَبِّ۔ كِ۔ رَاضِیَةً۔ مَرْضِیَّةً۔

پھر۔ رب کی طرف۔ اپنے۔ خوش خوش۔ پسندیدہ۔

۲۹۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝

پس میرے بندوں میں شامل ہوجا۔

فَ۔ اُدْخُلِیْ۔ فِیْ۔ عِبَادِ۔ یْ۔

پھر۔ داخل ہو۔ میں۔ بندوں۔ میرے۔

۳۰۔ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ ع

اور میری جنت میں داخل ہو۔

وَ۔ ادْخُلِیْ۔ جَنَّةِ۔ یْ۔

اور۔ داخل ہو۔ بہشت میں۔ میرے۔

ع ۱۴

وہ نیک بندے جن کو خدا کے وعدوں پر اطمینان تھا جو خدا کے احکام کی تعمیل میں آرام وسکون محسوس کرتے تھے۔ اور جو ہر حالت میں خدا کی مشیت پر صابر و شاکر رہتے تھے۔ ان کو نجات اور کامیابی کا مژدہ سنایا جائیگا۔ ان کو خطاب کرکے کہا جائیگا۔ کہ تم نے پروردگار کی ذات پر بھروسہ اور اطمینان کیا تھا اب اسی کی آغوش رحمت میں خوش خوش داخل ہوجاؤ۔ اب تم ہمیشہ ہمیشہ شاد رہو گے۔ اور تمہارا پروردگار بھی تم سے خوش رہے گا۔ یہ روح انسانی کے ارتقا کی بلند ترین منزل ہے کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ اس سے راضی اور "میری جنت" کا مقام پروردگار کا عظیم ترین انعام ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ناشکر گذار انسان خدا کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مگر خدا کی

۱۴- اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۙ
یا بھوک کے دن کھانا کھلانا۔

اَوْ - اِطْعَامٌ - فِیْ یَوْمٍ - ذِیْ - مَسْغَبَةٍ-
یا - کھلانا - کسی دن میں - والے - بھوک -

۱۵- یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ
کسی یتیم رشتہ دار کو

یَتِیْمًا - ذَا - مَقْرَبَةٍ-
کسی یتیم کو - والے - قرابت -

۱۶- اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۙ
یا مسکین خاک نشین کو

اَوْ - مِسْكِیْنًا - ذَا مَتْرَبَةٍ-
یا - مسکین کو - خاک نشین -

انسانی زندگی کی مثال ایک دشوار گذار گھاٹی کی ہے۔اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے دو آنکھیں دیں تاکہ چاروں طرف خوب دیکھ بھال کر چلے۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ دیئے۔ تاکہ اگر خود راستہ نظر نہ آئے تو دوسروں سے بات کرکے پوچھ لے۔ اس کے علاوہ خدا نے اپنے نبیوں اور ہادیوں کے ذریعہ کامیابی اور ناکامی یعنی خیروشر کے دونوں رستے بھی دکھا دئیے یعنی اس کڑی منزل کے راہ ورسم سے بخوبی واقف کردیا۔ مگر پھر بھی بہت سے انسان اس گھاٹی سے گذرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس گھاٹی سے گذرنے کے لئے کیسے کیسے ہمت کے کام کرنے پڑتے ہیں۔(۱) کسی کی گردن چھڑانا، قرض، ظلم وستم، اور غلامی سے (۲) بھوکے کو کھانا کھلانا۔ یتیم، رشتہ دار، اور لاچار مسکینوں کو۔ دنیا میں انسان کے لئے دو نہایت دردناک مصیبتیں ہیں۔ سب سے بڑھ کر غلامی، کیونکہ غلام اپنی جسمانی اور دماغی محنت کے پھل سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھوک کیونکہ بھوکا بھوک کے جسمانی عذاب کے علاوہ غلام ہی کی طرح لاچار و بےبس ہو جاتا ہے۔ غلام اور بھوکے خود اپنی جان سے ہی مصیبت میں گرفتار نہیں ہیں بلکہ ان کا وجود سوسائٹی کے لئے مہلک مرض ہے۔ اس لئے غلامی اور بھوک کا دُور کرنا انسان کا اولین فرض ہے۔

کامیابی کے لئے ایمان و استقامت شرط ہے

۱۷- ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۙ
پھر ہوئے وہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے اور آپس میں انہوں نے صبر کی تاکید کی اور لوگوں پر مہربانی کرنے کی نصیحت کرتے رہے

ثُمَّ - كَانَ - مِنَ - الَّذِیْنَ - اٰمَنُوْا - وَ - تَوَاصَوْا-
پھر - ہوا - میں سے - ان لوگوں جو - ایمان لائے - اور - آپس میں وصیت کی انہوں نے

بِالصَّبْرِ - وَ - تَوَاصَوْا - بِ - اَلْ - مَرْحَمَةِ-
صبر کی - اور - آپس میں وصیت کی - ساتھ - - مہربانی کی-

۶- يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ

کہتا ہے کہ میں نے بہت مال خرچ کر ڈالا۔

يَقُوْلُ - اَهْلَكْتُ - مَالًا - لُبَدًا -

کہتا ہے - میں نے کھپایا - مال - ڈھیروں -

۷- اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ

کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں۔

اَ - يَحْسَبُ - اَنْ - لَمْ - يَرَ - هٗ - اَحَدٌ -

کیا - گمان کرتا ہے - کہ - نہیں - دیکھا - اس کو - کسی نے -

جب انسان اس قانون الٰہی کے مطابق کہ وہ جس مطلب کے لئے محنت و مشقت کریگا۔ اس میں کامیاب ہوگا۔ دنیا میں جو چاہتا ہے وہ پالیتا ہے۔ تو وہ اپنی مال و دولت اور طاقت و اقتدار کے نشے میں سمجھتا ہے کہ اب میں کسی کے بس کا نہیں ہوں۔ میں نے یہ پوزیشن اپنے مال کے زور سے حاصل کی ہے۔ اس میں کسی کا کیا دخل ہے۔ کیا ایسا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے کوئی دیکھنے والا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس کی سب کرتوتوں سے واقف ہے۔ اور اس نے یہ بڑائی حاصل کرنے کے لئے جو جو حرکتیں کی ہیں وہ سب اُسے معلوم ہیں۔

اللہ کی ہدایت اور نیکی کے کام

۸- اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ

کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔

اَ - لَمْ - نَجْعَلْ - لَهٗ - عَيْنَيْنِ -

کیا - نہیں - بنادیں ہم نے - اس کو - دو آنکھیں -

۹- وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۙ

اور ایک زبان اور دو ہونٹ دئے۔

وَ - لِسَانًا - وَ - شَفَتَيْنِ -

اور - ایک زبان - اور - دو ہونٹ -

۱۰- وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ

اور اس کو (خیر و شر) کے دونوں راستے بھی دکھا دئے

وَ - هَدَيْنَا - هُ - اَلْ - نَجْدَيْنِ -

اور - دکھادیئے - اس کو - .. - دونوں اونچے راستے -

۱۱- فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ

مگر وہ گھاٹی پر سے ہوکر نہ گذرا۔

فَ - لَا - اقْتَحَمَ - اَلْ - عَقَبَةَ -

سو - نہ - گھس پڑا - .. - گھاٹی -

۱۲- وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ

اور تمہیں معلوم ہے؟ کہ گھاٹی کیا ہے۔

وَ - مَا اَدْرَاكَ - مَا - اَلْ - عَقَبَةُ -

اور - تو نے کیا جانا - کیا ہے - .. - گھاٹی -

۱۳- فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ

کسی گردن کا چھوڑانا۔

فَكُّ - رَقَبَةٍ -

خلاص کرنا - کسی گردن کا -

کامیابی پرہیز گاری میں ہے

۱۔ وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ۝
آفتاب کی قسم اور اس کی روشنی کی۔

وَ۔ اَلْ۔ شَمْسِ۔ وَ۔ ضُحٰی۔ هَا۔
قسم ہے۔۔۔ آفتاب کی۔ اور۔ روشنی کی۔ اس کی۔

۲۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝
اور چاند کی جب اس کے بعد نکلے۔

وَ۔ اَلْ۔ قَمَرِ۔ اِذَا۔ تَلٰی۔ هَا۔
قسم ہے۔۔۔ چاند۔ جب۔ پیچھے چلے۔ اس کے۔

۳۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝
اور دن کی جب اس کو روشن کر دے۔

وَ۔ اَلْ۔ نَهَارِ۔ اِذَا۔ جَلّٰی۔ هَا۔
قسم ہے۔۔۔ دن کی۔ جب۔ وہ روشن کرے۔ اس کو۔

۴۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝
اور رات کی جب اس کو ڈھانپ لے۔

وَ۔ اَلْ۔ لَيْلِ۔ اِذَا۔ يَغْشٰی۔ هَا۔
اور۔۔ رات کی۔ جب۔ وہ چھپالے۔ اس کو۔

۵۔ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝
اور آسمان کی اور جس نے اس کو بنایا۔

وَ۔ اَلْ۔ سَمَآءِ۔ وَ۔ مَا۔ بَنٰی۔ هَا۔
اور۔۔ آسمان کی۔ اور۔ جس (حکمت الٰہی نے) تعمیر کیا۔ اس کو۔

۶۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝
اور زمین کی اور جس نے اس کو پھیلایا۔

وَ۔ اَلْ۔ اَرْضِ۔ وَ۔ مَا۔ طَحٰی۔ هَا۔
اور۔۔ زمین کی۔ اور جس نے۔ پھیلایا۔ اس کو۔

۷۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝
اور انسان کی اور جس نے اس کو ٹھیک بنایا۔

وَ۔ نَفْسٍ۔ وَ۔ مَا۔ سَوّٰی۔ هَا۔
اور۔ نفس کی۔ اور۔ جس نے۔ ٹھیک کیا۔ اس کو۔

۸۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝
پھر اس کی برائی اور پرہیز گاری اس کو سمجھادی۔

فَ۔ اَلْهَمَ۔ هَا۔ فُجُوْرَ۔ هَا۔ وَ۔ تَقْوٰی۔ هَا
پھر۔ دل میں ڈالی۔ اس کے۔ بدکاری۔ اس کی۔ اور۔ پرہیز گاری۔ اس کی۔

۹۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝
بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اس کو سنوارا۔

قَدْ۔ اَفْلَحَ۔ مَنْ۔ زَكّٰی۔ هَا۔
۔۔ کامیاب ہوگیا جس نے۔ سنوارا۔ اس کو۔

۱۰۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝
اور بے شک نامراد ہوا جس نے اسے خاک میں ملایا۔

وَ۔ قَدْ خَابَ۔ مَنْ۔ دَسّٰی۔ هَا۔
اور۔ ناکام ہوگیا۔ جس نے۔ خاک میں ملادیا۔ اس کو۔

سورج کی گرمی، چاند کی ٹھنڈی روشنی، رات کی رطوبت، آسمان کی طرف سے آئی ہوئی بارش، اور زمین کی آغوش یہ تمام قدرتی چیزیں ایک چھوٹے سے دانہ کی پرورش میں مصروف ہوتی ہیں، خشک دانہ سرسبز نازک پودا بنتا ہے۔

۱۸- اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ؕ‏
یہی لوگ بڑے نصیب والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ - اَصۡحٰبُ - اَلۡ - مَيۡمَنَةِ -
یہی لوگ - والے ہیں - - - یمن و برکت -

جن لوگوں نے مذکورہ بالا عزم الامور انجام دئے ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنا ایمان صحیح کریں۔ اور نہ صرف آپ ہی اچھے کام کریں۔ بلکہ آپس میں ایک دوسرے کو مصیبت کے وقت صبر کرنے اور قابل امداد لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کی تاکید کریں۔ یہی لوگ ہیں جو زندگی کی دشوار گذار گھاٹی کو کامیابی کے ساتھ عبور کریں گے یہ بڑے ہی خوش نصیب لوگ ہیں۔ انسان بظاہر کتنے ہی اچھے کام کرے لیکن اس کا دل اگر ایمان و تقویٰ سے خالی ہے تو اس کی نیکیوں سے کوئی پائیدار اور باقی رہنے والا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ظاہری اعمال بدن کی طرح ہیں اور ایمان روح ہے۔ روح کے بغیر بدن کو بالیدگی یا قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔

منکرین کی بدبختی

۱۹- وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ ؕ‏
اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا بڑے بدبخت ہیں

وَ - اَلَّذِيۡنَ - كَفَرُوۡا - بِ - اٰيٰتِ - نَا - هُمۡ - اَصۡحٰبُ - اَلۡ -
اور - جن لوگوں نے - کفر کیا - ساتھ - آیتوں کے - ہماری - وہ - صاحب (جمع) - -

۲۰- عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ‏
یہ لوگ آگ میں بند کردئے جائیں گے۔

عَلَيۡهِمۡ - نَارٌ - مُّؤۡصَدَةٌ -
ان پر - ایک آگ ہے - موندی ہوئی -

جن لوگوں نے ہماری ہدایت کو نہ مانا اور ہمارے احکام کی تعمیل کو اپنے نفس کے لئے دشوار سمجھا وہ بڑے بدبخت ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ابدی کامیابی حاصل کرنے کے موقع کو کھو دیا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کی بجائے آتش عذاب میں گرفتار ہوئے۔

سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں عالم کے بڑے بڑے کروں' سورج' چاند' آسمان' اور زمین اور ان کے حیرت انگیز نظام کی طرف توجہ دلا کر بتایا گیا ہے کہ عالم انسانیت کی ترقی و فلاح روح انسانی کی پاکیزگی و اصلاح پر موقوف ہے۔ اگر وہی پاکی اور اخلاق حسنہ سے محروم ہو جائے تو انسان کے لئے تباہی و نامرادی کے سوا کچھ بھی نہیں' اس حقیقت کے ثبوت میں قوم ثمود کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسۡمِ - اللّٰهِ - اَلۡ - رَحۡمٰنِ - اَلۡ - رَحِيۡمِ
ساتھ - نام - اللہ - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا

ثمود کی سرکش قوم کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح کو بھیجا۔ یہ لوگ غریبوں کے حقوق پامال کرتے تھے اور بت پرستی و بدکاری میں مبتلا تھے۔ انہوں نے پیغمبر کے سمجھانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ بلکہ اُلٹا اسے جھٹلایا اس پر پیغمبر نے ایک اونٹنی کو اپنی دلیل نبوت کے طور پر پیش کیا اور تنبیہ کردی کہ اُسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ لوگوں کے مویشیوں کے ساتھ اس کی چشمہ یا کنوئیں سے پانی پینے کی باری بھی مقرر کردی تاکہ سب لوگ اس پر عمل کریں۔ اس انتظام سے اس قوم کی آزمائش منظور تھی مگر انہوں نے نہ صرف پیغمبر کی مقرر کردہ وارہ بندی کی ہی پرواہ نہ کی بلکہ ان میں سے ایک سب سے بڑے بدبخت نے اس اونٹنی کا ہی خاتمہ کردیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس نافرمانی کے باعث اس قوم کو ہلاک کردیا، نافرمان قوم خواہ کیسی ہی زبردست ہو اس کے ہلاک کرنے میں بھلا اللہ تعالیٰ کو کیا اندیشہ ہوسکتا ہے۔

سُورَۃُ الَّیْلِ

سورۂ لیل مکّی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں انسان مختلف قسم کی زندگیاں گذار رہے ہیں۔ بعضوں کی زندگی خدا پرستی۔ سچائی۔ اور خلق کی خدمت گذاری میں صرف ہو رہی ہے۔ بعضوں کی اس کے برعکس خدا سے غفلت، بدکاری اور کنجوسی میں گذر رہی ہے۔ ان دونوں گروہوں کی زندگی کے نتائج ان کے عملوں کی طرح بالکل مختلف ہوں گے۔ پہلا گروہ شاد کام و بامراد ہوگا، دوسرا خاسر و نامراد۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ۔ اِسۡمِ۔ اَللّٰهِ۔ اَلۡ۔ رَحۡمٰنِ۔ اَلۡ۔ رَحِيۡم
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ ۔ نہایت رحم والا۔

ہر شخص اپنی کوشش کا پھل پائیگا

۱۔ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۙ
رات کی قسم جب وہ (دن کو) چھپا لے۔

وَ۔ اَلۡ۔ لَيۡلِ۔ اِذَا۔ يَغۡشٰى۔
قسم ہے۔ ۔۔ ۔ رات۔ جب۔ ڈھانک لے۔

۲۔ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ
اور دن کی جب روشن ہو جائے۔

وَ۔ اَلۡ۔ نَهَارِ۔ اِذَا۔ تَجَلّٰى۔
اور۔ ۔۔ ۔ دن کی۔ جب۔ ظاہر ہو۔

۳۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۙ
اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

وَ۔ مَا۔ خَلَقَ۔ اَلۡ۔ ذَكَرَ۔ وَ۔ اَلۡ۔ اُنۡثٰى۔
اور۔ اس چیز کی جس نے۔ بنایا۔ ۔۔ ۔ نر کو۔ اور۔ ۔۔ ۔ مادہ کو۔

پوری نشوونما پاکر درخت ہو جاتا ہے، اس میں پھول وپھل آتے ہیں، اس سے ہزاروں اور لاکھوں بیج پیدا ہوتے ہیں کہ ہر ایک میں پورے درخت بننے کی قابلیت ہوتی ہے۔ مگر قدرت کی یہ ساری فیاضیاں اور بخششیں اس وقت کام دیتی ہیں جب خود اس دانہ میں نشوونما کی صلاحیت ہو ورنہ وہ دانہ بڑھنے اور پھولنے کی بجائے سڑگل کر ضائع ہو جاتا ہے۔ ٹھیک یہی حال انسان کا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُسے بہت ٹھیک بنایا ہے۔ کارکنانِ قدرت ہر وقت اُسکی ترقی کے لئے بے چین ہیں، وحی الٰہی کی بارش اس کے شجرِ زندگی کو بارآور کرنے کے لئے نازل ہو رہی ہے۔ مگر اُن سے وہی سعید روحیں فائدہ اُٹھاتی ہیں جنہوں نے اللہ کی ٹھیک بنائی ہوئی سرشت کو سنوار کر رکھا۔ وہ تو ضرور کامیاب ہوں گی اور جنہوں نے اسے خراب کر کے خاک میں ملا دیا وہ نامراد رہیں گی۔

قوم ثمود کی سرکشی کا عبرتناک انجام

۱۱- كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَآ ۝

قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (پیغمبر) کو جھٹلایا

كَذَّبَتْ - ثَمُودُ - بِ طَغْوٰى - هَا -

جھٹلایا - ثمود نے - سرکشی سے - اپنی -

۱۲- إِذِ انۢبَعَثَ أَشْقٰىهَا ۝

جب ان میں کا ایک بڑا بد بخت اُٹھ کھڑا ہوا۔

إِذْ - إِنۢبَعَثَ - أَشْقٰى - هَا -

جب - اُبھرا - بڑا بد بخت - اس (قوم) کا

۱۳- فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

تو ان سے اللہ کے رسول (صالح) نے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی کی باری سے خبردار رہنا۔

فَ - قَالَ - لَهُمْ - رَسُولُ - اللّٰهِ - نَاقَةَ - اللّٰهِ

پھر - کہا - ان سے - پیغمبر نے - اللہ کے - اونٹنی - اللہ

وَ - سُقْيَا - هَا -

اور - پانی کی باری - اس کی -

۱۴- فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝

تو انہوں نے اللہ کے رسول کو جھٹلایا اور (اونٹنی) کو مار ڈالا پس ان کے پروردگار نے ان کے گناہوں کی وجہ سے سب کو ہلاک کر کے برابر کر دیا۔

فَ - كَذَّبُو - هُ - فَ - عَقَرُو - هَا -

پھر - انہوں نے جھٹلایا - اس کو - پھر - کونچیں کاٹی - اس کی -

فَ - دَمْدَمَ - عَلَيْهِمْ - رَبُّ - هُمْ -

پھر - الٹ مارا - ان پر - رب نے - ان کے -

بِ - ذَنْبِ - هِمْ - فَ - سَوّٰى - هَا -

سبب سے - گناہ کے - ان کے - پھر - برابر کر دیا - اس کو -

۱۵- وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

اور خدا کو اس ہلاکت کے انجام سے کوئی اندیشہ نہیں

وَ - لَا - يَخَافُ - عُقْبٰى - هَا -

اور - نہیں - وہ ڈرتا - انجام سے - اس کے -

آرام وراحت میں پہنچا دئے جائیں گے۔ اور وہ لوگ جو اپنوں اور پرائیوں کی ضرورت میں اپنا مال صرف نہیں کرتے اور مال کی محبت میں اتنے مست ہیں کہ نہ خدا کی پرواہ کرتے ہیں نہ بندوں کی۔ اگر انہیں نیک بات بتائی بھی جاتی ہے تو اسے جھٹلا دیتے ہیں۔ ایسے لوگ خواہ کچھ ہی انتظام کر رکھیں ضرور ایک وقت مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ اور پھر ان کے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہ ہوگی کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے بندوں کو تو اپنا بنایا ہی نہیں تھا۔ بس مال ہی ان کا مقصود و معبود تھا۔ اب عذاب کے وقت وہ بھی ان کے کچھ کام نہیں آئیگا۔

عذاب میں کون گرفتار ہوگا

۱۲- اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡهُدٰی ۟ۖ

بے شک ہمارے ذمہ رستہ بتلا دینا ہے۔

اِنَّ - عَلَیۡنَا - لَ - اَلۡ - هُدٰی -

بیشک - ہم پر ہے - البتہ - - - راہ دکھلانا -

۱۳- وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰی ۝

اور بیشک آخرت اور دنیا ہمارے ہی قبضہ میں ہے۔

وَ - اِنَّ - لَنَا - لَ - اَلۡ - اٰخِرَةَ - وَ - اَلۡ - اُوۡلٰی -

اور - بیشک - ہماری - ملک ہے - - آخرت - اور - - دنیا -

۱۴- فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ۟ۚ

بس میں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔

فَ - اَنۡذَرۡتُ - كُمۡ - نَارًا - تَلَظّٰی -

سو - میں نے ڈرایا - تم کو - ایسی آگ سے - جو بھڑکتی ہے -

۱۵- لَا یَصۡلٰىهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی ۟ۙ

جس میں وہی بڑا بد بخت داخل ہوگا۔

لَا - یَصۡلٰی - هَا - اِلَّا - اَلۡ - اَشۡقٰی -

نہ - داخل ہوگا - اس میں - مگر - وہ - بڑا بدبخت -

۱۶- الَّذِیۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۟ؕ

جس نے خدا کے حکم کو جھٹلایا اور اس سے منہ پھیر لیا۔

اَلَّذِیۡ - كَذَّبَ - وَ - تَوَلّٰی -

جس نے - جھٹلایا - اور - منہ موڑا -

وہ خدا جو دنیا و آخرت کا مالک اصلی اور حاکم حقیقی ہے۔ اس نے تمہیں نجات اور کامیابی کا رستہ بتا دیا ہے بس وہ شخص بڑا ہی بدبخت ہے جو اس مالک حقیقی کے بتائے ہوئے راستہ سے منہ موڑے۔ اور اس کے احکام کو جھٹلا دے۔ آخر خدا کے احکام کو جھٹلا کر کس کی باتوں پر وہ یقین کریگا؟ اللہ کے راستہ کو چھوڑ کر کونسا راستہ اختیار کریگا۔ آگاہ رہو کہ ایسے ہی شخص کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ وہیں یہ اپنی سرکشی اور نافرمانی کا مزا چکھیگا۔

نجات کس کو حاصل ہوگی

۱۷- وَسَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَی ۟ۙ

اور وہ پرہیزگار اس سے دور رکھا جائے گا۔

وَ - سَ - یُجَنَّبُ - هَا - اَلۡ - اَتۡقٰی -

اور - ابھی - دور رکھا جائیگا - اس سے - وہ - بڑا پرہیزگار -

۴۔ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی ۝

بے شک تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے۔

اِنَّ ۔ سَعۡیَ ۔ کُمۡ ۔ لَ ۔ شَتّٰی۔

بے شک ۔ کوشش ۔ تمہاری ۔ البتہ ۔ مختلف ہے ۔

شبِ تاریک و روزِ روشن میں جو تفاوت ہے وہ بالکل عیاں ہے۔ ان کے اثرات میں جو اختلاف ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ نر و مادہ میں جو فرق ہے وہ بھی نمایاں ہے۔ ان کے الگ الگ فرائض اور جدا جدا کام بھی سب کو معلوم ہیں ان چیزوں پر قیاس کر کے خوب سمجھ لو کہ انسانی کوششوں کے نتائج اور ثمرات بھی علیحدہ علیحدہ ہیں نیکی کی کوشش کرنے والا منزل تک پہنچتا ہے اور کاہلی کرنے والا راہ میں ہی رہ جاتا ہے۔

جیسا عمل ویسا انجام

۵۔ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَ اتَّقٰی ۝

پس جس شخص نے بخشش کی اور پرہیزگاری اختیار کی

فَ ۔ اَمَّا ۔ مَنۡ ۔ اَعۡطٰی ۔ وَ ۔ اِتَّقٰی۔

سو ۔ ۔ ۔ جس نے ۔ خیرات کی ۔ اور ۔ بچتا رہا ۔

۶۔ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۝

اور اس نے اچھی بات کو سچ جانا۔

وَ ۔ صَدَّقَ ۔ بِ ۔ اَلۡ ۔ حُسۡنٰی۔

اور ۔ سچ جانا ۔ کو ۔ ۔ ۔ اعلیٰ نیکی کو۔

۷۔ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ۝

پس ہم آسانی سے اس کو راحت میں پہنچا دیں گے۔

فَ ۔ سَ ۔ نُیَسِّرُ ۔ ہٗ ۔ لِ ۔ اَلۡ ۔ یُسۡرٰی۔

تو ۔ عنقریب ۔ آسان کرینگے ۔ اسپر ۔ ۔ ۔ ۔ راہ آسانی۔

۸۔ وَ اَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی ۝

اور جس شخص نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی۔

وَ ۔ اَمَّا ۔ مَنۡ ۔ بَخِلَ ۔ وَ ۔ اِسۡتَغۡنٰی۔

اور ۔ ۔ ۔ جس کسی نے ۔ بخل کیا ۔ اور ۔ بے پروائی کی ۔

۹۔ وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۝

اور نیک باتوں کو جھٹلاتا رہا۔

وَ ۔ کَذَّبَ ۔ بِ ۔ اَلۡ ۔ حُسۡنٰی۔

اور ۔ جھٹلایا ۔ کو ۔ ۔ ۔ اعلیٰ نیکی کو ۔

۱۰۔ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ۝

تو ہم اسے آسانی سے سخت تکلیف میں پہنچا دیں گے۔

فَ ۔ سَ ۔ نُیَسِّرُ ۔ ہٗ ۔ لِ ۔ اَلۡ ۔ عُسۡرٰی۔

تو ۔ جلدی ہی ۔ ہم آسان کرینگے ۔ اسپر ۔ ۔ ۔ ۔ دشواری۔

۱۱۔ وَمَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ۝

اور اس کا مال اسکے کچھ کام نہ آئیگا جبکہ وہ ہلاک ہوگا۔

وَ ۔ مَا ۔ یُغۡنِیۡ ۔ عَنۡ ۔ ہُ ۔ مَالُ ۔ ہٗ ۔ اِذَا ۔ تَرَدّٰی۔

اور ۔ نہ ۔ کام آئیگا ۔ ۔ اسے ۔ مال ۔ اس کا ۔ جب ۔ گرے گا۔

جو لوگ سخی ہیں کہ برابر داد و دہش کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں کہ تمام برے کاموں سے اپنے کو بچاتے ہیں۔ جو لوگ سچائی کے عاشق ہیں کہ اچھی باتیں سن کر انہیں قبول کر لیتے ہیں انہیں بشارت ہو کہ وہ بہت ہی سہولت سے

۲- وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ
اور رات کی جب چھا جائے۔

وَ- الْ- لَيْلِ- اِذَا- سَجٰى-
اور- - رات کی- جب- چھا جائے-

۳- مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۙ
آپکے پروردگار نے نہ آپکو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ آپ سے بیزار ہے

مَا- وَدَّعَ- كَ- رَبُّ- كَ- وَ- مَا- قَلٰى-
نہیں- چھوڑا- تجھ کو- رب نے- تیرے- اور- نہیں- وہ بیزار ہوا-

۴- وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ
اور آپکی زندگی کا آخیر حصہ تو پہلے سے بھی بہتر ہے۔

وَ- لَ- الْ- اٰخِرَةُ- خَيْرٌ- لَ- كَ- مِنَ- الْ- اُوْلٰى-
اور- البتہ- - پچھلی- بہتر ہوگی واسطے تیرے- سے- - - پہلی-

۵- وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ
اور جلد ہی آپکا پروردگار آپ پر اتنی بخشش فرمائیگا کہ آپ خوش ہوجائینگے

وَ- لَ- سَوْفَ- يُعْطِيْ- كَ- رَبُّ- كَ- فَ- تَرْضٰى-
اور- البتہ- آگے کو- دیگا- تجھے- رب تیرا- سو تو- راضی ہوجائیگا

تاریک رات دنیا پر چھا جاتی ہے۔ تو ہر چیز پر سیاہی کا پردہ ڈال دیتی ہے۔ اس کے بعد آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی سے دنیا جگمگاتی ہے۔ دنیا کی ہر ایک چیز پر اسی طرح تغیر کا عمل جاری ہے۔ پروردگار ان دو مظاہر قدرت یعنی سورج کی روشنی اور رات کی تاریکی کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ جو آپ پر کچھ دنوں سے نزول وحی کی بندش ہے اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپکے پروردگار نے آپ سے قطع تعلق کر لیا ہے یا وہ آپ سے بیزار ہوگیا ہے ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ آئندہ انوار الٰہی کی ایسی بارش ہوگی کہ آپ کی زندگی کا ہر ایک دن پہلے کی بہ نسبت ترقی و رفعت میں بڑھ کر ہوگا اور بہت جلد آپ کا پروردگار آپ پر اتنی بخشش فرمائیگا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

شکر نعمت کی تاکید

۶- اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۠
کیا اس نے آپ کو یتیم پا کر جگہ نہیں دی۔

اَ- لَمْ- يَجِدْ- كَ- يَتِيْمًا- فَ- اٰوٰى-
آیا- نہیں- اس نے پایا- تجھ- بن باپ کے- پھر- ٹھکانا دیا

۷- وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۠
اور اس نے آپکو راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا۔

وَ- وَجَدَ- كَ- ضَآلًّا- فَ- هَدٰى-
اور- اس نے پایا- تجھ کو- بے راہ- پس- راہ دکھائی-

۸- وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ
اور تنگدست پایا تو غنی کر دیا۔

وَ- وَجَدَ- كَ- عَآئِلًا- فَ- اَغْنٰى-
اور- پایا- تجھ کو- مفلس- پس- غنی کیا-

۹- فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ
تو آپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ کیجئے۔

فَ- اَمَّا- الْ- يَتِيْمَ- فَ- لَا- تَقْهَرْ-
پھر- بہرحال- - یتیم کو- تو- مت- دبا-

۱۸۔ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ
جو اپنا مال پاکی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے

اَلَّذِیْ۔ یُؤْتِیْ۔ مَالَ۔ هٗ۔ یَتَزَكّٰى۔
جو ۔ دیتا ہے۔ مال۔ اپنا۔ تاکہ پاکی حاصل کرے۔

۱۹۔ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ
اور اسے نہیں کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے

وَ۔ مَا۔ لِ۔ اَحَدٍ۔ عِنْدَ۔ هٗ۔ مِنْ۔ نِعْمَةٍ۔ تُجْزٰى
اور۔ نہیں۔ لئے کسی کے۔ پاس۔ اس کے۔ کوئی۔ نعمت۔ کہ بدلا دیجاوے

۲۰۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ
اس کا مقصود تو محض اپنے پروردگار کی خوشنودی ہے

اِلَّا۔ اِبْتِغَاءَ۔ وَجْهِ۔ رَبِّ۔ هِ۔ اَلْ۔ اَعْلٰى۔
مگر۔ چاہنے کے لئے۔ خوشنودی۔ رب۔ اپنے۔ ۔۔ برتر کی۔

۲۱۔ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى۠ ع
اور وہ عنقریب خوش ہو جائے گا۔

وَ۔ لَ۔ سَوْفَ۔ یَرْضٰى۔
اور۔ البتہ۔ عنقریب۔ وہ راضی ہوگا۔

عذاب جہنم سے وہ شخص محفوظ رہے گا جو اپنے آپ کو ہر قسم کی برائیوں سے بچاتا ہے اور خدا کی دی ہوئی دولت روحانی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور جن لوگوں پر اس کی بخشش ہوتی ہے ان کا اس پر کوئی احسان نہیں ہوتا۔ کہ جس کے عوض وہ انہیں مال دے۔ بلکہ اسے محض خدا کی رضا جوئی مدنظر ہوتی ہے۔ ایسا شخص بہت جلد اللہ کے انعاموں سے بہرہ اندوز ہوگا۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى

یہ سورت مکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ دنوں تک وحی نازل ہونی بند ہو گئی تھی۔ اس پر کفار کو طعن و استہزاء کا ایک بڑا موقعہ مل گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے ملول خاطر رہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرما کر آپ کے غم کو دور فرمایا۔ اور یہ خوشخبری دے دی کہ آپ کی شان روز بروز دوبالا ہوتی جائے گی اور خدا آپ کو وہ سرفرازی بخشے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

ب۔ اِسْمِ۔ اللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِیْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا۔

نبی صلعم کی ترقی مدارج کی بشارت

۱۔ وَالضُّحٰىۙ
آفتاب کی روشنی کی قسم۔

وَ۔ اَلْ۔ ضُحٰى۔
قسم ہے۔ ۔۔ دن چڑھے کی۔

۲- وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ

اور ہم نے آپ سے اس بوجھ کو دور کر دیا۔

وَ- وَضَعْنَا- عَنْ- كَ- وِزْرَ- كَ-

اور- ہمنے اتارا- سے- تجھ- بوجھ- تیرا-

۳- الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ

جس نے آپ کی کمر کو توڑ رکھا تھا۔

اَلَّذِیْ- اَنْقَضَ- ظَهْرَ- كَ-

جس نے- توڑ رکھا- پشت کو- تیری-

۴- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ

اور ہم نے آپ کے ذکر کا غلغلہ بلند کیا۔

وَ- رَفَعْنَا- لَ- كَ- ذِكْرَ- كَ-

اور- ہم نے بلند کیا- لئے- تیرے- ذکر- تیرا-

وحی الٰہی کو سمجھنا اور یاد رکھنا' وحی کی پیروی کر کے ان مقامات کو طے کرنا جن تک انسان کے حواس اور عقل کی پہنچ بھی نہیں۔ نبوت کی ذمہ داریاں۔ سارے عالم کے اصلاح کی فکر۔ شیطان اور اس کی تمام ذریت کا مقابلہ۔ ادھر اپنی بے کسی و بے سروسامانی۔ ان میں سے ہر چیز ایسی دشوار اور گراں تھی کہ اس کی برداشت آنحضرت کے لئے ناممکن تھی۔ مگر خدا نے آپ کے سینہ کو ایسا کشادہ اور فراخ کر دیا کہ ساری مشکلیں آسان ہو گئیں۔ شیطان اور اس کی فوجیں آپ کو مٹانا چاہتی تھیں۔ مگر آپ کی مدد و حمایت میں خدا تھا۔ اس نے شیطانی طاقتوں کو شکست دے کر آنحضرت کی شخصیت کو آنحضرت کے نام کو اور آنحضرت کے ذکر کو اتنا بلند کیا کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

فرائض رسالت کی انجام دہی

۵- فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ

پس بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

فَ- اِنَّ- مَعَ- اَلْ- عُسْرِ- يُسْرًا-

پھر- بے شک- ساتھ- - دشواری کے- آسانی-

۶- اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۭ

اور یقیناً مصیبت کے ساتھ راحت ہے

اِنَّ- مَعَ- اَلْ- عُسْرِ- يُسْرًا-

بے شک- ساتھ- - دشواری کے- آسانی ہے-

۷- فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ

پس جب آپ فارغ ہوا کریں تو محنت کیا کیجئے۔

فَ- اِذَا- فَرَغْتَ- فَ- اِنْصَبْ-

پھر- جب- تو فارغ ہو جائے- تو- مشقت کر-

۸- وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ

اور اپنے پروردگار ہی کی طرف متوجہ رہا کیجئے۔

وَ- اِلٰى- رَبِّكَ- فَ- اِرْغَبْ-

اور- طرف- رب اپنے کی- سو- دل لگا-

ع ۱ ۱۹

خدا کی طرف سے بخشش و رحمت کا جو دروازہ آنحضرت پر کھولا گیا وہ قدرت کے اس قانون کے مطابق کھلا' کہ مشکلات ہی کے بادلوں سے آسانیوں اور راحتوں کی بارش ہوتی ہے۔ آنحضرت نے ہر قسم کی دقتیں اور پریشانیاں

۱۰۔ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○

اور کسی سائل کو جھڑکی نہ دیجئے۔

وَ۔ أَمَّا۔ اَلْ۔ سَائِلَ۔ فَ۔ لَا۔ تَنْهَرْ۔

اور۔ بہرحال۔ ۔ سوال کرنے والے کو ۔پس۔ نہ۔ جھڑک

۱۱۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ ع ۱۸

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہئے

وَ۔ أَمَّا۔ بِ۔ نِعْمَةِ۔ رَبِّ۔ كَ۔ فَ۔ حَدِّثْ۔

اور۔ بہرحال۔ کا۔ نعمت۔ رب کی۔ تیرے۔ سو۔ بیان کر۔

اے رسول خدا کی جو مہربانیاں پہلے سے آپ پر ہیں وہ سب بتا رہی ہیں کہ آپ پر اللہ کی کیسی رحمت ہے۔ آپ یتیم تھے مگر اللہ نے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت پیدا کر دی۔ آپ مخلوق کی گمراہی دیکھ کر حیران و پریشان تھے مگر اللہ نے ہدایت کا دروازہ آپ پر کھول دیا۔ اور منصب نبوت عطا کر کے وحی کا شرف بخشا جس سے نہ صرف آپ نے ہی حق کا راستہ پا لیا بلکہ ساری دنیا کو حق کا راستہ دکھایا۔ آپ تنگ دست تھے۔ مگر خدا نے آپ کو غنی کر دیا۔ اس لئے اس کی نعمتوں کو یاد کر کے آپ یتیموں کی دلجوئی کیا کریں۔ مانگنے والوں کی حاجت پوری کرتے رہیں۔ اور مخلوق کے سامنے خدا کی نعمتوں کا بیان کرتے رہیں۔

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ان عظیم الشان ظاہری و باطنی مادی و روحانی نعمتوں کا بیان ہے۔ جو خداوند تعالٰے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصیت سے عطا فرمائیں۔ ساتھ ہی اس حقیقت کا اظہار ہے کہ ہر طرح کی مصیبتیں سہنے اور ہر قسم کی مشکلات جھیلنے کے بعد ہی حق تعالٰے اپنے انعامات کی بارش فرماتا ہے۔ لہٰذا انسان کو زندگی کی مشکلات پر صبر کر کے خدا کی رحمتوں کا انتظار کرنا چاہئے۔ مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کی وجہ سے اللہ تعالٰے آسانیوں اور راحتوں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ۔ اِسْمِ۔ اللهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِيْمِ۔

ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

منصب رسالت کے لئے تیاری

۱۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا۔

أَ۔ لَمْ۔ نَشْرَحْ۔ لَكَ۔ صَدْرَ۔ كَ۔

کیا۔ نہیں۔ ہم نے کھولا۔ تیرے لئے۔ سینہ۔ تیرا۔

۵- ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝
پھر ہم نے اسے پست سے پست حالت میں کر دیا۔

ثُمَّ - رَدَدْنَا - هُ - اَسْفَلَ - سَافِلِيْنَ -
پھر - ہم نے پھیر دیا - اس کو - سب سے نیچا - نیچوں کا -

۶- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے ہیں۔
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝
ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔

اِلَّا - اَلَّذِيْنَ - اٰمَنُوْا - وَ - عَمِلُوْا - اَلْ - صَالِحَاتِ -
چھوڑ کر - ان لوگوں کو جو - ایمان لائے - اور - کئے - - - نیک کام -
فَ - لَ - هُمْ - اَجْرٌ - غَيْرُ - مَمْنُوْنٍ -
سو - لئے - ان کے - بدلا ہے - نہ - ختم ہونے والا -

۷- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝
پس اے انسان یوم جزا کے جھٹلانے پر کیا چیز تجھے آمادہ کرتی ہے

فَ - مَا - يُكَذِّبُ - كَ - بَعْدُ - بِ - اَلْ - دِيْنِ -
پھر - کیا چیز - جھٹلائے - تجھ کو - پیچھے اس کے - معاملہ میں (خدا کی) حکومت کے -

۸- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝
کیا خدا احکم الحاکمین نہیں ہے؟

اَ - لَيْسَ - اَللّٰهُ - بِ - اَحْكَمِ - اَلْ - حَاكِمِيْنَ -
کیا - نہیں ہے - اللہ - - بڑا حاکم - - - حاکموں کا -

ع ۸ / ۲۰

(۱) انجیر ایک چھوٹا سا پھل ہے۔ مگر بہت سی خصوصیتوں کی وجہ سے تمام میووں میں ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔

(۲) زیتون عام خود رو درختوں کی طرح خود اگتا اور بڑھتا ہے۔ اس کی حفاظت و پرورش کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا مگر غذا، دوا اور قندیلوں میں کام آنے کی وجہ سے عرب والوں کے لئے ایک بڑی نعمت ہے۔

(۳) طور سیناء ایک چھوٹا پہاڑ ہے۔ مگر حق تعالے کی تجلی اور وحی کی وجہ سے اس کا رتبہ دنیا کے تمام پہاڑوں سے زیادہ ہے۔

(۴) مکہ معظمہ رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا کوئی بڑا شہر نہیں۔ مگر بیت اللہ اور آنحضرت کی جائے پیدائش ہونے کی وجہ سے روئے زمین کے تمام شہروں سے افضل واشرف ہے۔

اسی طرح گو انسان مادی لحاظ سے ایک مشت خاک اور گوشت پوست اور ہڈیوں کا ایک مختصر ڈھانچہ ہے۔ مگر اس میں خدا کے خلیفہ بننے کی صلاحیت ہے۔ وحی الٰہی کو برداشت کرنے کی استعداد ہے۔ اور غیر محدود ترقیوں کی قابلیت ہے اسی بنا پر خدا نے اسے عالم میں سب سے افضل قرار دیا۔ اور مخلوقات میں صالح ترین قالب اور بہترین سانچہ میں انسان کو ڈھالا۔ تاکہ وہ اپنی استعداد اور قابلیت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے۔ اور اپنی زندگی کو کمال کی اس منزل تک پہنچا سکے جہاں نقصان اور خسارہ کا خطرہ نہیں ہے۔ مگر اس دنیا میں آکر انسانوں کے دو گروہ ہوگئے۔ ایک گروہ وہ جس نے خدا کی اس عظیم الشان نعمت یعنی انسانیت کی کوئی قدر نہ کی۔ اور اپنی بیش قیمت

برداشت فرمائیں۔ مگر مشکلات کے طوفانوں میں اپنا فرض انجام دیتے رہے۔ اس امتحان میں پورا اترنے کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام کلفتیں اور دقتیں دور فرمادیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ ہدایت فرمادی کہ بندوں کی اصلاح اور مخلوق کی خدمت سے فارغ ہو کر پوری یکسوئی کے ساتھ خدا کی یاد میں لگ جایا کیجئے۔ کیونکہ وہی مشکلات کو حل کرتا ہے۔ اور وہی نعمتوں کو بخشتا ہے۔

سُوْرَۃُ التِّیْن

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں انجیر، زیتون، طور سیناء اور مکہ معظمہ کی قسم کھا کر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات میں سب سے بہتر وجود اور سب سے زیادہ خوبصورت قالب انسان کو بخشا ہے۔ لیکن جو انسان خدا کے اس احسان کو خاطر میں نہیں لاتا ہے اور اپنی بیش قیمت زندگی کو اپنی دائمی بھلائی اور بہبودی کا ذریعہ نہیں بناتا ہے وہ مخلوقات میں سب سے زیادہ ذلیل اور تباہ حال ہوگا۔ اور جو شخص اپنی انسانیت کی قدر کر کے ایمان و عمل کی دولت جمع کرتا ہے وہ ترقی کی ان منزلوں تک پہنچیگا جو انسانی حد و حساب سے زیادہ اونچی اور بلند ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

ب - اِسْمِ - اللّٰہِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِیْمِ

ساتھ - نام - اللہ - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا

خدا نے انسان کو اشرف المخلوقات بنادیا اب وہ اپنے اعمال سے خواہ ذلت کے گڑھے میں جا پڑے خواہ بلند ترین درجات حاصل کرلے

۱- وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ

قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔

وَ - اَلْ - تِیْنِ - وَ - اَلْ - زَیْتُوْنِ -

قسم ہے - - انجیر کی - قسم ہے - - زیتون کی۔

۲- وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ

اور طور سینا کی۔

وَ - طُوْر - سِیْنِیْنَ -

قسم ہے - کوہ - سینا کی۔

۳- وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ

اور اس امن والے شہر کی۔

وَ - ھٰذَا - اَلْ - بَلَدِ - اَلْ - اَمِیْنِ -

قسم ہے - اس - - - شہر - - - امن والے کی۔

۴- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۫

بے شک ہم نے انسان کو خلقت کے بہترین سانچہ میں ڈھالا ہے

لَ - قَدْ - خَلَقْنَا - اَلْ - اِنْسَانَ - فِیْ - اَحْسَنِ - تَقْوِیْمٍ

البتہ - ہے - ہم نے پیدا کیا - - انسان کو - میں - سب سے حسین - قالب

۲۔ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔

خَلَقَ۔ اَلْ۔ اِنْسَانَ۔ مِنْ۔ عَلَقٍ۔

پیدا کیا۔ ۔۔ انسان کو۔ سے۔ جمے ہوئے خون۔

۳۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝

پڑھیئے۔ اور آپ کا رب تو بڑا کریم ہے۔

اِقْرَأْ۔ وَ۔ رَبُّكَ۔ اَلْ۔ اَكْرَمُ۔

پڑھ۔ اور۔ تیرا رب۔ ۔۔ بڑا کرم کرنے والا ہے۔

۴۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔

اَلَّذِیْ۔ عَلَّمَ۔ بِ۔ اَلْ۔ قَلَمِ۔

جس نے۔ تعلیم کیا۔ ۔۔ ۔۔ قلم کے۔

۵۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اس نے انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

عَلَّمَ۔ اَلْ۔ اِنْسَانَ۔ مَا۔ لَمْ۔ يَعْلَمْ۔

تعلیم کیا۔ ۔۔ انسان۔ جو کچھ۔ نہ تھا۔ جانتا۔

آنحضرت سے کہا گیا کہ خدا کا نام لے کر پڑھیئے۔ اگرچہ آپ اُمی (ان پڑھ) ہیں مگر جس رب نے ایک ناچیز قطرہ سے انسان جیسی عاقل، کارپرداز، کامل مخلوق کو پیدا کر دیا وہی آپ میں پڑھنے کی استعداد پیدا کر دیگا۔ اور علوم و حکمتوں کے خزانے آپ کو عطا کرے گا۔ آپ اس کریم رب کا نام لے کر پڑھیئے جس نے ناواقف اور جاہل انسانوں کو قلم کے ذریعہ علوم سکھائے۔ ہزاروں برس کی گذری ہوئی باتیں۔ اکابر عالم کے خیالات اور اقوال آئندہ ہونے والے واقعات الغرض علوم و فنون کا اکثر حصہ قلم ہی کے ذریعہ اللہ نے دنیا میں پھیلایا۔ ذرا قلم کی حقیر حیثیت پر نظر ڈالئے اور عالم کے ان غیر محدود علوم و فنون کو دیکھیئے، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گو آپ اپنے آپ کو کمزور اور بے سرو سامان دیکھتے ہیں مگر خدا تعالےٰ آپ ہی سے سارے جہان کی اصلاح کا کام لے گا۔

دنیا کی کامیابی انسان کو سرکشی پر مائل کرتی ہے

۶۔ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝

نہیں نہیں۔ بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے۔

كَلَّا۔ اِنَّ۔ اَلْ۔ اِنْسَانَ۔ لَ۔ يَطْغٰى۔

نہیں نہیں۔ بے شک۔ ۔۔ انسان۔ البتہ۔ سرکشی کرتا ہے

۷۔ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝

جب وہ اپنے آپ کو غنی دیکھتا ہے۔

اَنْ۔ رَا۔ هُ۔ اِسْتَغْنٰى۔

اس لئے۔ اس نے دیکھا۔ اپنے آپ کو۔ بے نیاز۔

۸۔ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝

یقیناً آپ کے رب کی طرف پھر واپس ہونا ہے۔

اِنَّ۔ اِلٰى رَبِّ۔ كَ۔ اَلْ۔ رُجْعٰى۔

بے شک۔ رب کی طرف۔ تیرے۔ ۔۔ پھر آنا ہے۔

قوتوں کو بیکار ضائع کرتا رہا۔ یا فطرت کے منشاء کے خلاف ان کو برائیوں میں لٹاتا رہا۔ اس گروہ کا انجام تو یہ ہے کہ وہ ذلت وعذاب کے سب سے زیادہ نیچے طبقہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ڈال دیا جائیگا۔ دوسرا گروہ جس نے انسانیت کے بلند درجہ کو پہچانا اور فطرت کے قانون کے مطابق اپنی قوتوں کو کام میں لاتا رہا۔ اپنی زندگی ایمان وعمل صالح میں کمال پیدا کرنے کے لئے گذارتا رہا تو اس گروہ کو غیر محدود ترقیاں اور کامیابیاں حاصل ہوں گی۔ یہ جو کچھ ہوگا خدا کے عدل وانصاف کے عین مطابق ہوگا۔ جو شخص خدا کی تھوڑی سی معرفت رکھتا ہے وہ کسی طرح اس قانون کو جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ خدا کی حکمت اسی کو چاہتی ہے کہ ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ پائے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ جزا وسزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

سُوْرَةُ الْعَلَق

یہ سورت مکی ہے۔ رمضان کا مہینہ تھا، آنحضرت انسانوں سے الگ تھلگ ہو کر غار حرا میں معتکف تھے، دن رات خدا کی یاد میں آپ کو مصروفیت تھی کہ اس سورت کی پہلی پانچ آیتیں لے کر جبریلؑ نازل ہوئے۔ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان ابتدا میں ایک خون کا لوتھڑا ہوتا ہے جس میں نہ جان ہوتی ہے، نہ ارادہ۔ نہ علم۔ اسی خون کی پھٹکی کو خدا ترقی دے کر عقل وعلم والا انسان بناتا ہے۔ اب انسان پر لازم تو یہ تھا کہ خدا کا فرمانبردار بندہ بنتا۔ مگر وہ عموماً سرکشی پر کمر باندھتا ہے اور دوسروں کو بھی خدا کی فرمانبرداری سے روکتا ہے۔ اب اس کی سرکشی کا انجام یہ ہوگا کہ اس کی عزت وشوکت سب خاک میں ملادی جائے گی۔ اور عذاب کے فرشتے گھسیٹ کر اسے عذاب میں ڈال دیں گے۔ آخر میں آنحضرت سے کہا گیا کہ آپ ان سرکش انسانوں کی بات بالکل نہ مانیں۔ بلکہ اپنے کریم ورحیم رب کی فرمانبرداری میں لگے رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِيْمِ۔
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

انسان کی پیدائش۔ اور علم سے آراستگی

۱۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ	اِقْرَاْ۔ بِ۔ اِسْمِ۔ رَبِّكَ۔ اَلَّذِيْ۔ خَلَقَ۔
پڑھئے اپنے رب کا نام لے کر جس نے ہر چیز پیدا کی	پڑھ۔ ساتھ۔ نام۔ تیرے رب کے۔ جس نے۔ پیدا کیا۔

سرکشی کا انجام

۱۵- كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ
خیر سہی۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا۔
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ
تو ہم ضرور اسے پیشانی کے بل گھسیٹینگے۔

كَلَّا - لَ - اِنْ - لَمْ - يَنْتَهِ -
نہیں نہیں۔ البتہ۔ اگر۔ نہ۔ باز آیا۔
لَ نَسْفَعَنْ - بِ - اَلْ - نَاصِيَةِ -
ضرور ہم گھسیٹیں گے۔ سے۔ -۔ ماتھے کے بالوں۔

۱۶- نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ
ایسی پیشانی جو جھوٹی۔ گنہ گار ہے۔

نَاصِيَةٍ - كَاذِبَةٍ - خَاطِئَةٍ -
ماتھے کے بال۔ جھوٹے۔ گنہ گار۔

۱۷- فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ
تب وہ بلالے اپنے مجلس والوں کو۔

فَ - لِ - يَدْعُ - نَادِيَ - هٗ -
پھر۔ چاہئے۔ بلائے۔ مجلس۔ اپنی۔

۱۸- سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ
ہم بھی سزا دینے والے سپاہیوں کو بلالیں گے۔

سَ - نَدْعُ - اَلْ - زَبَانِيَةَ
عنقریب۔ ہم بلاتے ہیں۔ -۔ پیادے

۱۹- كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ السجدۃ
ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ آپ اس کا کہنا مانیں اللہ کو سجدہ کریں اور اس سے نزدیک رہیں۔

كَلَّا - لَا - تُطِعْهُ - وَ - اسْجُدْ - وَ - اِقْتَرِبْ ۩ ع ۱۹ سجدہ
نہیں نہیں۔ مت۔ اطاعت کر اسکی۔ اور۔ سجدہ کر۔ اور۔ نزدیک ہوجا

اچھا سہی۔ اگر وہ سرکشی اور ظلم پر یونہی لگا رہا تو ہمارے سپاہی اس کی بدبخت اور نافرمان پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے اور ذلّت وعذاب کے گڑھے میں ڈال دینگے۔ اس وقت اس کے یارانِ مجلس اور خدم وحشم کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور اے رسول آپ اس شخص کی بات کو ہرگز نہ مانیں بلکہ خدا کے حکموں کے سامنے جھکے رہیں۔ اور اسی سے لو لگائے رہیں یہ قرآن پاک کی معجزانہ پیشں گوئی تھی۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی جنہوں نے اپنی طاقت کے نشہ میں خدا سے بغاوت کی اور مسلمانوں کو ظلم وستم کا تختۂ مشق بنائے رکھا۔ آخر کار غزوۂ بدر میں نہایت ذلّت سے مارے گئے۔ اور اللہ کے سپاہیوں یعنی مسلمانوں نے گھسیٹ کر ان کو قلیبِ بدر (کنواں) میں ڈالا۔ یہ تو دنیا میں ہی ہؤا۔ اور آخرت میں جو کچھ ہوگا وہ ابھی باقی ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

یہ سورت مدنی ہے صحابہ کرامؓ کے سامنے جب بنی اسرائیل کے فضائل اور طرح طرح کی نعمتوں اور انعاموں کا جو اللہ تعالےٰ نے انہیں بخشی تھیں۔ ذکر ہوا تو انہیں قدرۃً ملّت اسلامیہ کے لئے فکر ہوا کہ آیا ان پر بھی ایسے انعاموں کی بارش ہوتی ہے یا نہیں

خدا جس رحمت و شفقت سے انسان کی پرورش کرتا ہے۔ اور اس کی قوت، عزت اور دولت کو بڑھاتا ہے اس لئے بندہ پر واجب تو یہ تھا کہ دل و جان سے اس کی فرمانبرداری کرتا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ نافرمان انسان تو دولت و عزت پاکر سرکشی و بغاوت پر کمر باندھ لیتا ہے۔ خیر کچھ دنوں جو چاہے کرلے۔ مگر یہ یاد رہے کہ پھر خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس وقت اس سرکشی کا مزہ معلوم ہوگا۔

گمراہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں

۹- اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو کہ ایک بندے کو

۱۰- عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۙ

نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔

۱۱- اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ

بھلا دیکھئے تو کہ اگر وہ نیک راہ پر ہوتا یا لوگوں کو

۱۲- اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۙ

تقویٰ کا حکم دیتا (تو کیسی اچھی بات ہوتی)۔

۱۳- اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ

ذرا دیکھئے تو سہی جب اس نے جھٹلایا اور خدا کے حکم سے منہ پھیرا

۱۴- اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۙ

تو یہ خیال نہیں کیا کہ یقیناً خدا اسے دیکھ رہا ہے۔

اَ - رَءَيْتَ - الَّذِيْ - يَنْهٰى۔

کیا۔ تو نے دیکھا۔ اس کو۔ منع کرتا ہے

عَبْدًا - اِذَا - صَلّٰى۔

ایک بندے کو۔ جب۔ نماز پڑھے۔

اَ - رَءَيْتَ - اِنْ - كَانَ - عَلٰى - اَلْ - هُدٰى۔

کیا۔ تو نے دیکھا۔ اگر۔ وہ ہوا۔ پر۔ - ۔ ہدایت۔

اَوْ - اَمَرَ - بِ - اَلْ - تَقْوٰى۔

یا۔ اس نے حکم کیا۔ ساتھ۔ - ۔ پرہیزگاری کے۔

اَ - رَءَيْتَ - اِنْ - كَذَّبَ - وَ - تَوَلّٰى۔

کیا۔ تو نے دیکھا۔ اگر۔ اس نے جھٹلایا۔ اور۔ منہ موڑا۔

اَ - لَمْ - يَعْلَمْ - بِ - اَنَّ - اللّٰهَ - يَرٰى۔

کیا۔ نہیں۔ جانا اس نے۔ - ۔ کہ۔ اللہ۔ دیکھتا ہے۔

بالآخر نافرمان انسان نہ صرف خود نیکیوں سے باز رہتا ہے۔ بلکہ دوسرے نیک بندوں کو بھی اچھے کاموں سے روکتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی عاقبت بالکل ہی برباد کرلیتا ہے۔ اور اگر کہیں وہ اپنے جوشِ عمل اور سرگرمی کا رُخ نیکیوں کی طرف پھیر دیتا۔ تو کتنا خوش قسمت ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنے اثر، طاقت اور دولت سے نہ صرف اپنی عاقبت درست کرتا بلکہ بہت سے بندگان کو نیک راستہ پر لگالیتا۔ اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوتا۔ کاش اگر وہ اسی کا خیال کرلیتا کہ اس کی حرکتوں کو خدا دیکھ رہا ہے تب بھی اس کی اصلاح ہوجاتی۔ مگر وہ خدا سے بالکل ہی غافل ہے۔

سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃِ

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ کفر کی نہایت گہری تاریکی دنیا سے دور کرنے کے لئے ایک آفتاب ہدایت کی نور افشانی کی ضرورت تھی اس لئے حق تعالےٰ نے محمد رسول اللہؐ کو مبعوث فرمایا۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ ساری دنیا ان پر ایمان لاتی اور دین حق کو قبول کرتی۔ مگر لوگوں نے تعصب اور نفسانیت کی بنا پر اس سے اختلاف کیا۔ حالانکہ اس نبیؐ کی تعلیم وہی تھی جو تمام پہلے پیغمبروں نے دنیا کو دی تھی۔ مگر اللہ کی حجت پوری ہو چکی ہے۔ اب جو لوگ کفر و انکار کا راستہ اختیار کریں گے۔ ان کے لئے عذاب جہنم تیار ہے۔ اور جو ایمان اور عمل صالح سے متصف ہوں گے۔ اُن کے لئے بہشت موجود ہے اور سب سے بڑا کمال نعمت یہ کہ خدا ان سے راضی ہوگا۔ اور یہ اپنے خدا سے راضی ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰه - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا

آفتاب ہدایت کا طلوع

۱- لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اہل کتاب اور مشرک جو کافر ہو چکے۔
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
وہ کفر سے باز آنے والے نہ تھے
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ
جب تک کہ اُن کے سامنے کھلی دلیل نہ آجاتی
۲- رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ
یعنی اللہ کا رسول جو تلاوت کرتا ہو پاک صحیفوں کی
۳- فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۗ
جن میں بہت درست مضامین ہیں۔

لَمْ - يَكُنْ - اَلَّذِيْنَ - كَفَرُوْا - مِنْ -
نہیں۔ تھے۔ وہ جنہوں نے۔ کفر کیا۔ سے
اَهْلِ - اَلْ - كِتٰبِ - وَ - اَلْ - مُشْرِكِيْنَ - مُنْفَكِّيْنَ -
والوں۔ ۔۔ کتاب۔ اور۔ ۔۔ مشرک (جمع) باز آنیوالے
حَتّٰى - تَاْتِيَ - هُمْ - اَلْ - بَيِّنَةُ -
جب تک۔ آجاتی۔ ان کے پاس۔ ۔۔ کھلی دلیل۔
رَسُوْلٌ - مِنْ - اللّٰهِ - يَتْلُوْا - صُحُفًا - مُطَهَّرَةً -
رسول۔ کا۔ اللہ۔ پڑھتا ہے۔ صحیفے۔ پاک
فِيْ هَا - كُتُبٌ - قَيِّمَةٌ -
ان میں۔ کتابیں۔ درست

صدیوں سے دنیا پر کفر و گمراہی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور دیگر مشرکین مثلاً

تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرما کر ان کے فکر کو دور کیا۔ اور اس حقیقت کو آشکارا کیا کہ بنی اسرائیل کو ہزار مہینوں میں جو کچھ حاصل ہوا تھا۔ اس سے بہت زیادہ امت مسلمہ کو ایک ہی شب میں بخش دیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر میں اتارا

۲۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ

اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟

۳۔ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴۔ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ

اس میں فرشتے اور روح الامین خدا کے حکم سے ہر ایک کام کے انتظام کے لئے اترتے ہیں۔

سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

یہ (رات) طلوع صبح تک سراپا سلامتی ہے۔

ب۔ اِسۡمِ۔ اَللّٰہ۔ اَلۡ۔ رَحۡمٰنِ۔ اَلۡ۔ رَحِیۡمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا

اِنَّا۔ اَنۡزَلۡنَا۔ ہٗ۔ فِیۡ۔ لَیۡلَۃِ۔ اَلۡ۔ قَدۡرِ۔
بیشک۔ ہم نے اتارا۔ اس کو۔ میں۔ رات۔ ۔ ۔ قدر کی۔

وَ۔ مَا۔ اَدۡرٰی۔ کَ۔ مَا۔ لَیۡلَۃُ۔ اَلۡ۔ قَدۡرِ۔
اور۔ کیا چیز۔ بتلائے۔ تجھ کو۔ کیا ہے۔ رات۔ ۔ ۔ قدر کی۔

لَیۡلَۃُ۔ اَلۡ۔ قَدۡرِ۔ خَیۡرٌ۔ مِنۡ۔ اَلۡفِ۔ شَہۡرٍ۔
رات۔ ۔ ۔ قدر کی۔ بہتر ہے۔ سے۔ ہزار۔ مہینے۔

تَنَزَّلُ۔ اَلۡ۔ مَلٰٓئِکَۃُ۔ وَ۔ اَلۡ۔ رُوۡحُ۔ فِیۡہَا۔
اُترتے ہیں۔ ۔ ۔ فرشتے۔ اور۔ ۔ ۔ روح الامین (جبرائیل)۔ اس میں

ب۔ اِذۡنِ۔ رَبِّ۔ ہِمۡ۔ مِنۡ۔ کُلِّ۔ اَمۡرٍ۔
ساتھ۔ اجازت۔ رب کی۔ اپنے۔ سے۔ ہر۔ کام۔

سَلَامٌ۔ ہِیَ۔ حَتّٰی۔ مَطۡلَعِ۔ اَلۡ۔ فَجۡرِ۔
سلامتی ہے۔ وہ۔ تک۔ طلوع ہونے۔ ۔ ۔ صبح

مع ۱۸ ۔ النصف

انسان کی ہدایت و فلاح کا قانون توراۃ۔ زبور۔ انجیل اور دوسرے مقدس صحیفوں کی صورت میں نازل ہوتا رہا۔ پھر اس قانون کو ہر طرح سے مکمل کر کے قرآن کی صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اور بڑی برکت والی رات کی نورانی گھڑیاں کہ قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اس ایک شب میں اُمت محمدیہ کو جو کچھ دیا گیا وہ تمام اُمتوں کی ہزار ماہ کی دولت سے افضل و بہتر ہے۔ پھر یہ نہیں کہ اس شب مبارک کی برکتیں ختم ہو چکیں۔ بلکہ قیامت تک وہ رات مبارک ہے۔ اس میں ملائکہ رحمت خدا کی بخششوں کو لے کر زمین میں آتے ہیں اور شام سے صبح تک انسانوں پر رحمت اور سلامتی کی بارش ہوتی ہے۔ اس رات میں عبادت کرنے والوں کو ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور انوار الٰہی کے خاص نزول کی وجہ سے عجب روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔

کافروں اور ایمانداروں کا انجام

۶۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ
بیشک جنہوں نے کفر کیا خواہ وہ اہل کتاب سے ہوں
وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ
یا مشرکین سے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل
فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ
ہوں گے۔ یہ لوگ مخلوق میں بدترین ہیں۔

اِنَّ ۔ اَلَّذِیۡنَ ۔ کَفَرُوۡا ۔ مِنۡ ۔ اَہۡلِ ۔ کِتَابِ
بیشک ۔ جن لوگوں نے ۔ کفر کیا ۔ سے ۔ اہل ۔ کتاب
وَ ۔ اَلۡ ۔ مُشۡرِکِیۡنَ ۔ فِیۡ ۔ نَارِ ۔ جَہَنَّمَ ۔ خٰلِدِیۡنَ ۔
اور ۔ ۔ مشرکین ۔ میں ۔ آگ ۔ دوزخ ۔ ہمیشہ رہیں گے
فِیۡہَا ۔ اُولٰٓئِکَ ۔ ہُمۡ ۔ شَرُّ ۔ اَلۡ ۔ بَرِیَّۃِ ۔
اس میں ۔ یہ لوگ ۔ وہ ۔ بدترین ۔ ۔ ۔ مخلوق ۔

۷۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے
اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ
وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

اِنَّ ۔ اَلَّذِیۡنَ ۔ اٰمَنُوۡا ۔ وَ ۔ عَمِلُوۡا ۔ اَلۡ ۔ صّٰلِحٰتِ
بیشک ۔ جو لوگ ۔ ایمان لائے ۔ اور ۔ انہوں نے کیا ۔ ۔ ۔ اچھے کام
اُولٰٓئِکَ ۔ ہُمۡ ۔ خَیۡرُ ۔ اَلۡ ۔ بَرِیَّۃِ ۔
یہ لوگ ۔ وہ ہیں ۔ بہترین ۔ ۔ ۔ مخلوقات ۔

۸۔ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ
ان کا بدلہ انکے پروردگار کے ہاں ہمیشہ باقی رہنے والے
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ
باغ ہیں جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں یہ لوگ اس میں ہمیشہ
اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ
ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے خوش اور وہ اس سے خوش
ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ؕ
یہ انعام اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے

جَزَاءُ ۔ ہُمۡ ۔ عِنۡدَ ۔ رَبِّ ۔ ہِمۡ ۔ جَنّٰتُ ۔ عَدۡنٍ ۔
بدلا ۔ ان کا ۔ پاس ۔ رب کے ۔ ان کے ۔ باغ ۔ ہمیشگی کے ۔
تَجۡرِیۡ ۔ مِنۡ ۔ تَحۡتِ ۔ ہَا ۔ اَلۡ ۔ اَنۡہٰرُ ۔ خٰلِدِیۡنَ ۔ فِیۡہَا ۔
بہتی ہیں ۔ سے ۔ نیچے ۔ اُن کے ۔ ۔ ۔ نہریں ۔ ہمیشہ رہیں گے ۔ ان میں
اَبَدًا ۔ رَضِیَ ۔ اللّٰہُ ۔ عَنۡ ۔ ہُمۡ ۔ وَ ۔ رَضُوۡا ۔ عَنۡ ۔ ہُ
ہمیشہ ۔ خوش ہوا ۔ اللہ ۔ ان ۔ سے ۔ اور ۔ خوش ہوئے ۔ اس سے
ذٰلِکَ ۔ لِ ۔ مَنۡ ۔ خَشِیَ ۔ رَبَّ ۔ ہٗ ۔
یہ ۔ لئے ہے ۔ اس کے ۔ جو ۔ ڈرا ۔ رب سے ۔ اپنے

خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرک اگر انہوں نے اپنی زندگی کفر میں گذاری تو انجام کے لحاظ سے وہ مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے ہیں۔ کیونکہ ذلیل سے ذلیل جانور اگر بہشت میں نہ جائے گا تو عذاب جہنم سے تو بچا رہے گا۔ مگر کافر انسان کے لئے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا دُکھ اُٹھانا ہے۔ کافروں کے برعکس ایماندار اور نیکو کار لوگ مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں کیونکہ اپنے ایمان اور نیک عمل کی وجہ سے وہ بہشتوں میں جگہ پائیں گے۔ جہاں کی راحت و بہار باقی رہنے والی اور دائمی ہے۔ اور اس سے بھی بڑی ایک نعمت ان کو یہ نصیب ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے

اہلِ عرب سب کفر کی تاریکی میں گرفتار تھے اور ان کے دلوں پر کفر کی سیاہی جم چکی تھی اس لئے ضرورت تھی کہ ایک ایسا آفتاب ہدایت درخشندہ ہو جس کے نور سے کفر و شرک کے بادل پھٹ جائیں۔ اور دنیا سے سرکشی و نافرمانی گمراہی بدکاری کی تاریکیاں دور ہو جائیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک میں اس نور ہدایت کا اظہار فرمایا۔ جو قرآن پاک کی مقدس سورتیں اور پاک آیتیں لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ اور آپ کی تعلیم سے کفر کی سیاہیاں دور ہونے لگیں۔ اس کے بغیر بھلا کافر اپنے کفر سے کہاں باز آنے والے تھے۔

اہلِ کتاب کا سچائی سے انحراف

۴۔ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا
اور جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ انہوں نے روشن دلیل
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ
آجانے کے بعد ہی دین حق سے اختلاف کیا۔

۵۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
حالانکہ انہیں سوائے اس کے کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا
وہ خلوص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں اور
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ
یکسو ہو کر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہی
الْقَيِّمَةِ ؕ
سچا دین ہے۔

وَ۔ مَا۔ تَفَرَّقَ۔ اَلَّذِيْنَ۔ اُوْتُوْا۔ اَلْ۔ كِتٰب۔ اِلَّا۔
اور۔ نہ۔ جدا جدا ہوئے۔ جو لوگ۔ دئے گئے۔ ۔۔ کتاب۔ مگر
مِنْ۔ بَعْدِ۔ مَا۔ جَاءَتْ۔ هُمْ۔ اَلْ۔ بَيِّنَةُ۔
سے۔ بعد۔ اس کے کہ۔ آئی۔ ان کے پاس۔ ۔۔ کھلی نشانی۔
وَ۔ مَا۔ اُمِرُوْا۔ اِلَّا۔ لِ۔ يَعْبُدُوْا۔ اَللّٰهَ
اور۔ نہیں حکم دئے گئے وہ۔ مگر۔ یہ کہ۔ عبادت کریں۔ اللہ کی
مُخْلِصِيْنَ۔ لَ۔ هٗ۔ اَلْ۔ دِيْنَ۔ حُنَفَاءَ۔ وَ۔ يُقِيْمُوْا
خالص کرتے ہوئے۔ واسطے۔ اسکے۔ ۔۔ اطاعت۔ متوجہ ہو کر۔ اور قائم کریں
اَلْ۔ صَلٰوةَ۔ وَ۔ يُؤْتُوْا۔ اَلْ۔ زَكٰوةَ۔ وَ۔ ذٰلِكَ۔ دِيْنُ۔
۔۔ نماز۔ اور۔ ادا کریں۔ ۔۔ زکوٰۃ۔ اور۔ یہ۔ دین
اَلْ۔ قَيِّمَةِ۔
۔۔ درست۔

پہلی آسمانی کتابوں کی تعلیم اور پیشینگوئیوں کے مطابق سب اہلِ کتاب کو رسول برحق کی آمد کا انتظار تھا۔ مگر جب رسول روشن دلیل یعنی قرآن مجید لے کر تشریف لائے تو یہی اہل کتاب اپنی خود غرضیوں کے باعث ان کی مخالفت میں کھڑے ہوگئے۔ اور ان کو جھٹلانے لگے۔ حالانکہ یہ رسول جن باتوں کا حکم فرماتے تھے وہی مسلمہ طور پر تمام ادیان سابقہ کی تعلیم تھی۔ یعنی خدا کی عبادت۔ اس کی فرمانبرداری میں اخلاص نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ بس یہی سچا دین ہے جس کی رسول کریم نے تعلیم دی۔ مگر اہل کتاب نے محض تعصب اور نفس پروری کی وجہ سے اس سے اختلاف کیا۔

۷۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝	فَ ۔مَنْ ۔يَعْمَلْ ۔مِثْقَالَ ۔ ذَرَّةٍ ۔خَيْرًا ۔ يَرَ ۔ هٗ ۔
پس جوشخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اسے دیکھے گا	پس۔جوکوئی۔کریگا۔ برابر۔ ایک ذرّہ۔نیکی۔دیکھیگا اسکو
۸۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝	وَ ۔مَنْ ۔يَعْمَلْ ۔مِثْقَالَ ۔ ذَرَّةٍ ۔شَرًّا ۔يَرَ ۔ هٗ ۔
اور جوشخص ایک ذرہ کے برابر برائی کریگا وہ بھی اسے دیکھے گا	اور۔جوکوئی۔کرے گا۔ برابر۔ ایک ذرّہ۔برائی۔دیکھیگا اسکو

ع ۸ ۲۴

قیامت کا آنا ایک سخت زلزلہ کی صورت میں ہوگا جس سے زمین پھٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائیگی اور جو کچھ اس کے اندر چھپا ہے سب باہر نکل پڑیگا۔ مردے قبروں سے باہر نکل کر حیران ہوکر کہیں گے کہ یہ کیا ہوگیا۔ اس دن خدا کا حکم ہوگا کہ اے زمین تیری پشت پر جو واقعات اور حادثات گزرے ہیں اور انسانوں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب بیان کر۔ زمین اللہ کے حکم سے بزبان حال سب سرگذشت بیان کردیگی۔ اور ازل سے لے کر قیامت تک کے سب واقعات ظاہر ہوجائیں گے اور ہر انسان اپنے ہر نیک و بدعمل کا ذرّہ ذرّہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا ہوا دیکھ لیگا۔ غور سے دیکھا جائے تو صرف یہی چھوٹی سی سورت جس میں قیامت اور اعمال کے نتائج کا عقیدہ نہایت پرزور الفاظ میں ذہن نشین کیا گیا ہے انسان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

یہ سورت مکّی ہے۔ اس میں گھوڑے جیسے اطاعت شعار اور وفادار جانور کو خداوند تعالٰے نے اس بات کی شہادت میں پیش کیا ہے۔ کہ خدا کا نافرمان بندہ بہت ہی ناشکرا اور احسان فراموش ہے۔ اور اس کی نافرمانی کی وجہ یہ ہے کہ وہ مال کی محبت میں پڑکر اپنے مالک سے غافل ہوجاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بِ ۔اِسْمِ ۔ اللّٰه ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمِ ۔
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	ساتھ۔نام۔ اللہ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان۔ ۔ نہایت رحم والا

مال کی محبت خدا سے غافل کرتی ہے

۱۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝	وَ ۔ اَلْ ۔ عٰدِيٰتِ ۔ ضَبْحًا ۔
ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم	قسم ہے۔ ۔ دوڑنے والے۔ ہانپتے ہوئے
۲۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝	فَ ۔ اَلْ ۔ مُوْرِيٰتِ ۔ قَدْحًا ۔
جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اُڑانے والے ہیں	پھر۔ ۔ چنگاریاں اُڑانیوالے۔ ٹاپ مارکر
۳۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝	فَ ۔ اَلْ ۔ مُغِيْرٰتِ ۔ صُبْحًا ۔
پھر صبح کے وقت دھاوا کرنے والے ہیں	پھر۔ ۔ دھاوا کرنے والے۔ صبح

باعث انسے خوش رہیگا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے خوش رہیں گے بہشت تو ایمان اور عمل صالح کے عوض ملی اور خدا کی خوشنودی اور رضامندی خوف خدا کے صلہ میں ملی۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں قیامت کا بیان ہے۔ قیامت کا کچھ حال بیان کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ دنیا میں انسان نے جو کچھ کیا ہے وہ سب قیامت میں آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ نیکی ہو یا بدی خواہ ایک ذرہ ہی کے برابر ہو وہاں سب آگے لاکر دھر دی جائے گی۔ دنیا میں تو انسان بہت کچھ کرکے بھول جاتا ہے مگر خدا کے دفتر میں ذرا ذرا بات کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ قیامت میں وہ سب پیش کر دیا جائے گا۔ اور پھر اسی کے مطابق جزا و سزا مل جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

ب - اِسْمِ - اَللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ

ساتھ - نام - اللہ - - - بڑا مہربان - - - نہایت رحم والا

۱۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ

جب زمین سخت زلزلہ سے ہلائی جائے گی۔

اِذَا - زُلْزِلَتِ - اَلْ - اَرْضُ - زِلْزَالَ - هَا -

جب - ہلائی جائے - - - زمین - ہلانا - اس کا

۲۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

اور زمین اپنا سارا بوجھ باہر نکال دے گی

وَ - اَخْرَجَتْ - اَلْ - اَرْضُ - اَثْقَالَ - هَا -

اور - نکال دے - - - زمین - بوجھ (جمع) اپنے

۳۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا ہے

وَ - قَالَ - اَلْ - اِنْسَانُ - مَا - لَ - هَا -

اور - کہا - - - انسان - کیا ہے - کو - اس

۴۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ

اس دن زمین اپنی تمام خبریں بیان کرے گی

يَوْمَئِذٍ - تُحَدِّثُ - اَخْبَارَ - هَا -

اس روز - وہ بیان کریگی - باتیں - اپنی

۵۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۙ

کیونکہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا

بِ - اَنَّ - رَبَّ - كَ - اَوْحٰى - لَهَا -

بہ سبب اس کے کہ - رب نے - تیرے - وحی کی ہوگی - اس کو

۶۔ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ

اس روز لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوں گے۔

يَوْمَئِذٍ - يَصْدُرُ - اَلْ - نَاسُ - اَشْتَاتًا -

اس روز - پھر آئیں گے - - - لوگ - گروہ در گروہ۔

لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۙ

تاکہ وہ اپنے اعمال دیکھیں۔

لِ - يُرَوْ - اَعْمَالَ - هُمْ -

تاکہ - دیکھیں - کام - اپنے -

انسان کی ناشکری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ قیامت سے غافل اور لاپرواہ ہے۔ اس کو خیال ہی نہیں کہ مرنے کے بعد ایک روز قبروں سے اٹھنا ہے۔ اس دن جو کچھ اس وقت دلوں میں ہے سب ظاہر ہو جائیگا۔ اور خدا کو اس کے عملوں کا رتی رتی بھر علم ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق نتیجہ ملیگا۔ اگر انسان اس بات کا یقین رکھے تو وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی ناشکری نہ کرے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةُ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں قیامت کی کیفیت بیان کرکے بتایا گیا ہے۔ کہ اس دن سے انسان کی نئی زندگی شروع ہوگی۔ جس میں جن لوگوں کے عملوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ وہ آرام و راحت پائیں گے اور جن کے عملوں کا پلہ ہلکا ہوگا وہ دکھ و عذاب کے مستحق ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ اَلْقَارِعَةُ ۙ

کھڑکھڑانے والا واقعہ۔

۲۔ مَا الْقَارِعَةُ ۚ

کیا کچھ ہے کھڑکھڑانے والا واقعہ؟

۳۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ

اور تجھ کو کیا معلوم کہ کیا ہے کھڑکھڑانے والا واقعہ

۴۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ

اس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

۵۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ

اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔

۶۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ

پس جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔

۷۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ

تو وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا

بِ۔ اِسْمِ۔ اللّٰهِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِيْمِ۔

ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا۔

اَلْ۔ قَارِعَةُ۔

۔۔ کھڑکھڑانے والا۔

مَا۔ اَلْ۔ قَارِعَةُ۔

کیا۔ ۔۔ کھڑکھڑانے والا۔

وَ۔ مَا۔ اَدْرٰى۔ كَ۔ مَا۔ اَلْ۔ قَارِعَةُ۔

اور۔ کیا۔ معلوم ہے۔ تجھ کو۔ کیا۔ ۔۔ کھڑکھڑانے والا۔

يَوْمَ۔ يَكُوْنُ۔ اَلْ۔ نَاسُ۔ كَ۔ اَلْ۔ فَرَاشِ۔ اَلْ۔ مَبْثُوْثِ

دن۔ ہوں گے۔ ۔۔ لوگ۔ مثل۔ ۔۔ پروانے۔ ۔۔

وَ۔ تَكُوْنُ۔ اَلْ۔ جِبَالُ۔ كَ۔ عِهْنِ۔ اَلْ۔ مَنْفُوْشِ۔

اور۔ ہونگے۔ ۔۔ پہاڑ۔ مثل۔ رنگین اون۔ ۔۔ دھنی ہوئی

فَ۔ اَمَّا۔ مَنْ۔ ثَقُلَتْ۔ مَوَازِيْنُ۔ هٗ۔

پس۔ بہرحال۔ جو شخص۔ بھاری ہوا۔ وزن۔ اس کا

فَ۔ هُوَ۔ فِيْ۔ عِيْشَةٍ۔ رَاضِيَةٍ۔

پس۔ وہ۔ میں۔ گذران۔ خاطر خواہ

۴۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ

پھر اس وقت وہ غبار اڑاتے ہیں۔

فَ۔ اَثَرْنَ ۔ بِ ۔ ہٖ ۔ نَقْعًا۔

پھر۔ اُنہوں نے اُڑایا۔ میں۔ اس۔ غبار۔

۵۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ

پھر اس وقت دشمن کی جماعت میں جا گھستے ہیں۔

فَ۔ وَسَطْنَ ۔ بِ ہٖ ۔ جَمْعًا۔

پھر۔ گھس گئے۔ اس وقت۔ جماعت

۶۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ

بے شک انسان اپنے پروردگار کا بہت ناشکرا ہے۔

اِنَّ ۔ اَلْ ۔ اِنْسَانَ ۔ لِ ۔ رَبِّ ۔ ہٖ ۔ لَ ۔ كَنُوْدٌ۔

بیشک۔ ۔ ۔ انسان ۔ واسطے ۔ پروردگار اپنے ۔ البتہ ۔ بڑا ناشکرا

۷۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ

اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے۔

وَ ۔ اِنَّ ۔ ہٗ ۔ عَلٰى ۔ ذٰلِكَ ۔ لَ ۔ شَهِيْدٌ۔

اور ۔ بیشک ۔ وہ ۔ پر ۔ اس ۔ البتہ ۔ گواہ

۸۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۙ۔

اور بے شک وہ مال کی محبت میں سخت ہے۔

وَ ۔ اِنَّ ۔ ہٗ ۔ لِ ۔ حُبِّ ۔ اَلْ ۔ خَيْرِ ۔ لَ ۔ شَدِيْدٌ۔

اور ۔ بیشک ۔ وہ ۔ واسطے ۔ محبت ۔ ۔ ۔ مال ۔ البتہ ۔ سخت ۔

گھوڑے کی فرمانبرداری کا حال یہ ہے۔ کہ وہ مالک کے اشارہ پر اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ ہانپنے لگتا ہے۔ اور اس کے ٹاپوں سے چنگاریاں اُڑنے لگتی ہیں۔ پھر وہ گرد و غبار اڑاتا ہوا دھاوا مارتا ہے۔ اور بے خوف وخطر دشمن کی فوج میں گھس جاتا ہے۔ اس جانور کی اطاعت گذاری محض اسی لئے ہے۔ کہ مالک کے ہاتھوں اسے کچھ گھاس اور دانہ مل جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں انسان کو دیکھو جو مخلوق میں سب سے افضل اور عاقل ہے۔ اس کی کیا حالت ہے۔ باوجود پروردگار عالم کے بے حد وحساب احسانات کے یہ اس کی فرمانبرداری سے جی چراتا ہے۔ بیشک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اس کا اسے خود بھی احساس ہوتا ہے۔ مگر دنیا کے مال ومتاع کی محبت اور ان کی فراہمی کے فکر میں وہ ایسا سرگردان ہوتا ہے کہ اپنے محسن حقیقی کو بالکل بھول جاتا ہے۔

انجام سے بے خبری

۹۔ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ

کیا وہ نہیں جانتا جب اٹھائے جائینگے جو مُردے قبروں میں ہیں

اَ ۔ فَ ۔ لَا ۔ يَعْلَمُ ۔ اِذَا ۔ بُعْثِرَ ۔ مَا ۔ فِیْ ۔ اَلْ ۔ قُبُوْرِ۔

کیا ۔ پھر نہیں ۔ وہ جانتا ۔ جب ۔ نکالا جائیگا ۔ جو کچھ ۔ میں ۔ ۔ ۔ قبر میں

۱۰۔ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ

اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے

وَ ۔ حُصِّلَ ۔ مَا ۔ فِیْ ۔ اَلْ ۔ صُدُوْرِ۔

اور ۔ ظاہر کر دیا جائے ۔ جو ۔ میں ۔ ۔ ۔ دل (جمع)

۱۱۔ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۚ ع

بیشک ان کا پروردگار انکے حال سے اس روز خوب آگاہ ہوگا

اِنَّ ۔ رَبَّ ۔ هُمْ ۔ بِ ۔ هِمْ ۔ يَوْمَئِذٍ ۔ لَ ۔ خَبِيْرٌ۔

بیشک ۔ رب ۔ ان کا ۔ ساتھ ۔ انکے ۔ اس روز ۔ البتہ ۔ خبردار

ع ۱۱ ۲۵

۲- حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝

یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو۔

حَتّٰی - زُرْتُمُ - اَلْ - مَقَابِرَ-

یہاںتک - زیارت کی تمنے - - - قبریں

۳- کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

ہرگز نہیں۔ تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

کَلَّا - سَوْفَ - تَعْلَمُوْنَ -

ہرگز نہیں۔ عنقریب - تم جان لوگے

۴- ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔

ثُمَّ - کَلَّا - سَوْفَ - تَعْلَمُوْنَ -

پھر- ہرگز نہیں۔ جلد- تم جان لوگ۔

۵- کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝

ہرگز نہیں۔ اگر تم یقینی طور پر جان لیتے۔

کَلَّا - لَوْ - تَعْلَمُوْنَ - عِلْمَ - اَلْ - یَقِیْنِ-

ہرگز نہیں۔ اگر- جان لو تم- جاننا- - - یقینی

۶- لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝

البتہ تم ضرور دوزخ دیکھوگے۔

لَ - تَرَوُنَّ - اَلْ - جَحِیْمَ -

البتہ - ضرور دیکھوگے تم- - - دوزخ

۷- ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝

پھر تم ضرور اس کو قطعی یقینی طور پر دیکھوگے۔

ثُمَّ - لَ - تَرَوُنَّ - هَا - عَیْنَ - اَلْ - یَقِیْنِ -

پھر- البتہ - ضرور دیکھوگے - اس کو- بالکل- - - یقینی

۸- ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝ ع

پھر اُس دن تم سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

ثُمَّ - لَ - تُسْئَلُنَّ - یَوْمَئِذٍ - عَنْ - اَلْ - نَعِیْمِ - ع ۸/۱ ۲۷

پھر- البتہ - ضرور پوچھے جاؤگے - اس دن- سے- - - نعمت

دنیا کی مال ومتاع اور عزّت وشوکت کی طلب میں حد سے بڑھ کر انسان اپنے محسن حقیقی اور اصلی وطن یعنی آخرت سے غافل رہتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کا وقت آجاتا ہے۔ اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ کہ اگلی زندگی کے لئے سامان جمع کرنے کا وقت ہاتھ سے جاتا رہا ہے۔ اس غفلت کا نتیجہ اے انسان تم کو یقیناً بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ تم اپنی غفلت میں خواہ کتنے ہی مدہوش رہو۔ مگر تم بہت جلد جان لوگے۔ کہ اس غفلت کی وجہ سے تمہیں ضرور دوزخ دیکھنا پڑیگا۔ کاش تم اس بات کو پہلے سے ہی یقینی طور پر جان لیتے۔ کہ ایک دن تمہیں اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اور خدا نے جو نعمتیں بخشی ہیں ایک ایک کرکے ان کا حساب لیا جائیگا۔ اس لئے انسان کو ہرگز غفلت میں نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کی کامیابی چار باتوں پر موقوف ہے (۱) ایمان (۲) عمل صالح۔

۸۔ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ

اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا۔

وَ ۔ اَمَّا ۔ مَنْ ۔ خَفَّتْ ۔ مَوَازِیْنُ ۔ ہٗ

اور بہرحال ۔ جو ۔ ہلکا ہُوا ۔ وزن ۔ اس کا

۹۔ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ

تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔

فَ ۔ اُمُّ ۔ ہٗ ۔ هَاوِیَةٌ ۔

پس ۔ ٹھکانا ۔ اس کا ۔ ہاویہ (دوزخ کا نام)۔

۱۰۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ

اور کیا تجھے کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے

وَ ۔ مَا ۔ اَدْرٰی ۔ كَ ۔ مَا ۔ هِیَ ۔

اور ۔ کیا ۔ معلوم ہے ۔ تجھ کو ۔ کیا ۔ وہ ۔

۱۱۔ نَارٌ حَامِیَةٌ ۠ ع

وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

نَارٌ ۔ حَامِیَةٌ ۔

آگ ۔ دھکتی ہوئی ۔

ع ۱۱ ۲۶

وہ وقت کیسا خوفناک ہوگا۔ کہ جب شائد زمین کسی دوسرے کرۃ سے ٹکرا کر تباہ ہوگی۔ اس ٹکراؤ کی کھڑکھڑاہٹ کیسی ہولناک ہوگی۔ انسان موسم برسات کے پرانوں کی طرح بکھرے ہوئے ہونگے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح فضا میں اُڑتے پھرینگے۔ ساری دنیا زیروزبر ہوجائے گی۔ اب یہاں سے انسانی زندگی کا نیا اور مستقل دور شروع ہوگا۔ جو فانی نہیں بلکہ باقی اور دائمی ہوگا۔ دنیا کی زندگی تو محض اُمیدواری کا زمانہ تھا جن لوگوں نے دنیا میں اپنی زندگی ایمانداری اور نیک کرداری کے ساتھ گذاری اور ایمان و عمل صالح کا نورانی سرمایہ لے کر محشر میں حاضر ہوئے۔ ان کو بارگاہ الٰہی سے آرام وراحت کی زندگی بخشی جائے گی۔ اور جن لوگوں نے دنیاوی زندگی کھیل کود میں گذاری اور زاد آخرت جمع نہ کرسکے تو وہ عذاب کے مستحق ہونگے۔ اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ ان کا ٹھکانا ہوگی۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُر

یہ سورت مکی ہے اس میں انسان کو نہایت تکرار کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ وہ دنیا کی طلب میں عاقبت سے غافل رہتا ہے مگر جلد ہی ایسا وقت آئیگا کہ اس سے جواب طلبی ہوگی۔ اور وہ غفلت کی سزا میں دوزخ کا منہ دیکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِیْمِ

ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ نہایت رحم والا

۱۔ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ

زیادہ طلب کرنے نے تم کو غافل بنا دیا ہے۔

اَلْهٰی ۔ كُمُ ۔ اَلْ ۔ تَكَاثُرُ ۔

غافل کر دیا ۔ تم کو ۔ ۔ زیادہ طلب کرنا۔

اختیار کرکے اپنی زندگی کو کامل بنائیں گے۔ اور تبلیغ حق اور اپنی نیک مثال سے دوسروں کی زندگی بھی کامیاب بنائیں گے وہی گھاٹے سے محفوظ رہ کر دین و دنیا کا نفع کمائیں گے۔ یہ مختصر سورت سارے دین و حکمت کا خلاصہ ہے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر سارے قرآن میں صرف یہی سورت نازل ہوتی تو انسان کی ہدایت کے لئے یہی کافی تھی۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جو مالدار انسان اپنی دولت کے گھمنڈ میں نیکوں پر طعن و تشنیع کرتا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک دن اس کی ساری دولت خاک میں مل جاتی ہے۔ اور وہ ضرور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝

تباہی ہے ہر عیب لگانے والے اور طعنہ دینے والے کے لئے

۲۔ نِ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۝

جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔

۳۔ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اسکے پاس رہے گا۔

۴۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۝

ایسا ہرگز نہیں۔ البتہ وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائیگا۔

۵۔ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝

اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ حطمہ کیا ہے۔

۶۔ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝

وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

۷۔ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝

جو دلوں تک جا پہنچے گی۔

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اَللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمِ۔

ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا۔

وَيْلٌ ۔ لِ ۔ كُلِّ ۔ هُمَزَةٍ ۔ لُّمَزَةِ۔

خرابی ہے ۔ واسطے ۔ ہر ۔ عیب لگانے والا ۔ طعنے دینے والا۔

اَلَّذِىْ ۔ جَمَعَ ۔ مَالًا ۔ وَ ۔ عَدَّدَ ۔ هٗ ۔

جس نے ۔ جمع کیا ۔ مال ۔ اور ۔ بار بار گنا ۔ اس کو۔

يَحْسَبُ ۔ اَنَّ ۔ مَالَ ۔ هٗ ۔ اَخْلَدَ ۔ هٗ ۔

خیال کرتا ہے ۔ بیشک ۔ مال ۔ اس کا ۔ ہمیشہ رہا ۔ اس کے پاس

كَلَّا ۔ لَيُنْۢبَذَنَّ ۔ فِى ۔ اَلْ ۔ حُطَمَةِ۔

ہرگز نہیں ۔ البتہ ضرور ڈالا جائیگا ۔ میں ۔ ۔ ۔ توڑنے پھوڑنے والی آگ

وَ ۔ مَا ۔ اَدْرٰى ۔ كَ ۔ مَا ۔ اَلْ ۔ حُطَمَةُ ۔

اور ۔ کیا ۔ معلوم ہے ۔ تجھ کو ۔ کیا ۔ ۔ ۔ حطمہ

نَارُ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ مُوْقَدَةُ ۔

آگ ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بھڑکتی ہوئی

اَلَّتِىْ ۔ تَطَّلِعُ ۔ عَلَى ۔ اَلْ ۔ اَفْـِٕدَةِ۔

جو ۔ پہنچتی ہے ۔ اوپر ۔ ۔ ۔ دل (جمع)

(۳) تبلیغ حق (۴) استقامت علی الحق۔ ان چار باتوں میں دین و دنیا کی کامیابی کے تمام اصول آگئے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ وَالۡعَصۡرِۙ

قسم ہے زمانہ کی۔

۲۔ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍۙ

کہ بے شک انسان گھاٹے میں ہے۔

۳۔ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَـقِّ ۙ

کام کئے اور ایک دوسرے کو سچائی کی تاکید کرتے رہے

وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ

اور صبر کی فہمائش کرتے رہے۔

ع ۲۸

بِ ۔ اِسۡمِ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلۡ ۔ رَحۡمٰنِ ۔ اَلۡ ۔ رَحِيۡمِ

ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ ۔ نہایت رحم والا

وَ ۔ اَلۡ ۔ عَصۡرِ ۔

قسم ہے ۔ ۔ ۔ زمانہ ۔

اِنَّ ۔ اَلۡ ۔ اِنۡسَانَ ۔ لَ ۔ فِىۡ ۔ خُسۡرٍ ۔

بے شک ۔ ۔ ۔ انسان ۔ البتہ ۔ میں ۔ گھاٹا ۔

اِلَّا ۔ الَّذِيۡنَ ۔ اٰمَنُوۡا ۔ وَ ۔ عَمِلُوا

مگر ۔ جو لوگ ۔ ایمان لائے ۔ اور ۔ کئے ۔

اَلۡ ۔ صّٰلِحٰتِ ۔ وَ ۔ تَوَاصَوۡا ۔ بِ ۔ اَلۡ ۔ حَقِّ ۔

۔ ۔ نیک کام ۔ اور ۔ تاکید کی انہوں نے ۔ ساتھ ۔ ۔ ۔ سچائی ۔

وَ ۔ تَوَاصَوۡا ۔ بِ ۔ اَلۡ ۔ صَبۡرِ ۔

اور ۔ تاکید کی انہوں نے ۔ ساتھ ۔ ۔ ۔ صبر ۔

زمانہ جو کمالات حاصل کرنے کے لئے ایک بیش قیمت چیز ہے۔ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ انسان خسارہ میں پڑا ہُوا ہے۔ کیونکہ ہر لمحہ اس کی عمر عزیز کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ٹھیک اس برف کے دکاندار کی طرح جس کی برف پگھل پگھل کر پانی ہوتی جا رہی ہو۔ ہاں اس گھاٹے سے وہ لوگ بچ سکتے ہیں۔ جنہوں نے چار باتیں اختیار کیں۔ یعنی (۱) خدا اور رسولؐ پر ایمان لائے۔ اور خدا اور رسولؐ کی تمام ہدایات اور وعدوں پر یقین کیا خواہ وہ وعدے دنیا کے متعلق ہوں یا آخرت کے (۲) ان کے ایمان کا اثر صرف دل و دماغ تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ ان کے جسم اور اعضا نے بھی اس کا اثر قبول کیا۔ اور ان کی عملی زندگی ایمان کی روشنی میں درست ہو کر سنوری یعنی اُنہوں نے نیک عملی اختیار کی۔ (۳) صرف اپنی ذاتی اصلاح اور بھلائی پر ہی قناعت نہ کی۔ بلکہ قوم و ملت کے مفاد کے لئے دوسروں کو سچائی اور نیکی کی تلقین کرتے رہے۔ (۴) اور اپنے قول و فعل سے ایک دوسرے کو تاکید و نصیحت کرتے رہے کہ سچائی کی راہ میں جتنی مشکلات پیش آئیں، بخوشی برداشت کرنی چاہئیں۔ اور کسی حالت میں حق کا دامن نہ چھوڑنا چاہئے۔ جو خوش قسمت لوگ ان چاروں اوصاف کو

۴۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝
جو ان کو کنکر کی پتھریوں سے مارتی تھیں۔
تَرْمِيْ ۔ هِمْ ۔ بِ ۔ حِجَارَةٍ ۔ مِنْ ۔ سِجِّيْلٍ ۔
مارتی ہیں۔ اُن کو ۔ ساتھ ۔ پتھریاں ۔ سے ۔ کنکر ۔

۵۔ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝ ع
پھر اُن کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا۔
فَ ۔ جَعَلَ ۔ هُمْ ۔ كَ ۔ عَصْفٍ ۔ مَأْكُوْلٍ ۔
پس ۔ کر دیا ۔ اُن کو ۔ مانند ۔ بھوسہ ۔ کھائے ہوئے ۔

ع ۵ / ۳۰

اس سورت میں ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ جو کہ رسول کریمؐ کے سنہ ولادت یعنی تقریباً ۵۷۰ عیسوی میں وقوع میں آیا۔ یمن ان ایام میں حبشہ کی عیسائی سلطنت کے ماتحت تھا۔ ابرہہ اس صوبہ کا گورنر تھا۔ وہ مذہبی جوش اور اپنی طاقت و حکومت کے گھمنڈ میں مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تا کہ کعبہ کو گرا دے۔ اس کے لشکر میں بہت سے ہاتھی تھے۔ خدا نے اس کی ہلاکت کیلئے چھوٹی چڑیاں بھیجدیں جنہوں نے فوج پر کنکریاں پھینکیں۔ ان کنکریوں میں ایسی سمی تاثیر تھی کہ جس کے لگتی وہ فوراً ہلاک ہو جاتا یا چیچک، یا خارش میں مبتلا ہو جاتا۔ اس طرح ساری فوج سڑ گل کر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جیسی ہوگئی یہ واقعہ قدرت خداوندی کی ایک بڑی نشانی ہے جس نے واضح کر دیا کہ خدا اپنے مرکز توحید کی کس طرح حفاظت کرتا ہے اور اس کے مخالفوں کو کیونکر تباہ و ہلاک کرتا ہے۔ اور انشاءاللہ روز قیامت تک کرتا رہے گا۔

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ

یہ سورہ مکی ہے۔ اس سورت میں قریش پر جو خدا کے مخصوص احسانات تھے اُن کو یاد دلا کر توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ان کو خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور اس کی فرمانبرداری اور بندگی سے مُنہ نہ موڑنا چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمِ
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ نہایت رحم والا

۱۔ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝
قریش خوگر ہو گئے ہیں۔
لِ ۔ اِيْلٰفِ ۔ قُرَيْشٍ ۔
بوجہ ۔ عادی ہونا ۔ قریش

۲۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝
یعنے جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں۔
اِلٰفِ ۔ هِمْ ۔ رِحْلَةَ ۔ اَلْ ۔ شِتَآءِ ۔ وَ ۔ اَلْ ۔ صَيْفِ ۔
عادی ہونا ۔ ان کا ۔ سفر ۔ ۔ ۔ جاڑا ۔ اور ۔ ۔ ۔ گرمی

۳۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝
ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں۔
فَ ۔ لِ ۔ يَعْبُدُوْا ۔ رَبَّ ۔ هٰذَا ۔ اَلْ ۔ بَيْتِ ۔
پس ۔ چاہئے ۔ عبادت کریں وہ ۔ پروردگار ۔ اس ۔ ۔ ۔ گھر

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۝
جس نے بھوک میں ان کو کھانے کو دیا۔
اَلَّذِيْ ۔ اَطْعَمَ ۔ هُمْ ۔ مِنْ ۔ جُوْعٍ ۔
جس نے ۔ کھانا کھلایا ۔ ان کو ۔ سے ۔ بھوک

۸- اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ
بے شک وہ آگ ان پر بند کی جائے گی۔

اِنَّهَا - عَلَىٰ - هِمْ - مُؤْصَدَةٌ -
بے شک وہ اوپر - اُن کے - بند کی ہوئی۔

۹- فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۟
اور وہ لوگ لمبے لمبے ستونوں میں بندھے ہوں گے۔

فِیْ - عَمَدٍ - مُمَدَّدَةٍ -
میں - ستون - لمبے لمبے -

کم ظرف انسان کو جب دولت ملتی ہے تو اس کی محبت میں دن رات روپیہ گن گن کر جمع کرنے کی ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے۔ دولت اس کے دماغ میں ایسی رعونت پیدا کردیتی ہے کہ وہ نادار نیک لوگوں پر طعن کرتا ہے اور غریب لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسی طرح ہمیشہ اس کے پاس رہیگا اور وہ اس سے عیش و آرام حاصل کرتا رہیگا۔ یہ تو ہونے سے رہا۔ ایک دن موت آئیگی۔ اور سب مال و دولت یہاں دھری رہ جائے گی۔ ساتھ جانے والی دولت اعمال نیک کی تھی جس کا اس نے کچھ فکر نہ کیا۔ اور اپنی مال و دولت محتاجوں پر صرف کرکے آخرت کا توشہ نہ بنایا اس لئے اب مرتے ہی اس پر عذاب شروع ہوجائے گا۔ زندگی میں غریبوں کا دل طعن و تشنیع سے دُکھایا تھا۔ اب اس کے دل کو دوزخ کی توڑنے پھوڑنے والی بھڑکتی ہوئی آگ جلائے گی۔ جس کے درمیان وہ لمبے لمبے ستونوں سے بندھا ہوگا۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کفر۔ سرکشی۔ طاقت اور مادی اسباب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ حق کی حفاظت کس طرح کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰه - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ
ساتھ - نام - اللہ - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا

۱- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے

اَ - لَمْ - تَرَ - كَيْفَ - فَعَلَ - رَبُّ - كَ -
کیا - نہیں - تونے دیکھا - کیسا - کیا - پروردگار - تیرے

بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۙ
ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔

بِ - اَصْحٰبِ - اَلْ - فِيْلِ -
ساتھ - والوں کے - - ہاتھی۔

۲- اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ
کیا اس نے ان کی تدبیر خاک میں نہیں ملا دی۔

اَ - لَمْ - يَجْعَلْ - كَيْدَ - هُمْ - فِيْ - تَضْلِيْلٍ -
کیا - نہیں - کردیا - تدبیر - اُن کی - میں - بیکار

۳- وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ
اور ان پر غول کے غول چڑیاں بھیجیں۔

وَ - اَرْسَلَ - عَلَيْهِمْ - طَيْرًا - اَبَابِيْلَ -
اور - بھیجیں - ان پر - چڑیاں - غول کے غول

۷۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝
اور خیرات سے روکتے ہیں۔

وَ ۔ يَمْنَعُوْنَ ۔ اَلْ ۔ مَاعُوْنَ ۔
اور ۔ روکتے ہیں ۔ ۔ ۔ خیرات ۔

ع ۲۲

ذرا اس شخص کو تو دیکھو جو منکر روز جزا ہے اور انسانی ہمدردی کے جذبہ سے کس قدر عاری ہے۔ بیکس یتیم کو دھکے دے کر نکال دیتا ہے اور بھوکے غریب کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یتیموں اور غریبوں سے اس کو کسی دنیاوی نفع کی توقع نہیں۔ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہے تو اپنی عزت و شہرت کے لئے نہ کہ خدا کی خوشنودی کے لئے۔ دنیاوی نفع یا شہرت کا موقع ہوتا ہے تو لاکھوں خرچ کر ڈالتا ہے بے غرضی کے ساتھ خود خیرات کرنا تو کجا وہ دوسروں کو بھی روکتا ہے۔ کہ مفت میں اپنا مال کیوں گنواتے ہو۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

یہ سورۃ مکی ہے بعض کفار نے آنحضرت کو ابتر کہا تھا یعنی یہ کہ انتقال کے بعد آپ کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ خداوند تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرماکر واضح کر دیا۔ کہ محمد رسول اللہ کی عزت و عظمت تو ان کے لاتعداد پیرؤوں کی جماعت سے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ مگر ان کے دشمنوں کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ ۔ اِسْمِ ۔ اللّٰهِ ۔ اَلْ ۔ رَحْمٰنِ ۔ اَلْ ۔ رَحِيْمِ ۔
ساتھ ۔ نام ۔ اللہ ۔ ۔ بڑا مہربان ۔ ۔ نہایت رحم والا

۱۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝
بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔

اِنَّا ۔ اَعْطَيْنَا ۔ كَ ۔ اَلْ ۔ كَوْثَرَ ۔
بیشک ہمنے ۔ دیا ۔ تجھ کو ۔ ۔ ۔ کوثر

۲۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
سو آپ اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے

فَ ۔ صَلِّ ۔ لِ ۔ رَبِّ ۔ كَ ۔ وَ ۔ اَنْحَرْ ۔
پس ۔ نماز پڑھ ۔ لئے ۔ پروردگار ۔ اپنے ۔ اور ۔ قربانی کر ۔

۳۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝
بیشک آپ کا دشمن ہی نامراد اور بے نشان ہے۔

اِنَّ ۔ شَانِئَ ۔ كَ ۔ هُوَ ۔ اَلْ ۔ اَبْتَرُ ۔
بے شک ۔ دشمن ۔ تیرا ۔ وہی ۔ ۔ ۔ نامراد ۔

ع ۲۳

اے محمد رسول ؐ ہم نے دنیا اور آخرت کی بیشمار بھلائیاں آپ کو بخشی ہیں۔ عزت و رفعت۔ غلبہ و کامیابی علم و حکمت۔ سلطنت و حکومت اور لاتعداد اُمت۔ یہ نعمتیں تو دنیا میں دی گئیں۔ حوض کوثر۔ مقام محمود۔ عام شفاعت جنت میں تمام جنتیوں کی سرداری۔ یہ سب کچھ آپ کے لئے آخرت میں مخصوص ہے۔ لہٰذا ان نعمتوں کے شکریہ میں آپ نماز پڑھتے رہئے

وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ع
اور ڈر سے ان کو امن بخشا۔

وَ - اٰمَنَ - هُمْ - مِنْ - خَوْفٍ -
اور - امن دیا - ان کو - سے - خوف -

قریش جاڑے میں یمن کا اور گرمیوں میں شام کا تجارتی سفر کرتے تھے۔ لوگ محض کعبہ شریف کے خادم ہونے کی وجہ سے ان کی عزت کرتے اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آتے۔ اس لئے ان کو تجارت میں خاطر خواہ نفع ہوتا اور ان کی زندگی بڑے چین سے گذرتی پھر حدود حرم میں رہنے کے سبب وہ لٹیروں کی لوٹ مار سے محفوظ رہتے۔ خدا تعالیٰ نے انکو ہدایت فرمائی کہ خانہ کعبہ کی بدولت انہیں سال بھر کے لئے غذا اور تمام خطرات سے امن ملتا ہے تو ان کو چاہیئے کہ رب کعبہ کی بندگی اور فرمانبرداری میں مصروف رہیں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

یہ سورت مکی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص جزا و سزا کا قائل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے دل میں خدا پرستی اور مخلوق کی ہمدردی کا سچا اور بے غرض جذبہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی عبادت عموماً دکھاوے کی ہوتی ہے اور اسکی عطا اور بخشش میں خود غرضی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس لئے اچھے کام بھی اس کے لئے وبال جان ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ -
ساتھ - نام - اللہ - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا

۱- اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝
کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے

اَرَءَيْتَ - اَلَّذِيْ - يُكَذِّبُ - بِ - اَلْ - دِيْنِ -
کیا دیکھا تو نے - جو - جھٹلاتا ہے - ساتھ - - روز جزا کو -

۲- فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝
یہ تو وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے

فَ - ذٰلِكَ - اَلَّذِيْ - يَدُعُّ - اَلْ - يَتِيْمَ -
پس - یہ - وہ جو - دھکے دیتا ہے - - یتیم -

۳- وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝
اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

وَ - لَا - يَحُضُّ - عَلٰى - طَعَامِ - اَلْ - مِسْكِيْنِ -
اور نہیں - ترغیب دیتا ہے - اوپر - کھانا - - مسکین -

۴- فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝
پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے

فَ - وَيْلٌ - لِ - اَلْ - مُصَلِّيْنَ -
پس - تباہی - واسطے - - نمازیوں

۵- الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝
جو اپنی نمازوں سے غفلت کرنے والے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ - هُمْ - عَنْ - صَلٰوةِ - هِمْ - سَاهُوْنَ
جو لوگ - وہ - سے - نماز - اپنی - غفلت کرنے والے

۶- الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝
جو ریا کاری کرتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ - هُمْ - يُرَآءُوْنَ -
جو لوگ - وہ سب - ریاکاری کرتے ہیں۔

حکم دیا کہ آپ کفار سے صاف فرمادیں۔ کہ جو تمہارے معبودانِ باطل ہیں میں اُن کی عبادت نہیں کرتا ہوں۔ اور نہ تم میرے معبود برحق کی عبادت کرتے ہو۔ اور آئندہ بھی یہ یقین رکھو۔ کہ میں کبھی تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کرونگا اور تم سے بھی یہی توقع ہے کہ میرے معبود کی پرستش نہیں کروگے۔ بس صاف بات یہ ہے کہ تمہارا دین و مذہب میرے دین و مذہب سے بالکل الگ ہے۔ اس لئے ہمارا اور تمہارا اتحاد قطعًا نہیں ہوسکتا ہے۔ تم اپنا کیا پاؤگے اور میں اپنا۔

سُوْرَۃُ النَّصْرِ

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب انسان پر خدا تعالےٰ اپنی نعمتیں نازل فرمائے تو اُس کا فرض ہے کہ وہ اُس کا شکر گذار بندہ بنے۔ اور اپنی لغزشوں پر معافی چاہتا رہے۔ اور خدا کی حمد وثنا میں مصروف رہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝

جب خدا کی طرف سے مدد آگئی اور فتح ہوگئی۔

۲۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

اور آپ نے لوگوں کو دین خدا میں فوج فوج داخل

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝

ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔

۳۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ

تو اپنے پروردگار کی پاکی بیان کیجئے اور اپنی مغفرت طلب کیجئے۔

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝

بے شک وہ بڑا قبول کرنے والا ہے۔

بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰہِ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِیْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا

اِذَا۔ جَآءَ۔ نَصْرُ۔ اَللّٰہِ۔ وَ۔ اَلْ۔ فَتْحُ۔
جب۔ آگئی۔ مدد۔ اللہ۔ اور۔ ۔۔ فتح

وَ۔ رَاَیْتَ۔ اَلْ۔ نَاسَ۔ یَدْ خُلُوْنَ۔
اور۔ دیکھا تونے۔ ۔۔ لوگوں کو۔ داخل ہورہے ہیں

فِیْ۔ دِیْنِ اللّٰہِ۔ اَفْوَاجًا۔
میں۔ اللہ کے دین۔ فوج فوج

فَ۔ سَبِّحْ۔ بِ۔ حَمْدِ۔ رَبِّ۔ کَ۔ وَ۔ اَسْتَغْفِرْہُ
پس پاکی بیان کر۔ ساتھ۔ تعریف۔ پروردگار اپنے۔ اور بخشش طلب کر اس سے

اِنَّ۔ ہٗ۔ کَانَ۔ تَوَّابًا۔
بیشک۔ وہ۔ ہے۔ بڑا قبول کرنے والا۔

ع ۳ / ۲۵

ہزاروں مشکلات کے بعد حق کا بول بالا ہوا۔ باطل کا سر نیچا ہوا۔ خدا کی مدد ہوئی۔ مکہ فتح ہوگیا اور وہ لوگ جو اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ اب جوق درجوق اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔ لہٰذا اب مسلمانوں کو برابر خدائے قدوس کی پاکی بیان کرنے اور حمد وثنا کرنے میں لگے رہنا چاہئے۔ اور ہمیشہ مغفرت اور بخشش کا طلب گار رہنا چاہئے

اور قربانی کیا کیجئے۔ آپ کا یہ دشمن جو آپ کو ابتر کہتا ہے، درحقیقت وہی نامراد ہے اور بے نشان ہو جائے گا۔

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسلام و کفر کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اسلام کا مقصود خدا پرستی ہے۔ اور کفر غیر خدا پرستی سے روکتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ غیر مسلموں سے صاف صاف کہدیں کہ تمہارا ہمارا اتحاد کبھی نہیں ہو سکتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اللّٰہِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِیْمِ -

ساتھ - نام - اللہ - - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا

۱- قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۝

کہہ دیجئے اے کافرو -

قُلْ - یَا - اَیُّھَا - اَلْ - کٰفِرُوْنَ -

کہہ تو - اے - - - کافرو -

۲- لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝

نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں -

لَا - اَعْبُدُ - مَا - تَعْبُدُوْنَ -

نہیں - عبادت کرتا ہوں جس کی - عبادت کرتے ہو تم

۳- وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے -

وَ - لَا - اَنْتُمْ - عٰبِدُوْنَ - مَا - اَعْبُدُ -

اور - نہ - تم - عبادت کرنیوالے ہو - جس کی - میں عبادت کرتا ہوں

۴- وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝

اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا -

وَ - لَا - اَنَا - عَابِدٌ - مَا - عَبَدْتُّمْ -

اور - نہ - میں عبادت کرنیوالا جس کی - عبادت کی تم نے -

۵- وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے -

وَ - لَا - اَنْتُمْ - عٰبِدُوْنَ - مَا - اَعْبُدُ -

اور - نہ - تم - عبادت کرنیوالے - جس کی - میں عبادت کرونگا

۶- لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ ع

تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ -

لَکُمْ - دِیْنُ - کُمْ - وَ - لِ - یَ - دِیْنِ -

تمہارے لئے - بدلہ - تمہارا - اور - لئے - میرے - بدلہ میرا -

آنحضرتؐ نے کفار کو دین حق پر لانے کے لئے تمام کوششیں کیں۔ لیکن ان میں سے اکثر سچائی قبول کرنے سے باز رہے بلکہ وہ ہر طرح مسلمانوں کا مقابلہ اور اسلام کو مٹانے کی سعی کرتے رہے لیکن اسلام کی ترقی ہوتی رہی۔ اور کفار کی کوشش بیکار گئی۔ آخر انہوں نے عاجز ہو کر یہ تجویز پیش کی کہ مسلمان ان کے کچھ بتوں کی پرستش کر لیا کریں۔ وہ کبھی کبھی مسلمانوں کے خدا کی پوجا کیا کریں۔ اور اس طرح صلح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔ اور آنحضرتؐ کو

۱- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
آپ کہدیجئے وہ اللہ ایک ہے۔
۲- اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
اللہ بے نیاز ہے۔
۳- لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
اس کے اولاد نہیں نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔
۴- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

قُلْ - هُوَ - اَللّٰهُ - اَحَدٌ -
کہدیجئے - وہ - اللہ - ایک
اَللّٰهُ - اَلْ - صَمَدُ -
اللہ - - - بے نیاز
لَمْ - يَلِدْ - وَ - لَمْ - يُوْلَدْ -
نہیں - جنا ہے - اور - نہ - جنا گیا
وَ - لَمْ - يَكُنْ - لَ - هٗ - كُفُوًا - اَحَدٌ
اور - نہیں - ہے - اس - کے - ہمسر - کوئی

اے محمدؐ رسول اللہ آپ اعلان کردیں کہ اللہ ایک ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ ساری کائنات اسکی محتاج ہے پر وہ کسی کا محتاج نہیں۔ ساری دنیا اسکی مخلوق ہے وہ سب کا خالق اور رب ہے۔ اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ وہ آپ ہی آپ موجود ہے۔ یہ نہیں کہ کسی کے ذریعہ وجود میں آیا ہو۔ پھر یہ کہ کوئی بھی اس کا ہمسر و برابر نہیں ہے

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں تمام سماوی و ارضی آفات سے محفوظ رہنے کی دعا بتائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
۱- قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝
کہدیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں
۲- مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝
تمام مخلوقات کی شر سے۔
۳- وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝
اور اندھیری رات کی برائی سے جب چھا جائے۔
۴- وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝
اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے
۵- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝
اور حسد کرنیوالے کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بِ - اِسْمِ - اللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ -
ساتھ - نام - اللہ - - - بڑا مہربان - - نہایت رحم والا
قُلْ - اَعُوْذُ - بِ - رَبِّ - اَلْ - فَلَقِ
کہہ - پناہ مانگتا ہوں میں - سے - مالک - - - صبح
مِنْ - شَرِّ - مَا - خَلَقَ
سے - برائی - جو کچھ - پیدا کیا اس نے
وَ - مِنْ - شَرِّ - غَاسِقٍ - اِذَا - وَقَبَ -
اور - سے - برائی - اندھیری رات - جب - چھا جائے
وَ - مِنْ - شَرِّ - اَلْ - نَفّٰثٰتِ - فِى - اَلْ - عُقَدِ -
اور - سے - برائی - - - پھونکنے والیاں - میں - - - گرہیں
وَ - مِنْ - شَرِّ - حَاسِدٍ - اِذَا - حَسَدَ
اور - سے - برائی - حسد کرنے والا - جب - حسد کرے۔

تاکہ خدا کی رحمت شفقت ہمیشہ متوجہ رہے۔ وہ بندوں کے حال پر بڑا ہی مہربان ہے۔

سُوْرَۃُ اللَّھَب

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حق کے مخالفین کا سرگروہ ابو لہب جب عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ تو اُس کی دولت اور طاقت اس کے کچھ کام نہ آئیگی پس ہر انسان کو اس کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہئیے۔ اور اس پر یقین رکھنا چاہئیے۔ کہ بدی کا انجام بُرا ہے۔ اور یہ کہ عذاب الٰہی سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اَللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ -۔ بڑا مہربان۔ -۔ نہایت رحم والا

۱۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے

تَبَّتْ - يَدَا - اَبِيْ - لَهَبٍ - وَ - تَبَّ۔
ٹوٹ گئے۔ دونوں ہاتھ۔ ابو۔ لہب۔ اور۔ ہلاک ہو گیا وہ

۲۔ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

نہ تو اس کا مال ہی اسکے کچھ کام آیا اور نہ اُسکی کمائی۔

مَا - اَغْنٰى - عَنْ - هُ - مَالُ - هٗ - وَ - مَا - كَسَبَ۔
نہیں۔ نفع دیا۔ سے۔ اس۔ مال۔ اُس کا۔ اور جو کچھ۔ کمایا اُس نے

۳۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝

وہ عنقریب شعلہ والی آگ میں داخل ہوگا۔

سَ - يَصْلٰى - نَارًا - ذَاتَ - لَهَبٍ۔
عنقریب۔ داخل ہوگا۔ آگ۔ والی۔ شعلہ

۴۔ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

اور اُسکی بیوی بھی جو ایندھن لادے پھرتی ہے۔

وَ - اِمْرَاَتُ - هٗ - حَمَّالَةَ - اَلْ - حَطَبِ۔
اور۔ عورت۔ اُس کی۔ لادنے والی۔ -۔ لکڑی

۵۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ ع

اسکے گلے میں ایک رسّی ہوگی خوب بٹی ہوئی

فِيْ - جِيْدِ - هَا - حَبْلٌ - مِنْ - مَسَدٍ۔
میں۔ گردن۔ اُس کی۔ رسّی۔ سے۔ مضبوط بٹی ہوئی

ع ۳۶

دشمن حق ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اور وہ تباہ ہو جائے۔ کہ مال و دولت کے گھمنڈ میں خدا کی سچی تعلیم کو خود نہیں مانتا ہے۔ اور جو لوگ مانتے ہیں۔ ان پر ظلم کرتا ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اپنی بداعمالیوں اور سرکشیوں کی سزا میں اسے دہکتی ہوئی آگ میں جانا پڑیگا۔ اور اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی ہوگی۔ جو خدا کی نافرمانی اور نیک بختوں پر ظلم کرنے میں خاوند کے قدم بقدم ہے۔ اُس دن خوبصورت زیورات کی جگہ اس کے گلے میں عذاب کا پھندا ہوگا۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

یہ سورت مکی ہے۔ اس سورت میں نہایت جامعیت کے ساتھ صفات الٰہی اور اسلام کی صاف ستھری توحید کا بیان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

بِ - اِسْمِ - اَللّٰهِ - اَلْ - رَحْمٰنِ - اَلْ - رَحِيْمِ۔
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ -۔ بڑا مہربان۔ -۔ نہایت رحم والا

رموز اوقاف قرآن مجید

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔ بات چیت میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے خاص علامتیں مقرر ہیں۔ اور وہ رموز اوقاف کہلاتی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :۔

○ بات پوری ہوگئی ہے۔ اس جگہ ٹھہرنا چاہئے۔ اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

لا کے معنی عربی میں نہیں کے ہیں۔ جب ایک ہی قسم کی کئی باتیں کہنی ہوں۔ تو آیت کی علامت پر لا کا یہ مطلب ہے۔ کہ دونوں کو ملاکر پڑھو تو ایک بات بن جائے گی۔ ورنہ ہر ایک بات جُدا ہوگی۔ اس لئے یہاں ویسا ٹھہرنا ضروری نہیں جیسا ○ پر بلکہ اختیاری بات ہے۔ سانس ٹوٹ جائے تو ٹھیر جاؤ۔ ورنہ مل کر پڑھ جاؤ۔ بغیر علامت ○ کے صرف لا کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔

م لفظ لازم کا اختصار ہے۔ یہاں ٹھیرنا لازمی ہے۔ ورنہ مطلب بگڑ جائے گا۔

ط لفظ مطلق کا مخفف ہے۔ بات پوری ہوگئی مگر مطلب تمام نہیں ہؤا۔ ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔ یہاں ٹھیرنا چاہئے۔

ج علامت جائز کی ہے۔ یعنی ٹھیرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرے تب بھی جائز ہے۔

ز یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ مگر نہ ٹھہرنا لازمی نہیں ہے۔

ص وقف مُرخص کی علامت ہے یعنی ملاکر پڑھنا چاہئے۔ پر اگر تھک کر ٹھہر جائے تو اجازت ہے۔ یہ نسبت ز یہاں ملاکر پڑھنا زیادہ ضروری ہے۔

صلے الوصل اولی کا خلاصہ ہے۔ یعنی ملاکر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ بھی ہے کہ ٹھہر جائے۔ مگر یہاں ٹھہرنا نہیں چاہئے۔

قف بمعنی ٹھہر جا۔ یہ ٹھہرنا ضروری ہے۔ اگرچہ نہ ٹھہرنے سے مطلب نہیں بگڑتا۔

ك جو علامت اس سے پہلے تھی۔ وہی یہاں بھی سمجھو۔

س علامت سکتہ کی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھہر جائے۔ سانس نہ توڑے۔

وقفہ علامت لمبے سکتہ کی ہے۔ جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں۔ اس سے کم ٹھہرے۔

∴ اس کو اور اس کے بعد دوسری جگہ جہاں یہ نشان ہو اُس کو ملاکر پڑھو۔ اس کے ساتھ حاشیہ پر نشان مع بھی ہوگا جو معانقہ کا اختصار ہے۔

ه کوفہ کے قاری یہاں گول آیت کی طرح ٹھہرنا واجب بتاتے ہیں۔ بخلاف بصریوں کے جو ضروری نہیں سمجھتے۔

ع یہ رکوع کا مختصر ہے۔ سورت کے اتنے حصّہ کو رکوع اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اندازاً اسقدر ایک رکعت نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے اوپر کا ہندسہ شروع سورت سے اور نیچے کا ہندسہ شروع پارہ سے تعداد رکوع ظاہر کرتا ہے۔ ع کے بیچ کا ہندسہ بتاتا ہے۔ کہ اس رکوع میں اتنی آیتیں ہیں۔

نوٹ۔ جہاں دو علامتیں لکھی ہوں وہاں اوپر کی علامت پر عمل کرو۔ آیت کے بیچ میں سانس ٹوٹ جائے۔ تو ٹھہر جاؤ۔ مگر پھر چند الفاظ پیچھے سے ملاکر پڑھو۔

دنیا کی آفتوں سے بچنے کے لئے خدا ہی کی پناہ ڈھونڈو اور اس طرح دعا کرو کہ اے صبح ظاہر کرنیوالے آقا تو نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے نقصانات سے مجھے پناہ میں رکھ۔ تاریک راتوں میں جو مصیبتیں پیش آتی ہیں ان سے محفوظ رکھ ان جماعتوں اور عورتوں کی بُرائیوں سے بچا۔ جو بُرے منصوبے گانٹھتی رہتی ہیں۔ یا جادو کرنے کے لئے گنڈوں پر دم کرتی ہیں اور ہر حاسد انسان کے شر سے امن میں رکھ۔

سُوْرَةُ النَّاس

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں ہر قسم کی گمراہیوں اور ہر طرح کی روحانی امراض سے حفاظت کی دعا بتائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۱۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ

کہہ دیجئے پناہ مانگتا ہوں میں لوگوں کے رب کی

۲۔ مَلِكِ النَّاسِ ۙ

لوگوں کے بادشاہ کی۔

۳۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ

لوگوں کے معبود کی۔

۴۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ

بہکانے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی شر سے۔

۵۔ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ

جو کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

۶۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ

خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے

ع ۱ / ۲۹

بِ۔ اِسْمِ۔ اَللّٰہ۔ اَلْ۔ رَحْمٰنِ۔ اَلْ۔ رَحِیْمِ
ساتھ۔ نام۔ اللہ۔ ۔۔۔ بڑا مہربان۔ ۔۔ نہایت رحم والا

قُلْ۔ اَعُوْذُ۔ بِ۔ رَبِّ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔
کہہ دو۔ پناہ مانگتا ہوں میں۔ سے۔ ۔۔ ۔۔ لوگ (جمع)

مَلِكِ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔
بادشاہ۔ ۔۔ ۔۔ لوگ

اِلٰهِ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔
معبود۔ ۔۔ لوگ

مِنْ۔ شَرِّ۔ اَلْ۔ وَسْوَاسِ۔ اَلْ۔ خَنَّاسِ۔
سے۔ برائی۔ ۔۔ بہکانے والا۔ ۔۔ پیچھے ہٹ جانے والا

اَلَّذِیْ۔ یُوَسْوِسُ۔ فِیْ۔ صُدُوْرِ۔ اَلْ۔ نَاسِ
جو کہ۔ وسوسہ ڈالتا ہے۔ میں۔ سینے۔ ۔۔ ۔۔ انسان۔

مِنْ۔ اَلْ۔ جِنَّةِ۔ وَ۔ اَلْ۔ نَاسِ۔
سے۔ ۔۔ جنات۔ اور۔ ۔۔ انسان۔

ہر قسم کی گمراہیوں سے محفوظ رہنے کے لئے خدا ہی کی پناہ طلب کرو۔ اور یوں دعا کرو۔ کہ اے انسانوں کے بادشاہ۔ اے انسانوں کے معبود مجھے ہر بہکانے والے کے شر سے دور رکھ۔ جو پھسلا کر برائی کے راستے پر لگا دیتا ہے لیکن جب برائی کا نتیجہ سامنے آتا ہے۔ تو اکیلے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ یہ بہکانے والا خواہ جنوں کے طبقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ جو نگاہوں سے چھپ کر بہکاتے رہتے ہیں۔ یا انسانوں سے جو ساتھ رہ کر ہمدرد اور دوست بن کر گمراہ کیا کرتے ہیں۔

(تمت بالخیر)



گر تو می خواہی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز بقرآن زیستن (اقبال)